اولنا محمد اوسطنا محمد اخرنا محمد کلنا محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرو حبیب

یعنی

قصاید حبیب

از تصنیفات مولوی حمایت حسین خان مرحوم المتخلص بہ حبیب
خلف و تلمیذ افصح الفصحا جناب مولوی ولایت حسین خان صاحب متخلص بہ حسین

اس مجموعہ میں قصاید مدایح چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں

مطبوعہ مطبع سیدی چھتہ بازار حیدرآباد دکن

قیمت　　سنہ ۱۳۴۵　　عسم سکہ عثمانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہار آئی شکر خدائے زمن ہیں نکھرے ہوئے گلرخان چمن

لبھاتے ہیں دل عاشق زار کے حسین و طرحدار غنچہ دہن

نہیں جامہ زیبی کی کچھ انتہا وہ نورانی مکھڑے چھریرے بدن

وہ مستانہ پن اور وہ اٹکھیلیاں وہ باتیں انوکھی وہ البیلا پن

چمک کر دکھاتے ہیں جوبن ہزار وہ بازو پہ ڈھلکے ہوئے نورتن

گلے میں سبھوں کے ہیں پھولوں کے ہار کئے سرخ جوڑے ہیں زیب بدن

معطر ہیں سب انجمن کے مشام جھلکتے ہیں رہ رہکے سیب ذقن

صفائی غضب کی وہ دانتوں میں ہے کہ غرق ندامت ہیں دُرِّ عدن

نظر عاشقوں کی ٹھہرتی نہیں وہ کندن سی رنگت وہ سیمیں بدن

وہ چہلیں وہ باتوں میں شائستگی نہ ابرو پہ بل نہ جبیں پر شکن

کوئی شے نہیں قابل اعتراض ہر اک پر ہے اک انتہا کی پھبن

کھلے ہیں ادہر تختہ ہائے گلاب بچھائے اودہر فرش ہے یاسمن

ہوا سے طرب ہے ہر اک نخل کو اکڑتے ہیں رہ رہ کے سرو چمن

ہیں کثرت سے پھولوں کی خم نخل باغ ہر اک شاخ گل بنگئی ہے دولہن

لہک اپنی سبزہ دکہاتا ہے جب
مہکتی ہے کوسون تلک نسترن

نوا سنج شاخون پہ ہین بلبلین
ہین سکتے کے عالم مین زاغ و زغن

مدینہ ہے رشک ریاض جنان
ہین حوران جنت بہی رونق فگن

ملائک کا ہر سو ہے اک ازدحام
ہر اک مرد دیندار ہے خندہ زن

گلے مل رہے ہین بہم مومنین
عجب نور کی آج ہے انجمن

ہین مصروف خود میر فضل علی
کہ مہمان اونہین کے ہین اہل سخن

گلے مین پہناتے ہین پہولون کے ہار
ہنسی مین کہلے ہین سبہون کے دہن

ادہر عطر بٹتا ہے حضار کو
معطر نہ کیونکر ہو سب انجمن

ہین مداح حاضر قصیدے سے لئے
کہ اس سے سوا کیا ہے فضل حسن

ہر اک فرد بے مثل ہے مدح خوان
ہر اک مدح گو ہے وحید زمن

وہ استاد ہین ناجی خوش بیان
جنہین مانتے ہین سب اہل سخن

قصیدہ وہ نایاب ہے نور کا
منور ہے جس سے یہ سب انجمن

دکہاتے ہین جب دانش اپنی بہار
تو خوشبو سے سارا مہکتا ہے بن

قصیدہ ہی سدرہ کا اوس اوج پر
کہ ہے پست رفعت سے چرخ کہن

ہین آشہر کے شاگرد بہی بے عدیل
ہے نایاب عمدہ ہر اک کا سخن

ہین چارون پسر بہی بڑے باکمال
وہ شیرین زبان ہین وحید زمن

ضیا کی ہے سارے جہان مین ضیا
منور انہین سے ہے ملک سخن

غرض بار آئی جو حسرتین کی
پڑہا یہہ قصیدہ بہ طرز حسن

مطلع

پلا ساقیا بادہ شراب کہن
کہ مستی مین ہو مدح شاہ زمن

کرون نشہ مین مدحت مصطفیٰ
رہون مثل شیشہ نہ پنبہ دہن

قلم میں روانی ہے مثل سحاب ‌ ‌ ہے دریاے طبع رواں موجزن
شب کفر ہم سے ہے سواے سرور ‌ ‌ وہ پیدا ہوا بادشاہ زمن
لقب جسکا مشہور ہے مصطفیٰ ‌ ‌ حسب میں نسب میں نہیں کچھہ سخن
ہے کنیت ابوالقاسم ذی شرف ‌ ‌ محمد ہے نام رسول زمن
تھا شعب ابوطالب نامدار ‌ ‌ وہیں پر ہوے آپ رونق فگن
لکھا ہے کہ تھا عہد نوشیروان ‌ ‌ ہوا خلق جب یہہ شجاع زمن
سحر کو ولادت ہوئی روز جمعہ ‌ ‌ بزرگی میں کوئی نہیں شک و ظن
مہ و مہر نے جس سے پائی ضیا ‌ ‌ وہ نور الٰہی ہے پرتو فگن
یہہ فرماتی ہیں حضرت آمنہ ‌ ‌ شکم میں جو آیا یہ غنچہ دہن
شب و روز تھی حمد پروردگار ‌ ‌ ہر اک وقت تھی طاعت ذوالمنن
یہہ مولود ہے جان عبد مناف ‌ ‌ یہ مولود ہے فخر اہل زمن
فرخناک ہیں ہاشم ذی وقار ‌ ‌ ہیں مصروف حمد خداے زمن
ہیں شادان بہت حضرت مطلب ‌ ‌ زبان پر ہے شکر خداے زمن
ہیں مسرور عبد اللہ ذی شرف ‌ ‌ زبان پر یہ پیہم ہیں جاری سخن
ترا شکر اے خالق انس و جان ‌ ‌ دیا تو نے فرزند وہ گلبدن
کہ روشن ہے جس سے زمین و زمان ‌ ‌ منور ہے چہرہ بوجہہ حسن
ہنسے دیتی ہیں آمنہ بنت وہب ‌ ‌ لباس بہشتی سے ہے زیب بدن
ملائک کا ہر سمت سے ازدحام ‌ ‌ ہے خم بہر تسلیم چرخ کہن
مبارک سلامت کی اک دھوم ہے ‌ ‌ ہے تہنیت جمع ہیں مرد و زن
نہوتے اگر آپ دنیا میں خلق ‌ ‌ تو کچھہ خلق کرتا نہ رب زمن
ہوئی خلق انکے لیے کائنات ‌ ‌ یہ ہیں مطلب و مقصد ذوالمنن

وہ آیا ہے پرنور ہے جس سے خلق
وہ آیا ہے جو ہے وحید زمن

زمانہ شرف پائے آپ سے
کسیکو نہیں انسمیں جائے سخن

نہ ہوتی اگر ذات عالی جناب
نہ پیہر خلق ہوتے زمین و زمن

محبت کا شہ کی جو اک جوش ہے
اوبلتی ہے چاہت میں نہر لبن

مہک ہے وہ عارض میں صلی علے
معطر ہے زلفوں سے مشک ختن

ہے چہرے پہ زلف چلیپائے شاہ
کہ خورشید تاباں کی ہے یہ کرن

گل رخ کی پھیلی ہے ایسی مہک
معطر ہیں جس سے خطا و ختن

وہ دندان کہ الماس میں شرمگین
لبوں سے خجل ہے عقیق یمن

وہ ابرو ہیں جن سے ہیں تیغیں خجل
جو دیکھیں تو آہو بہی ہوویں ہرن

بہی ہاتہہ اوٹھتے ہیں بہر خدا
انہیں سے ہے جاری سخا کا چلن

وہ سینہ نہیں جسمیں بغض و عناد
وہ دل جس میں ہے الفت ذوالمنن

وہ آنکھیں کہ نرگس کو ہو جس سے تاب
وہ مژگان جو مشہور ہیں صف شکن

مہک گیسوؤں کی سے پھیلی ہوئی
ہے شرمندہ خوشبو سے مشک ختن

یہ کس گلشن فیض کی مدح ہے
معطر ہے خوشبو سے کام و دہن

وہ ہیں پاؤں جو راہ حق میں چلیں
انہیں سے تہماہے زمین و زمن

نہیں تاب جو سرکشی کر سکے
جہکائے ہوے سر ہیں براہمن

اوٹہا زندقے کا جہان سے رواج
ہوئے سارے مستونکے کشتہ بدن

دلبری دلوں میں سمائی ہے یہہ
دبا تا ہے شمشیر شہ یا ہرن

ہے تسبیح و تہلیل پروردگار
مٹا کفر کا اب جہان سے چلن

مساجد میں ہر سو ہے شور اذان
نمازوں میں مصروف ہیں مرد و زن

خدا کو بہی جانا انہیں کے سبب
سدا رہنما ہی ہے ان کا چلن

ہیں راضی رضائے الٰہی پہ آپ
سے یکتی کہ حضرت کا شیوہ اصول
وہ تلوار مشہور جو ذوالفقار
وہ ہے مخلق جسکا نہیں ہے نظیر
ہیں مصروف یاد الٰہی میں آپ
نشان نبی کا وہ دیکھیے
ہدایت کی خاطر جو آئے ہیں آپ
سزاوار ہے سر حکومت اوسے
وہ خالق ہے روزی رساں ہے وہی
نہ وہ ہے مجسم نہ کوئی شریک
ہمیشہ سے ہے اور رہے گا سدا
جسے چاہے دم بھر میں کر دے فقیر
گدا ہے تو اک دم میں ہو مالدار
وہاں اب سے ہے سوا مہرباں
نبی بھیجے اک لاکھ اسّی ہزار
سزاوار ہے بادشاہی اسے
یہ دنیا ہے فانی ہے ناپائیدار
نہ ہے راحت کی جا کافروں کیلئے
کئیں ہو گئے سیکڑوں نذر خاک
غلامان حیدر کا بیڑا ہے پار
کریں گے مدد پنجتن وقت نزاع

یہی محو طاعت میں سر و علن
وہ تہلیل کی رفتار وہ بانکپن
زبانیں ہیں دو ایک ہے پر چلن
وہ ہے عدل خوش جس پہ ہے مرد و زن
سلام علیک اے رسول زمن
بیاں کر دیے قصۂ کل و من
زباں پر شب و روز ہے یہ سخن
کہ وہ ہے خدائے زمین و زمن
وہ ستار ہے سب کا بے شک و ظن
نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بھائی بہن
نہ ماں باپ رکھتا ہے وہ اور نہ زن
جسے چاہے ہو بادشاہ زمن
غنی ہو تو ہو مبتلائے محن
ہیں بندوں پہ الطاف بے حد زمن
ہدایت کے کرتے رہے سب سخن
خدا تیری قدرت کے اے ذوالمنن
عجب بیوفا ہے وفا ہے یہ زن
محب کی ہے خاطر یہ دار محن
کہ کافروں میں لیتے ہیں زاغ و زغن
ہو دریائے رحمت اگر موجزن
دکھی وقت دیر دم پر ہے کفن

مصیبت میں کوئی نہ آئے گا کام
رہوں تو ہو وصف آل پاک میں
قلم جیسا اوٹھایا برائے ثنا
کہ ہر ایک کی سنے مدح و ثنا
میرا قلم نظم اپنے زیر نگین
نظم آتا ہوں یہ دستگیر ہیں وہ
محبت میں اغیار کیا ذکر دوست
گلستان میں سب ونگ میں بلبلین
ازل سے ہے اک عشق آل نبی
رہوں مدح خوان جب تلک زندگی
زمین میرے سرکار عالم پناہ
جو ہیں دوستانکے رہیں شاد کام
جو ہے فرض ان پر وہ سب ہو ادا
سب آل و اولاد قایم رہیں
جو ہیں اور دشمن مرتا اسے رحیم
جو احسان کرتے ہیں صبح و مسا
جو دشمن ہیں وہ بھی ہوں سب مہربان
نہ میں ہوں کسی کا نہ محتاج ہوں
ادا ہوں وہ سب جو ہیں مجھ پر دین

کسی کا نہ بندے کو محتاج کر

بجز طاعت خالق ذو المنن
نہ ہو ترک مجھ سے یہ فعل حسن
دکھانے لگی زور مشق کہن
معطر نہ کیونکر ہو کام و دہن
کہ ہوں واصف بادشاہ زمن
جنہیں کچھ ہے حاصل مذاق سخن
نہیں کچھ فصاحت میں جائے سخن
مرے روبرو گل ہیں کیا دہن
جو ہے دین حق وہ ہے اپنا چلن
نہ ہو ترک مجھ سے یہ فعل حسن
جو دشمن ہیں ہوں مبتلائے محن
جو دشمن ہیں ہوں مبتلائے محن
نہ کچھ ان پہ ہو جور چرخ کہن
ملے عمر خضر ان کو اے ذو المنن
ہو رکھا او نہ الطاف اے ذو المنن
وہ خوشحال ہوں بہر شاہ زمن
موافق رہے مجھ سے چرخ کہن
مرے پاس آئیں نہ رنج و محن
تو ہی ہے مددگار ہر مرد و زن

بحق حسین و بحق حسن

نہ ہے آنکھ میں روشنی دلکو چین
نہ رسوا ہوں عیب خوار و ذلیل
ہر اک مجھسے بیزار ہے بے سبب
میں اپنے میں پاتا ہوں دیوانگی
غموں کے سبب روح پر میں گزند
دکھاتے ہیں افلاک نیرنگیان
گرفتار ہوں معصیت کے سبب
نظر میں ہر اک کی ہوں خوار و ذلیل
مدد کا ہوں طالب نہیں تاب صبر
سوا تیرے طالب کسی سے نہو
کروں کس سے فریاد تیرے سوا
مدد کا ہوں طالب کہ مدت سے ہوں
ایمان کا طلبگار ہوں المدد
پہر اب جلد آباد ہو لکہنؤ
مرادیں جب تو میں کر پایا ہوں فن
ہوں طالب روا بانے بخشش کے
جو احباب میرے ہیں وہ خوش رہیں
الٰہی عطا ہو انہیں عمر خضر
سب ارکان دولت رہیں شادمان
سوا تیرے طالب کسی سے نہوں
جو محتاج ہیں اونکو کردے غنی

مطالب برآئیں بوجہہ حسن
مشرف ہو شہر رسول زمن
کسی کا کیا کیا ہے اے ذوالمنن
کہ صد ہا طرح کے ہیں مجہپر محن
ہوں ساکت نہیں رکہتا گویا دہن
ہزاروں طرح کے ہیں مجہپر محن
خطا میں سجل ہوں اے ذوالمنن
موافق نہیں آسمان کہن
سہوں کب تلک جور چرخ کہن
کہ جس جیش سے مبتلائے محن
ستاتا ہے ناحق یہہ چرخ کہن
گرفتار رنج و بلا و محن
کہ دریائے آفت میں ہوں غوطہ زن
کہ سوتے ہیں واں لاکھوں ہی مرد و زن
اسی میں ہے بخشش بوجہہ حسن
الٰہی بحق رسول زمن
رہے نامور تا ابد ارد کن
رہے شاد والی ملک دکن
کسی طور کا ہو نہ رنج و محن
رہیں شاد ہر سند ایل دکن
ہمیشہ معاون رہیں پنجتن

نکو کار رہیں میرے فضل علی — رہیں شاد یہ صاحب انجمن
سب آ آ کے پڑھتے ہیں اس جشن میں — ہے جاری انہیں سے یہ شغل حسن
جواب حاضر جشن ہیں مومنین — یہہ ہیں عاشق بادشاہ زمن
بخار اور طاعون ہو دفع جلد — ہو غلہ بھی ارزاں مرے ذوالمنن
مطالب جو ہیں انکے اے کردگار — بر آئیں وہ بہر حسین و حسن
رہیں میرے سرکار عالم میں شاد — نہ دنیا کا ہو کوئی رنج و محن
کوئی غم نہ دکھلا انہیں اے خدا — رہیں شاد سب اے مرے ذوالمنن
سلامت رہیں انکے اہل و عیال — ہیں سب دل سے یہ عاشق پنجتن

قصیدہ در حال ولادت باسعادت حضرت رسالتمآب

آفاق میں آج آمد محبوب خدا ہے — ہر امتی شاہ امم محو ثنا ہے
جو دوست ہیں خوش ہو کے وہ ہوتے ہیں بغلگیر — ہر ایک محب پہنے ہوئے سرخ قبا ہے
دیکھیں تو ذرا غور سے ارباب بصیرت — اس بزم میں اسوقت عجب نور و ضیا ہے
پھولے نہیں جامے میں سماتے ہیں ہوا خواہ — ہر سمت کو اک غلغلہ صل اللہ علی ہے
بھیجا وہ ہمیں کہ جو ہے خلق مجسم — معبود کی ہم پر نظر لطف و عطا ہے
ہے منتظر آمد محبوب الٰہی — ہر فاختہ کی سرو پہ کوکو کی صدا ہے
چہرے پہ وہ ہے نور نہیں تاب نظر کی — حوران بہشتی کو بھی اک شوق لقا ہے
بے وحی تکلم نہیں کرتے تھے حضرت — درگاہ میں حق کی سر تسلیم جھکا ہے
جو دوست نبی کا ہے علی کا بھی ہے شیدا — ہر ایک محب مورد الطاف خدا ہے
امت کا بھی خواہ نہیں ہے کوئی ایسا — فریاد رس ہر فقرا و امرا ہے

آفاق مین تجھ ہی سے ہوئی ختم نبوت — بے شبہہ تو ہی بندۂ مقبول خدا ہے
گو ظلم کیے امت نا اہل نے کیا کیا — شکوا کسی ظالم کا ہے نہ لب پہ گلا ہے
دندان و لب پاک نبی ہو گئے مجروح — پر ورد زبان بخشش امت کی دعا ہے
دنیا تو ہے ناچیز کوئی لیکے کرے کیا — ناجی ہے وہی جو کہ ترا مدح سرا ہے
کچھہ کام نکلتا نہین غیرونسے کسیکا — مولا تو ہی فریادرس شاہ و گدا ہے
شبدیز ترے رتبونکو یہ سمجھین تو سمجھین — اللہ کے آگے ترا اعزاز بڑا ہے
ستر سوین ہے پیدا ہوے آج احمد مختار — مسرور ہر اک مومن با صدق و صفا ہے
جرجیس گنہگار ہے پر کچھہ نہین دہشت — تجھہ پر تو نبی کی نظر لطف و عطا ہے
یا ختم رسل آپ پہ ہے ختم رسالت — بخشش کا ہے کچھہ حصر نہ پایان عطا ہے
کام آوے اگر جان تو کیا چیز ہے جرجیس — نام نبی پاک پہ گھر بار فدا ہے
جو چاہے عطا کر دے اسے جانتے ہین سب — احمد بخدا مالک سرکار خدا ہے
جرجیس اگر نظم کیا کچھہ تو ہے کیا فخر — کوئی نہ حلاوت ہے سخن مین نہ مزا ہے
جرجیس نہین لائق توصیف قصیدہ — یہ نظم سنے کوئی زباندان تو مزا ہے
کس طرح سے توصیف نہ فرمائینگے حضار — آل نبی پاک کی ہر دل مین ولا ہے
جرجیس ز بس آمد محبوب خدا ہے — اللہ کے گھر مین بھی عجب نور و ضیا ہے
آراستہ ہے گلشن فردوس معلے — ہر سمت کو اک غلغلۂ صل علی ہے
حوران جنان ہوتی ہین ہنس ہنس کے بغلگیر — زیب تن رضوان جنان سرخ قبا ہے
جامے مین سماتے ہی نہین فرط طرب سے — حوران خوش انجام کو یہ شوق لقا ہے
ہر سرو چمن تکتا ہے اوٹھہ اوٹھکے برغبت — ہر فاختہ کی سرو پہ کو کو کی صدا ہے
ہین چہچہے آپس مین خوشی حد سے ہے بجلی — ہر شاخ پہ بلبل ہمہ تن نغمہ سرا ہے
مطلع
اس جشن کی کیا شان ہے کیا نور و ضیا ہے — الطاف خدا شامل احوال ہوا ہے

ہر مومن دیندار ہے ہین جشن مین خوشحال
گھر چھوڑ کے یان آئے ہین سب دور سے مومن
اس جشن کی تو قدر سے معصوم ہین واقف
فردوس کی بس بسکے ہوا آئی ہے اس جا
یہہ جلسہ ہمیشہ یونہین ہوتا رہے یارب
یہ لوگ ہمیشہ رہین آفاق مین خوشحال
سنتے ہوین ہے یار سچ خوشی کیون نہو انکو
مسرور ہین اسوقت ابو طالب ذیشان
شاداب رہے خلق مین گلزار محمد
یہ دیکھکے فرماتے ہین یہ حضرت ہاشم
ہین آمنہ بھی آج نہایت ہی فرخناک
ہر اہل مدینہ ہے فرخناک زیادہ
فرماتی ہین یہ مادر محبوب الٰہی
پورا ہوا ہے حمل کی مدت کا زمانہ
شوہر کے نہونے سے ہین گریان بھی زیادہ
جاتا ہے نہ مین جاسکی اوس حجرہ سے باہر
دیکھا کہ اوسی حجرکی جھت ہوگئی ہے شق
حوران جنان چار نظر آئین مجھے پھر
آسان ہوئی جاتی ہے اب طلق کی مشکل
اون حورونکے چہرون سے نمایان ہے مسرت
پھر آیا نظر خانہ کعبہ یہ علم ایک

پاکیزہ و شفاف یہان فرش بچھا ہے
جنت مین محل پائین یہی اسکا صلا ہے
کہہ سکتے ہین اسکو کہ یہہ دربار خدا ہے
اس جشن کو اللہ نے کیا اوج دیا ہے
قمری کی یہ بر سرو یہ اسوقت دعا ہے
یان جشن محمد کی ولادت کا بپا ہے
فردوس مین بھی آج یہی جشن بپا ہے
ہر اہل وطن شاد و فرخناک سوا ہے
ہم سب کے لبون پر شب و روز دعا ہے
بچہ تجھے اللہ نے کیا مقبل دیا ہے
بیٹا وہ ملا ہے کہ جو محبوب خدا ہے
سب کہتی ہین اللہ نے کیا فضل کیا ہے
خالق کے تفضل پہ مری جان فدا ہے
سامان کوئی مجھسے نہین جمع ہوا ہے
پر دلمین یہ کہتی ہین کہ کیا زور مرا ہے
بلوا دون کسے پاس بھی فکر بہوا ہے
مین دلمین یہ کہتی تھی عجب شان خدا ہے
تھا اونکی زبان پر نہین یہ فکر کی جا ہے
خدمت کیلئے آئے ہین ہم یان آپکو کیا ہے
پہلو نکی مہک گلشن جنت سے سوا ہے
یاقوت کی چھڑ دستی ہے کیا شان خدا ہے

پھیلا ہوا ہے چار طرف اوسکا پھریرا
یہہ دیکھکے مین ہو گئی دل مین متحیر
وہ حورین جیسے پاس مرے تہا کہین استاد
تب ہاتف غیبی کی سنی مین نے یہہ آواز
دکہلائے گا تو سب کو وہ خالق اکرم
توحید مین خالق کی ہین حیران لب اطہر
کچھہ کر رہے ہین دیکھہ خالق سے مناجات
پھر دیکھا کہ ہے ابر وہین ایک نمایان
دکہلا دے اللہ کی قدرت کے تماشے
سب دیکھہ لین اسکو یہہ سر اک چیز کو دیکھے
اوس طفل کو پایا جو نہ پھر اپنی جگہہ پر
اوترا پھر اوسی شان سے وہ ابر زمین پر
دل کو مرے اوسوقت ہوئی تازہ مسرت
ہین کنجیان تین ہاتھہ مین اوس نیک قمر کے
پھر دیکھا وہی ابر نمایان ہوا ناگاہ
پہلے سے زیادہ اوسے سرعت پھر آیا
آئی یہہ صدا کیون ہے نہایت متفکر
ناگہہ یہہ مجھے قدرت خالق نظر آئی
پھر تین فرشتے ہوئے فوراً وہین نازل
ابریق مین ہے خلد کا پانی لئے اک تو
اور دوسرے کے پاس حریر ایک جنان کا

توصیف ہو کیا اوسمین عجب نور و ضیا ہے
ہوش آیا تو دیکھا کہ عجب شان خدا ہے
اور سجدہ حق مین پسر ماہ لقا ہے
تو پیشوا سب کا ہے تو ہی راہ نما ہے
آفاق مین بیشک تو ہی محبوب خدا ہے
سر سجدہ خالق مین بصد عجز جھکا ہے
پیدا لب اطہر سے عجب نور و ضیا ہے
اوس طفل کو لیکر سوئے افلاک چلا ہے
تہا لب پہ کہ یہہ ہے تو مقبول خدا ہے
پہچان لین سب اسکو یہہ محبوب خدا ہے
کیا کیا مرے دلمین یہین وسواس اٹہا ہے
دیکھا اوسی جا میرا پسر جلوہ نما ہے
اک پارچہ خلد مین وہ طفل پڑا ہے
اون سے بہی نمودار عجب نور و ضیا ہے
اوس اوج وہ میرا پسر جلوہ نما ہے
دلمین مرے پہلے سے تغیر جو ہوا ہے
دنیا کا تماشا وہ پسر دیکھہ رہا ہے
دیکھا کہ اوسی جا وہ پسر محو دعا ہے
چہرون سے عیان اونکے عجب نور و ضیا ہے
اور دوسرے کے ہاتھہ مین اک طشت طلا ہے
پیچیدہ نئے حسن سے بانور و ضیا ہے

انگشتری اوس پارچے کی تہ سے نکالی
پہلا جلکے بچے کو تو کیا دیکہتی ہوں میں
پیدا ہوئے ہیں آپ وہین سب پئے تعظیم
نے آج زمانے میں ہر اک شخص فرحناک
ہم جسکی ہیں امت ہیں ہوا آج وہ پیدا
کس کس گہت ہے ساقی یہہ ہنین دیر کا شہ نام
پہلے ہے معبود جہکا رند کو اپنے
سرودی کا اثر ہونے لگا قلب میں محسوس
بیٹہے ہوئے ہیں جشن میں ارباب فصاحت
پیدا ہوا وہ آج جو ہم سبکا ہے سردار
آئے ہیں زیارت کیلئے چرخ سے قدسی
کرتا ہوں دعا میں کہیں حضار سب آمین
بر آئیں ہر اک بانی عشرت کے مطالب
حضار کے ارمان دلی جو ہیں بر آئیں
طاعون بہی ہو دفع مرض دور ہوں سارے
بیمار ہیں جتنے انہیں صحت ہو بہ عجلت
جو صاحب دختر ہیں وہ ہوں دین سے فارغ
ہم سب کی خطا بخش دے اے خالق اکرم
بانی ہے جو اس جشن کا وہ بہی رہے مسرور
ہمسر نہ ہو کچہہ مرگ کی تکلیف دم نزع
ہم نار سقر میں نہ جلیں بعد فنا کے

حلقے سے عیاں جسکے عجب شان خدا ہے
منقش یہہ اوس مہر کا نقش ایک انگوٹہا ہے
تو تیر کی تکریم کی حرمت کی یہہ جا ہے
سب ملکے یہہ کہتے ہیں کہ احسان خدا ہے
وہ خلق ہوا آج جو محبوب خدا ہے
لا جام طلائی کہ مسرت کی یہہ جا ہے
گم گشتہ نہ ہو جائے ابہی جوش بڑا ہے
چہائی ہوئی گردونیہ مسرت کی گہٹا ہے
ہر شخص مسرت کے سبب جہوم رہا ہے
پیدا ہوا وہ آج جو محبوب خدا ہے
اس بزم کی کیا شان ہے کیا نور و ضیا ہے
صدقہ میں شہ دین کے یہہ مقبول دعا ہے
جو جس کے لب پر یہی خالق سے دعا ہے
تو رحم کر اب جلد عجب وقت پڑا ہے
ہر مومن دیندار طلب گار شفا ہے
تو ارض کا مالک ہے تو مختار سما ہے
اب دفع تو کر دے اوسے نازل جو بلا ہے
محبوب میں ہم سب سر تسلیم جہکا ہے
لب پر یہی مجہہ عاجز و مضطر کی دعا ہے
ہے تجہکو بقا اور ہر اک شے کو فنا ہے
پرسان نہیں ہم سب کا کوئی تیرے سوا ہے

جلد ہو یارب بس اب مہدی ہادی کا ظہور
اب دعا ختم کر حسن جیس تو اپنا کلام
بانیٔ محفل کے سب مطلب بر آئیں جلد تر
دفع ہو طاعون ارزانی غلہ ہو شتاب
تشنۂ اولاد ہیں فرزند ہوں اونکو عطا
جلد صحت پائیں وہ دمندار ہے جنکو بخار
ہون یارب سے شفیع کرین ہون بالبلا
ہم گنہگاروں کے کل جرم و خطا کو بخش دے
بخیر آل عبا کو [illegible] غم ہو ہمکو اب
اور ملے سرکار کے جتنے طالب ہیں بر آئیں

پھر گئی ہے اب بہت کفر و ضلالت سے زمین
سب کی ہیں آئین ملک جمع ہیں جو مومنین
سب ہیں مسرور حاضر ہیں جتنے مومنین
سب غنی ہو جائیں حاضر ہیں جتنے مومنین
شاد ان دختر کی کر دیں ہوں غنی سب مومنین
مرض کو دفع کر اے مالک روئے زمین
قرض ہم سب کے ادا ہوں بہر ختم المرسلین
خیر ہے اک کس سے کہیں ہم یا الٰہ العالمین
سب ہیں مسرور دنیا میں یہیں جتنے مومنین
وہ کہیں آمین سب ملکر جو یاں ہیں مومنین

قصیدہ در تہنیت جشن بعثت حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

آج ہی بعثت پیمبر ہے
بست و ہفتم رجب کی ہے مسعود
وحی نازل ہوئی ہے آج ہی سے
ہوئی چالیسویں برس بعثت
نور چہرے کا ہو گیا ہے سوا
آئے کوہ حرا پہ روح امین
ساتھ ستر ہزار قدسی ہیں
عرض کرتے ہیں یہ پیمبر سے

شاد و مسرور رب اکبر ہے
سب دنوں سے یہ روز بہتر ہے
خوش ہر اک تابع پیمبر ہے
شاد ہم سب ہیں شکر داور ہے
کہ نبوت کا تاج سر پر ہے
حمد معبود میں زبان تر ہے
سرخ چہرہ ہر اک کا یکسر ہے
آج مسرور رب اکبر ہے

ہوئے جس وقت آپ آگے دن
شامل حال فضل داور ہے

آپ نائب ہوئے رسالت کے
آپکا مرتبہ فزون تر ہے

خاتم ختم و خاتم شفیع ہیں آپ
کسکو یہ منزلت میسر ہے

مہر ہے پشت پر گواہی کی
نام نامی کی شان اظہر ہے

آپ ہی خاتم النبیین ہیں
ختم نعمت جناب ہی پر ہے

تہنیت کیلئے ہم آئے ہیں
دوست خوش تر عدو مکدر ہے

پھر وہ کرسی بلند قدر آئی
عرش سے پایہ جسکا برتر ہے

تھی وہ یاقوت سرخ کی کرسی
کل مرصع بہ رنگ احمر ہے

ایک پایہ تو ہے زبرجد کا
ایک موتی کا پایہ دیگر ہے

پھر یہ کہتے ہیں جبرئیل امین
اب یہ ارشاد رب اکبر ہے

چڑھئے کرسی پہ کیجئے حمد خدا
آپ کے واسطے یہ بہتر ہے

دست شہ میں لوائے حمد دیا
اور کچھ حالت پیمبر ہے

اٹھ گئے ہیں حجاب کے پردے
منکشف حال چرخ اخضر ہے

اب کوہ حرا سے اوترے ہیں
خوب پر نور روئے انور ہے

سجدے کیونکر کرے نہ سب خلقت
فخر اسلاف یہ پیمبر ہے

رحمت کبریا نے گھیر لیا
کہ یہ محبوب رب اکبر ہے

تاب کیا ہے جو کوئی دیکھ سکے
جلوۂ نور حق سراسر ہے

لائے ایمان دست حضرت پر
حال سب دشمنون کا ابتر ہے

کیون نہ مومن گلے ملیں باہم
شاد ہر پیر و پیمبر ہے

روکئے اب قلم کو اے جلیس
خاتمہ مدح کا دعا پر ہے

ہمکو ایسا نبی خدا نے دیا
مثل جسکا کوئی نہ ہمسر ہے

رحم کر ہم سب پہ خیرات خالق
تو ہی رازق ہے تو بندہ پرور ہے

ہمکو توفیق توبہ دے جلدی
نیک انجام عشق سرور ہے

ہوں مشرف زیارت و حج سے
کہ یہ تکلیف شرع پیمبر ہے

ہوئے نہ علی کی جلد ادا لی
حال سب مفلسوں کا ابتر ہے

لاولد جو ہیں انکو دے فرزند
غم سے سینے میں قلب مضطر ہے

سب ہوں مقروض دین سے فارغ
انکو کر دے غنی تو بے زر ہے

جتنے بیمار ہیں وہ صحت پائیں
تو ہی شافی ہے بندہ پرور ہے

دفع طاعون ہو خداوندا
تیرے بندوں کی جان لبوں پر ہے

دور ہو جائے شہر بھر سے بخار
اس مرض سے ہراک کو ڈر ہے

حشر ہو ساتھ آل احمد کے
بس یہی اپنے حق میں بہتر ہے

میرے سرکار بھی رہیں خوشحال
تو سخی ہے تو بندہ پرور ہے

قصیدہ در تہنیت جشن بعثت حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دم بھروں کیونکر نہ جب احمد ذیجاہ کا
نشے میں ہے جو ہے متوالا بقیۃ اللہ کا

مے سے کیوں توبہ کروں باعث کیا اکراہ کا
خلد ہے انجام محبوب خدا کی چاہ کا

احمد مختار کی بعثت کا دن ہے ساقیا
جام جلدی کا دے مجھ [illegible] اللہ کا

ساغر گلگوں پلا ایسا نہو کانٹا لگے
مست الفت ہے ہے متوالا [illegible] اللہ کا

اس پری کا عشق ہے روز ازل سے ساقیا
تابع فرمان ہوں سالک [illegible] آگاہ کا

بھر دے ای ساقی مے کوثر سے کشکول گدا
ساقی گلفام کر سودا خدا کی راہ کا

میں تو پیتا ہوں شراب حب احمد روز و شب
[illegible] مشرب ہے یہ مجھ [illegible] آگاہ کا

مدح احمد کرکے منبر سے ہوا فرا مدح خوان
بست و ششم ہے رجب کی کیون نہ ہم مسرور ہون
وحی نازل آج ہی سے شاہ والا پر ہوئی
آج ہی تک نبوت سے ہوئی ہین سرفراز
ہو گئے خوش کوہ حرا پر آئے جبریل امین
سال تھا چالیسوان بعثت جو حضرت کی ہوئی
ہین فرشتے ہمرہ روح الامین ستر ہزار
جمع ہین احباب مولا کے سوائی ہین قرین
ہے خوشی ہم سبکو یہ حضرت ہوئے مبعوث آج
دہوپ مین سایہ فگن رہتا تھا سر پر آفتاب
آپ ہی پر ہے نبوت ختم یا خیر الورا
کرسی یاقوت پر جلوہ فگن ہین شاہ دین
لیجئے کرسی پہ چڑہکر حمد خلاق ازل
دست حضرت مین لوائے حمد نبی سجکر دیا
فرق شہ سے کوئی طایر اوڑ کے جاسکتا نہین
خواب و بیداری مین یکسان سنتے تہے سبکے کلام
دیکھتے تہے سبکو یکسان آپ رو و پشت سے
آپ و جب بالا قدون سے تہے سوا وقت خرام
نرم جا پر تو عیان ہوتا نہ تہا نقش قدم
جاتے تہے مین جب تو نخل خشک کو کرتے ہین ہرا
روضے سرور کی زیارت مین ہے سو حج کا ثواب

غل فرشتون نے کیا ملک خدا اک اللہ کا
روز بعثت ہے محمدؐ ابن عبد اللہ کا
نام ہے کوہ حرا اُس کی تجلی گاہ کا
سرخ ہے چہرہ ہر اک شہ کے ترقی خواہ کا
تہنیت دیدیکے پہنچا یا سلام اللہ کا
اور بہی رتبہ بڑہا عالم مین اس ذی جاہ کا
دوستون مین شور برپا ہے تحمید اللہ کا
کوہ سکے جو گرد اک مجمع ہے خلق اللہ کا
کام نکلا اُنکا عالم مین خلق اللہ کا
نظر آتا نہ تہا سایہ رسول اللہ کا
حشر تک سکہ رہا دین رسول اللہ کا
عرش سے پایہ فزون ہے آپکی درگاہ کا
عرش سے پایہ ہے ارفع تر رسول اللہ کا
کہکشان سی ہو گیا پر نور جادہ راہ کا
ہے سلیمان و ہم بہر مین کیونکر نہ اس ذی جاہ کا
وصف مشہور ہے یہہ بہی رسول اللہ کا
حال ہو جاتا تہا ظاہر راہ دو سہ ماہ کا
مرتبہ ارفع ہے عالم سے رسول اللہ کا
سنگ خارا پر نشان بنتا تہا اس شاہ کا
ایک ادنی معجزہ یہہ ہے رسول اللہ کا
جنتی ہے وہ جو شیدا ہے رسول اللہ کا

پشت پر مہر نبوت ہے گواہی کیلئے
آپ ہی پر ہے ہمیشہ سے کرم اللہ کا

تاج صبح و تاج شمع مطلع مرحق میں شاہ دیں
مثل عالم میں نہیں کوئی رسول اللہ کا

کرسی یاقوت ہے بالکل مرصع سربسر
ماند ہے جس کا سراسر نور مہر و ماہ کا

ایک موتی کا ہے اک پایہ زبرجد کا ہی ایک
تیسرا جو تھا ہے پایہ رحمت اللہ کا

سامنے سے اوٹھ گئے افلاک کے ساتوں حجاب
دو کمانوں سے بھی کمتر قرب ہے اللہ کا

تہنیت کے واسطے گردوں سے آئی ہیں ملک
مرحبا کا غل ہے برپا اور خدا کے اللہ کا

آج جھک جھک کر گلے ملتے ہیں باہم مؤمنین
کیوں نہ سب خوش ہوں کہ یہ جلسہ ہے جشن شاہ کا

اب دعا پر ختم کر جلسہ تو اے نیاز سلام
سب کہیں آمین یہ جلسہ ہے جشن شاہ کا

جاروں سے فتح ملک اور فتح غلبہ بھی ہو
پالنے والا تو ہی ہے ہر گدا و شاہ کا

جشن کے بانی کے اور حضار کے مطلب ملیں
سن لے میری کبریا صدقہ رسول اللہ کا

دوست ہیں جو آپکے کیجیو [illegible] امان
دونوں عالم میں برا ہو آپکے بدخواہ کا

عیش و عشرت میں مرے [illegible] کی ہو وصال
ایک بھی کچھ غم نہ ہو صدقہ رسول اللہ کا

قصیدہ تہنیت جشن ولادت حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے ہیں نہیں خلق میں یہ جشن بپا ہے
ہاں یہ شب میلاد رسول دوسرا ہے

بالائے زمیں نور خدا جلوہ نما ہے
جو ناز کرے ارض مدینہ وہ بجا ہے

آتی ہے نہ زہرہ کی صدا چرخ سے پیہم
سجدے ہی کئے جاؤں ابد تک تو بجا ہے

کیا قدر شب قدر کی اس رات کے آگے
یہ رات ہے وہ رات کہ جو عیش فزا ہے

ملتے ہیں جو خوش ہو کے گلے مومن دیندار
اک غلغلہ صل علیٰ صل علیٰ ہے

کیا مدح کف خاک کرے نور خدا کی
اللہ نے وصف انکا کتابوں میں لکھا ہے

قطعہ

قشر لف لیس اب لاتے ہیں مولا سوے دنیا
شاخون نے سلامی کے لیے سر ہیں جھکائے
ہے شوق میں اودر کی طرف دیدہ نرگس
سر سبز ہون رہے دست معاندتے پامال
سنکر خبر آمد سلطان رسالت
سلطان الوالعزم کی آمد ہے جہان مین
باعث ہی خلقت کے ہیں دیکھو کہ خدا نے
کیا مدح کرون بادشہ کون و مکان کی
ہے دختر فرخندہ لقب فاطمہ زہرا
کونین کے مختار ہیں مولا کے نواسے
سر دار ہیں دو نوان ہی جوانان جنان کے
بخشیگا خدا اوسکو جسے بخشین گے حضرت
خود جی کوئی بات نہیں منہ سے نکلتی

یہ حال صبا نے جو گلستان میں کہا ہے
ہے وجد کہ ایک ایک شجر جھوم رہا ہے
سبزے نے بھی ہر چار طرف فرش کیا ہے
ہر شاخ پہ یہ بلبل شیدا کی صدا ہے
ہر غنچون نے مٹھی میں زر نقد لیا ہے
آغوش برین فیکے ڈنکے کی صدا ہے
لولاک کا شان ہیں مولا کی کہا ہے
اللہ نے بھائی انہیں حیدر سا دیا ہے
زوجہ بھی خدیجہ سی ملی اہل وفا ہے
ہے ایک حسین ایک حسن سبز قبا ہے
معبود نے حاکم انہیں جنت کا کیا ہے
منسوب جو انکا ہے وہ مرد و خدا ہے
انکا ہے وہ احکام جو انکا ہے خدا ہے

قطعہ

سر ایک پیمبر سے ہیں یہ رتبے میں افضل
اللہ نے قرآن میں ایک ایک نبی کا
کیا حفظ مراتب ہے پیمبر کا ہمارے

اولی سی ہے یہ بات مگر غور کیا چاہیے
عیسی کہیں موسی کا کہیں نام لیا ہے
انکو کہیں یا کہیں انہیں کہا ہے

کچھ خوف نہیں قبر کا اور حشر کا حسن
ہم اوسکے ہیں مداح جو محبوب خدا ہے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امیر علیہ السلام

کمال شاد و فرخناک ہیں صغیر و کبیر — جہان میں آج تولد ہوئے جناب امیر
ہوا ہے آج وہ پیدا ہزار شکر خدا — جو بادشاہ ہمارا ہے اور نبی کا وزیر
وہ دیکھتے ہیں فضائل کو دل سے سنتے ہیں — جو ہوشیار ہیں آفاق میں سمیع و بصیر
حضور فضل خدا سے ہیں والد حسنین — بزرگیون سے ہیں واقف ہر اک صغیر و کبیر
ریاض مدح سرائی کا پھل ملے گا ضرور — بہشت خلد ہے مداح شاہ کی جاگیر
کرم سے آپکے شاداب کشت دہقان ہے — زراعتوں پہ برستا ہے جم کے ابر مطیر
یہی تھی فکر کہ ترویج دین حق ہو سدا — نہ کیون حضور سے راضی رہے خدائے قدیر
دلون پہ ضربت حیدر کے کیون نہون سکے — جہان میں ہے لقب بادشاہ خیبر گیر
ہمیشہ راہ خدا میں جہاد کرتے تھے — خدا نے کی ہے عطا ذوالفقار سی شمشیر
نبی کے بعد علی ہیں امام ہر دو سرا — وصی نبی کا رہا مرجع غریب و امیر
بہشت و خلد ولائے علی سے ملتا ہے — علی کی چاہ میں جاری ہے حوض شہد و شیر
علی کے رتبۂ اعلیٰ کی انتہا ہی نہیں — نبی نے بیٹی دی خالق نے کی عطا شمشیر
عیان ہے سب پہ کہ عیسیٰ پہ فوق اوسکو ہے — ہوا ہی کعبہ میں پیدا جو صاحب توقیر
رجب کی تیرھوین شب ہے کیون نہ مسرت ہو — جہان میں آج تولد ہوئے جناب امیر
ہزار شکر کہ حاصل علی سے ہے بیعت — مطیع امر ہیں ہوتے ہیں سن حدیث غدیر
بھلا علی کی عبادت کا حصر کیونکر ہو — ہزار ہوتے تھے ہر شب میں نعرۂ تکبیر

یہی ہے خوب علی سے رکھے سدا الفت — ثنائے شاہ نجف ہوئے بعد حمد قدیر

رہے مطیع ہر اک وقت میں علی ولی — مدام پیش نظر تھا نوشتۂ تقدیر

نبرد میں اسد اللہ ہی رہے غالب — ہمیشہ جلتے رہے حاسد و نہ تنک کے تیر

علی سے لڑنے جو آئے گئے جہنم میں — تھی ذوالفقار کے دونوں پہلو میں کیا تاثیر

خدا کے شیر سے بزدل نہ کس طرح الجھا — تری تھی یاد میں مرحب کے سینے کی زنجیر

حضور ہی تو ہیں مشہور مصحف ناطق — جناب ہی تو ہیں قرآن پاک کی تفسیر

نبی کے نور نظر فاطمہ کے لخت جگر — علی سے شیر کے ہیں شیر شبر و شبیر

ملا ہے پایۂ اعلیٰ علی کو شکر خدا — کہ زیب عرش بریں ہے حضور کی تصویر

جنہوں نے انکو مبارک ہے یہ جو پائی — ہمیں ہے خاک در مرتضیٰ علی اکسیر

جو پیروان علی ہیں وہی معزز ہیں — ذلیل و خوار ہوئے منحرف رہے جو شریر

ملا ہے پائے علی پر نفخ مدت تک — اسی سبب سے درخشاں ہے روئے مہر منیر

علی نے بیر الم میں کنوئیں جھکائی ہیں — جنوں کے غول ہوئے ایک ضرب میں تسخیر

علی کی مدح و ثنا میں زبان قاصر ہے — ہیں زوج فاطمہ و بازوئے رسول کبیر

علی کے رتبہ میں کسکو ہلائے ترک و ریب — خدا کے ہاتھ ہیں اور بازوئے رسول قدیر

علی کا واسطہ دیکر کریں خدا سے طلب — مراد پائینگے ہیں مومنین عبث دلگیر

فقیر دوست ہیں مولا مرے دل و جاں سے — ہمیشہ کھاتے تھے رغبت کے ساتھ نان شعیر

بجز خدا نہیں چاہی کبھی کسی سے مدد — رہے جناب دل و جاں سے تابع تقدیر

سخی ہیں ایسے کہ سیتاب نہیں عزیز کیا — شجاع ایسے کہ آفاق میں نہیں ہے نظیر

اناج دوش پہ لیکے غلکو جاتے تھے — ہمیشہ ہوتے رہے پرورش یتیم و اسیر

ہمیشہ رہتا تھا لذات دنیوی سے حذر — نمک سے کھاتے تھے اکثر جناب نان شعیر

علی ہیں بندۂ مقبول اسمیں شک کیا ہے — نبی ہیں دین کے سلطان اور علی ہیں وزیر

علی ہیں رزق رسان ہم سبہوں کے بعد خدا
نہیں ستاتا کسی بیگناہ کو اچہا
جناب فاطمہ بنت اسد ہیں خود ناقل
یہ دیکہا کہ کعبہ سے میں تنگ ہو کر دون
میں پہنچی در پہ تو دیکہا لگے مجمع مردم
تو پیٹ پڑ گئی دیوار کعبہ کی میں حزین
یہ دیکہا میں نے کہ دیوار دفعتاً ہوئی شق
میں سر جہکائے بعجلت جو ہو چلی داخل
وہیں بہشت کی کچہہ حوریں بہی نظر آئیں
وہیں خدا نے عنایت مجہے کیا فرزند
رطب انار عنب سیب میوہ جنت
سمجہکے فخر مری سب نے ملکے خدمت کی
وہاں سے میں نے نکلنے کا جب کہ قصد کیا
سنی یہ میں نے اک آواز ہاتف غیبی
یہ نام میں نے کیا اپنے نام سے مشتق
وصی احمد مرسل خلیفۂ بر حق
میں نکلی کعبہ سے باہر تہا ہاتہہ پر یہ طفل
کہا علی نے تبسم جو کی نبی پہ نظر
شہادت آپکی دیتا ہوں اے شہ بطحا
پڑہا صحیفۂ آدم موافق تنزیل
زبور حضرت داؤد اور تمام انجیل

علی کے ہاتہہ میں ہے کل جہان کی تسخیر
رہے گا چرخ میں تا اختر آسمان پیر
جو درد زہ کی اذیت سے میں ہوئی دلگیر
یہ سخت حلہ آسان کریگا رب قدیر
وہیں یہ ہیں فقط بہی اور ہی حرم عفیر
دعا ہی کرنے نپائی تہی کچہہ کنیز حقیر
ندا یہ آئی کہ آ اندر آ سے کیوں دلگیر
شگاف ہی تہا برابر بحکم رب قدیر
وہ بولیں آئے ہیں خدمت کو ہم نہو دلگیر
دکہائی دی یہ عجب قدرت خدائے قدیر
غذا لطیف ترین و لطیف آب کثیر
کہاں تلک میں کروں شکر مالک تقدیر
تو بند ہوگئی وہ ہی دیوار پہر بلا تاخیر
رکہا اسکا نام علی ہے یہ صاحب توقیر
یہ ذی وقار بہایک ہے صاحب تقدیر
عطا کئے ہیں اسے میں نے معجزات کثیر
تو دیکہا میں نے وہی جابر رسول رب قدیر
کہا سلام خدا تجہپر اے بشیر و نذیر
زمانہ بہر میں کوئی ایسا نہیں ہے نظیر
کہا کہ بعد خدا آپ ہیں سبہوں کے نصیر
سر ایک جا سے پڑہی اپنے نانا تا آخیر

عجب شان سے تو بیت بھی پڑھی باری
جو سنتے حضرت موسیٰ تو ہوتے شاد کبیر

غریب لہجے سے قرآن کی تلاوت کی
فصاحتوں نے پڑھا ابتدا سے تا بہ اخیر

علی کے رتبہ اعلیٰ کو کوئی کیا سمجھے
بس انکی شان سے آگاہ ہے خدائے قدیر

نہیں ہے ایسا خدائی میں کوئی بندۂ اور
ہے انکی شان خدائی کی کیا کروں تحریر

قلم کو روک کے جز حبس حق سے لب دعا
دعا مستجاب کریگا کہ ہے سمیع و بصیر

جو یا الٰہی جشن کا ہے اور جتنے ہیں سات
کہیں وہ ملکے سب آمین کبریا ہے قدیر

مطالب دلی سب مومنوں کے بر آئیں
ترا ہو فضل و کرم ہمپہ اے خدائے قدیر

علیل جتنے ہیں وہ مومنین صحت پائیں
تو ہی حکیم ہے اے خالق سمیع و بصیر

تمام ملک میں پھیلا ہوا ہے جو طاعون
تو دفع کر دے اسے بہر حضرت شبیر

جو کچھ ادویوں میں ہم سبھی وہ ادا ہو جا
تو عفو کر دے جو ہمسے ہوئی ہو کچھ تقصیر

فلک کے ظلم و ستم سے ہیں مومنین رنجور
مگر تو مالک و مختار ہے تو ہی ہے قدیر

نجف کی سکو بارت نصیب ہو امسال
بلالیں روضہ پر نور پر جناب امیر

الٰہی جلد ہو علی کی اب تو ارزانی
تنگ آ گئے ہیں اس قحط سے امیر و فقیر

نہیں جو صاحب اولاد انکو دے فرزند
تو وہ بھی جشن میں حاضر رہیں بصد توقیر

گناہ بخش دے ہم سب کے اے رحیم و کریم
نہ تاکہ حشر میں ہو جائیں ہم ذلیل و حقیر

ہیں جتنے صاحب دختر فراغ عقد سے پائیں
غنی ہوں جتنے ہیں محتاج ہوں غریب و امیر

ہمارے قلب کو سر طور کے عطا کر چین
جلیں نہ قعر جہنم میں عاشق شبیر

ہو خانہ زاد یہ بھی لطف کی نظر مولا
عطائے شہ سے غنی ہو گئے تمام فقیر

رہیں جہاں میں مسرور شاد فخر الملک
بر آئیں مطلب دل انکے اے خدائے قدیر

ہو عمر میں برکت دولت و حشم ہو فزون
کہ دل سے کہتے ہیں یہ بھی ہیں فضل رب قدیر

یہ دیکھیں سنجو نکے بچے رہیں ہمیشہ شاد
نہو وے کوئی غم انکو بجز غم شبیر

کہیں نہ سمجھے کوئی سب کہیں رہا | تو ہمیشہ لطف و کرم کر تو ہی ہی رب قدیر
جہاں میں مری سرکار غوث پاک | کہ انکے فیض سے اکثر غنی ہوئے ہیں فقیر

قصیدہ در منقبت امام اول حضرت علی علیہ السلام

مطلع دیوان ثنائے ایزد غفار ہے | حسن مطلع نعت پاک احمد مختار ہے
منقبت ہے اب علی کی باعث حسن قبول | وہ علی جو دافع شر قاتل اشرار ہے
وہ علی ہیں اہم معجز نما مشکل کشا | وہ علی تلوار جسکی قاطع زنار ہے
وہ علی بازوئے احمد دست حق زوج بتول | وہ علی شیر خدا جو خلق کا سردار ہے
وہ علی سائل کو جسنے انگشتری دی قطار | وہ علی جو سبکو نگاہ قلعہ بالا ہے
وہ علی قسام رزق خلق تھا دلیا | وہ علی جو خانہ غفار کا مختار ہے
وہ علی مشہور ہے جسکی عبادت خلق میں | وہ علی جو دو جہاں کا مالک سردار ہے
وہ علی جسنے کہ ابن عبدود کو دو کیا | وہ علی جسکا عبادت سے بھی افضل وار ہے
وہ علی جو مر ملائک کے کام آیا بارہا | وہ علی جو روح و جان احمد مختار ہے
وہ علی جسکو نصیری اپنا کہتے ہیں خدا | وہ علی جو گلشن فردوس کا مختار ہے
وہ علی ہیں جسکے قبضے میں جہد اختر تمام | وہ علی جو حکمران ثابت و سیار ہے
وہ علی بھاگے ہیں جسکے خوف سے مشرک جو ان | وہ علی جسکے مقابل سر جری بیکار ہے
وہ علی جو فرش پر احمد کے سویا بے خطر | وہ علی جو خلق میں حرار بے کرار ہے
وہ علی یوفون بالنذر آیا جسکی شان میں | وہ علی جو باوفا ہے صادق الاقرار ہے
وہ علی جسکے فضائل کی نہیں ہے انتہا | وہ علی جسکی فرشتوں سے ثنا دشوار ہے
وہ علی ہے مومنوں پر جسکی رحمت کی نظر | کافروں پر جو کہ قہر حضرت قہار ہے

وہ علی جسکے قدم سے عرش کی زینت ہوئی
وہ علی حکم خدا سے جسکا دشمن رات دن
ساقیا مجھکو پلا دے بادہ عشرت فزا
عید کا دن ہے پلا اتنی کہ خود رفتہ ہوں میں
خوف پرسش کا نہیں کچھ مجھکو مطلق روز حشر
ایک پتا ہل نہیں سکتا تری مرضی بغیر
تیرے دشمن کیلئے ہے موجہ بحر عذاب

بحر عالم میں بنی ہے یہ جسکی آبرو
تیرے ڈر سے مٹ گیا کفار کا جوش و خروش

تیری ہیبت کی دو عالم میں نہو کسطرح دھاک

ایک آن میں عمر قضا قربان کر دیا ہے طے

تیری قوت سارے عالم سے فزون ہے یا علی

تو ہے بحر نور خالق انبیا و طہر میں سب
سمجھے اعلی کون دکھایا تو نے مثل مصطفی
تب ہوئی زائل پیمبر کی گیا جو وقت تو
تونے ٹھوکر مار کر مردے کو زندہ کر دیا
چاہتا ہے جسکو تو خالق ہے اسکو چاہتا

کافروں کے خون میں ہر دم رحس تیری کی تلوار ہے
دائرے میں غم کے مثل نقطہ پرکار ہے
عید آیا ہے عبث جلنا مرا بیکار ہے
فرقت بنت العنب مجھپر نہایت دشوار ہے

میرا مولا میرا حامی حیدر کرار ہے
بعد احمد کے دو عالم کا تو ہی مختار ہے
جو سفینے میں ہے تیرا اسکا بیڑا پار ہے

خانہ کعبہ صدقے تیرے تو در شہوار ہے
خوف سے روپوش دل لرزاں لشکر کفار ہے

نوش ہے جو حق پہ بھیجی وہ تری تلوار ہے

فخر اورنگ سلیمان آپ کا رہوار ہے

فتنہ محشر تری تلوار کا ہر وار ہے

حسن کا یوسف کے بالکل سرد بازار ہے
تو وصی احمد کا ہے اور خاصہ غفار ہے
میرے مولا ذات تیری دافع آزار ہے
ذکر کرنا عیسی مریم کا بیان بیکار ہے
جس سے تو بیزار ہے اس سے خدا بیزار ہے

مطلع

ولولے مین آکے مطلع اسلئے پڑہتا ہون مین — آج میلاد جناب حیدر کرار ہے

تیری مدحت لکھ سکے کوئی بہت دشوار ہے — یا علی مدّاح تیرا ایزد غفار ہے

ڈر سے لرزان ہے زمانہ وہ تری تلوار ہے — یا علی تو شیر ہے حیدر ہے کرار ہے

تجھ سے گیارہ نور جب اللہ نے پیدا کیے — اس سے روشن ہوگیا تو مطلع انوار ہے

اتقا و زہد کا تجھ پر ہو کیون خاتمہ — تو امام متقین ہے سید ابرار ہے

تو نے فاقون مین سدا بھوکون کو پہنچائی غذا — یا علی مشہور تیرا خلق مین ایثار ہے

تو نے رنج و غم کے طوفان سے امان دی نوح کو — میری مشکل سہل کرنا کیا تجھے دشوار ہے

کیجیے امداد جب جس گرفتار بلا — مجھ سے یا حق منحرف یہ چرخ کج رفتار ہے

دامن محتاج کو بھر دیجیے بھر حسین — تیرا دربار معلّیٰ یا علی دربار ہے

جیتے جی کرتے رہین مداح تیرے یا علی — جب تلک دشت زمین پر تختۂ گلزار ہے

سب ترے پیرو رہین با آبرو و عز و جاہ — جب تلک یہ چرخ گرد ثابت و سیار ہے

مثل سبزہ باغ عالم مین رہے وہ پائمال — یا علی تیری طرف سے جسکے دل مین خار ہے

باغ جنت کی کبھی خوشبو نہ سونگھے وہ شقی — یا علی تیری ولایت کا جسے انکار ہے

قصیدہ در منقبت امام اول حضرت علی علیہ السلام

میں فضائل لکھہ سکوں تیرے یہ کیا مقدور ہے
یا علی مداح تیرا خالق جمہور ہے

سرکشی کوئی کرے کیا تاب کیا مقدور ہے
یا علی ہر ایک جا پر آپ سے مجبور ہے

عرش پر بھی جشن کی صحبت ہے برپا آجکل
فیض میلاد علی سے سب جہان پرنور ہے

آج شور آمد آمد ہے مبارک سو خلق میں
تا فلک سارا زمانہ نور سے معمور ہے

تیری پیدائش سے رضوانکو نہایت ہے سرور
چہچہے کرتے ہیں غلمان شاد ہر اک حور ہے

ہے گزک کیواسطے لازم نعل مئے کا شکار
دور ہے ساقی بہوش کا بغل میں حور ہے

آج واعظ بھی لئے ہے ہاتھہ میں جام شراب
ہے سرور شادمانی رنج و غم کافور ہے

دوستان پاک باز و صاف باطن شاد ہیں
قلب شیشہ کی طرح اندر کا چکنا چور ہے

دوستان شبر حق کے ہم غلط ہیں آجکل
دمبدم نزدیک ثابت ہر عزت سے دور ہے

خانہ کعبہ میں تو پیدا ہوا ہے یا علیؑ
اس سبب سے آجتک وہ نور سے معمور ہے

فیض مدح مرتضی سے آج ہے حاصل یہ اوج
ہم کلیم اللہ ہیں منبر ہمارا طور ہے

ہے وہی ہشیار و خوش کردار میں
یا علی تیری مئے الفت سے جو مخمور ہے

اوج یہ قائل ہے شاعر نہیں ہیں کبھی
جو گدا ہے آپکے در کا بہ از فغفور ہے

ہے خردمند جہاں یہ وہی عقل کل
منحرف جو آپ سے ہے عقل سے معذور ہے

عدل گستر جا بمعبود میں پیدا ہوا
آج جو ظالم ہے وہ مجبور ہے رنجور ہے

ہونگے کیا وہی تو بخشش ریش نہیں آستے تغفر
آج ہر شہلا زمانے کا بیان طور ہے

یا علی قاسم رزق خلق ہے حضرت کی ذات
آپکا سارا جہان ممنون ہے مشکور ہے

جو رضائے کبریا ہے وہی تیری رضا
وہ تیری مرضی ہے جو اللہ کو منظور ہے

نام خالق کے برابر اور محمد کے قریب
عرش پر اسم مبارک آپکا مسطور ہے

قول سرور ہے علی نور سے یہ ثابت ہوا — یا علی تو نور ہے اولاد تیری نور ہے

خاصگان حضرت باری کہیں حضرت کے غلام — جو عدو ہے آپکا مردود ہے مقہور ہے

سمجھے ہے کیا نسبت کسیکو ہے جو دلدل سوار — نار آخر نار ہے اور نور آخر نور ہے

کاظمین الغیظ حق نے شان میں تیری کہا — مجرموں کو بخش دینا آپ کا دستور ہے

آپکا دست سخاوت در فشاں ہے رات دن — وہی حاجتمند ہے یاں جو کہ ذی مقدور ہے

ہیں سلاطین جہاں مشہور لیکن حق یہ ہے — اک گدا اس در کا کیخسرو ہے اک فغفور ہے

ہے سمند تیز گام و نقش لجام و خود و زرہ — اشہب شیر خدا کے پاک رکاب حور ہے

ذوالفقار شاہ والا کی ہو مدحت کیا بیاں — بے بدل ہی جرح سے اور تیری ہوئی مشہور ہے

اصل کیا انسان کی جنات بسپا ہو گئے — معرکہ بیر العلم کا آج تک مشہور ہے

جان سے مارے تو نے سرکشوں کو ٹوک کر — یا علی تیری شجاعت خلق میں مشہور ہے

تو نے ابن عبدود کو جب گرایا زمیں سے — شور تھا تو تیغ سے شمشیر زن مقہور ہے

ایڑیاں شوق زیارت میں رگڑتا ہے غلام — گر طلب فرمائیں حضرت تو مجھے کیا دور ہے

حق سے ڈرتا ہوں نہیں تو میں بھی کہتا صاف صاف — جو نصیری آپکو کہتے ہیں وہ مشہور ہے

ناک میں دم آگیا اب تو خبر لیجئے جناب
آپکا جرجیس ان روزوں بہت رنجور ہے

قصیدہ در جشن تہنیت ولادت جناب امام اول علیہ السلام

ہو مبارک آج شاہ لافتی پیدا ہوئے — شادیں احمد علی مرتضے پیدا ہوئے

جشن ہے چاروں طرف ہاتف کی آتی ہے ندا — آج داماد رسول دوسرا پیدا ہوئے

مومنو مسرور ہو ہوکر گلے باہم ملو — مشکلیں حل ہو گئیں مشکلکشا پیدا ہوئے

خاک پر سر رکھ دیا تکبیر کہہ کر دفعتاً — خانۂ کعبہ میں جب شیر خدا پیدا ہوئے
ساقی تسنیم و کوثر فاتح بدر و حنین — سرور دین مالک ارض و سما پیدا ہوئے
عروۃ الوثقیٰ انہیں کو ہے مکان حبل المتین — نفس ختم المرسلین بیت خدا پیدا ہوئے
ایک ہیں باطن میں احمد اور علی مرتضیٰ — مصلحت سے حق کی قالب میں جدا پیدا ہوئے
بدر ہوگی اب وفا پائینگے محتاج اب طعام — تاجدار انما ولی اتا پیدا ہوئے
مظہر غائب امام اتقیا یعسوب دین — شاہ مردان سرور معجز نما پیدا ہوئے
شوہر سرکار خوش لہجہ امیر المومنین — بوالحسن نور خدا شاہ ہدا پیدا ہوئے

روشنی زائل نہ ہوگی خلق سے جریش اب
خلق میں بدر الدجا شمس الضحیٰ پیدا ہوئے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امیر علیہ السلام

آج کیوں باغ میں ہیں مست مسرت اشجار — کیا سبب ہے کہ دلہن بنگیا سارا گلزار
کسکی آمد کی خوشی ہے کہ جہان ہے مسرور — کون آتا ہے کہ شادان ہے ہر اک گل رخسار
بلبلیں آج غزلخوانیاں کیوں کرتی ہیں — بند ہوتی نہیں کیوں آج کسیکی منقار
وجد کیوں سرو کو ہے رقصان کیوں ہیں ریحان — ہاں مبارک ہو مبارک ہو یہ کیسی ہے پکار
ڈالیاں جھوم کے لیتی ہیں زمیں کے بوسے — نخل آپس میں کیوں ملتے ہیں جھک جھک سو بار
فرش کیوں باغ میں سبزے نے بچھایا ہے آج — فرط شادی سے کھلے جاتے ہیں کیوں سارے انار
وجہ کیا ہے کہ جو سرسبز ہوئے ہیں کانٹے — کیا سبب ہے کہ جو بیمار نہیں نرگس زار
چال اٹھکھیلیوں کی چلتی ہے کیوں باد صبا — غنچے او شبنم جو خندے کے دیکھ رہے ہیں [illegible]
ماجرا کیا ہے جو افلاک سے ہے بارش نور — کیا سبب ہے کہ سحاب آج ہے یوں گوہر بار

یا نہیں یا آج ہے کسو سے طے ہے نور وجہہ سر فرو کس لئے ہیں آج جہان کے کہسار
نفس کے بل خانۂ کعبہ میں گرے ہیں کیوں بت زمزمۂ قبلہ کی اصنام میں کیسی ہے پکار
آفتاب ہے سحر ہوا اٹل کا تیرا آیا ہے خوف سے کس کے بیابانوں میں سارے گئے آ
کیوں ہے گم خانوں میں سب بنائے خدا کرتے ہیں برہمن توڑتے ہیں کس لئے اپنی زنار
آج خوشیاں ہیں کیوں یہ زمانے کے سب آج کیوں جوش میں آئے ہیں جہان کے مختار
کیوں تکلف کے لباس آج ہیں سب نے پہنے آج ہوتی ہے خوشی سب کے زخو نے اظہار
جشن کیا ہے یہ کیوں جمع ہیں سارے مومن مئے الفت سے یہ کس شخص کی ہیں سب سرشار
تہا اسی فکر میں تا جب کہ آئی یہہ صدا باخبر باش ہو از گوش خرد نیمہ بیدار
اسلئے خرم و خندان ہے زمانہ سارا آج پیدا ہوا داماد رسول مختار
جسکے قدموں سے ہوئی رونق افلاک و زمین جسکے باعث سے ہوا دین محمدؐ کا قرار
جسنے گہوارے میں اژدر کو کیا دو ٹکڑے جسنے خدا کی عبادت کا نہیں حد و شمار
سنکے یہ دل کو مسرت ہوئی ایسی حاصل بے قصیدہ کہے ہرگز نہ ہوا مجھکو قرار
فی البدیہہ وہ لکہا مدح علی میں مطلع دوست ہوں شاد جہری قلب ہے دشمن کے ہو بار

مطلع

یا علی قاطع زنار ہے تیری تلوار تیری ضرب سے ہوئی کلمۂ طیب کی پکار
یا علی تو ہے محمدؐ کا وصی برحق مسند احمد مختار کا تو ہے مختار
یا علی اوج ترا کوئی بہلا کیا جانے یا علی تو ہوا کاندہے پہ محمدؐ کے سوار
آپ نے توڑے وہ بت خانہ کعبہ میں جو تہے آپ کے خوف سے کانپا کئے سارے کفار
تو نے خورشید کی رجعت سے مولا کی ہے ہاں حقیقت میں شب و روز کا تو ہے مختار
تجھکو اللہ نے سردار شجاعوں کا کیا عرش پر جہوم لیتی ہے آپ کی سرخم تلوار

تیری ہیبت سے ہوئی کفر کی بستی برباد
تیری فرحت سے ہوئے سارے بشاش فی النار

معرکون مین تو ہی احمد کے سپر بنتا تہا
خلق بہر ہو گئی جب آپنے کھینچی تلوار

تو وہ حاکم ہے کہ محکوم ملائک ہین ترے
حکم سے تیرے نبی کوئی نہین تہے زنہار

تجھکو اللہ نے دی دونون جہان کی شاہی
تیرے احکام مین احکام رسول مختار

بخدا اوسکو نہین ہین لاثانی سے
تیرا ثانی کوئی دنیا مین نہین ہے زنہار

گئے معراج کو جب عرش پہ محبوب خدا
آپکے نور سے تہی پردہ قدرت پہ بہار

پوچہا سرکار نے کہ علی اچھے ہین
تب یہ فرمانے لگے ہنسکے رسول مختار

تم ہی پہچانتے ہو حیدر ذی شوکت کو
عرض کی رب نے کہ نعلین پہ ہم اونکی نثار

جان و دل سے اسد اللہ کے ہم عاشق ہین
ہے وصی آپکا وہ شیر خدائے غفار

اونکے جو دوست ہین اون سبکے لئے جنت ہے
دشمنون کیلئے ہمین آتش دوزخ کے شرار

مطلع

یا علی ہین تیری نعلین مبارک پہ نثار
ہوا احسان تو چالیس گھر ہین اکبار

رنج و آلام مین ہر شخص کے کام آئے آپ
کون ہے جس پہ نہین آپکے احسان کا بار

آپ نے شیر سے سلمان کو بچایا مولا
آپ پر موسیٰ عمران کا رہا دار و مدار

آپکی ذات سے یونس نے رہائی پائی
آپ نے نوح کا بیڑا کیا طوفان سے پار

آپ جرجیس کے کام آئے ہین مشکل مین
آپکے دم سے ہوا عیسیٰ مریم کا وقار

آپ تہے حضرت یوسف کے معین و ناصر
چاہ مین اونکو کسیطرح نہ پہنچا آزار

صالح و ہود و سلیمان و شعیب و یحییٰ
ذکریا و ذبیح و خضر نیک شعار

و دانیال و یشع و لوط و خلیل و ادریس
آپ نے سبکو کیا بحر غم و رنج سے پار

ہوں مین مداح کی امداد بہی جلدی کیجے
بر پہر جور و جفا سے فلک ناہنجار

جان شیریں مری ہوتی ہے تلف خدا پیدا کی
تلخ کامی سے ہے مولا مجھے جینا دشوار

تیرے دروازے سے خالی نہیں پھرا کوئی
تیرا دربار ہمیشہ سے ہے کھولا دربار

دامن مقصد جلیس کو بھی بھر دیجے
آپ سا اور سخی کوئی نہیں ہے زنہار

جو مطالب ہیں مرے آپ پہ سب روشن ہیں
نظر لطف و کرم کیجئے بہر غفار

جبتلک چرخ پہ ہے شمس و قمر کی گردش
جبتلک باقی ہیں افلاک پہ ثوابت و سیار

جبتلک شیفتۂ عارض گل ہے بلبل
جبتلک باغ ہے اور باغ میں ہے باد بہار

سارے دشمن ترے نرگس کی طرح ہوں پامال
دوستوں پہ ہو ترے فضل خدائے غفار

خنجر غم آل عبا اور کوئی رنج نہ ہو
دمبدم اور بڑھے تیرے غلاموں کا وقار

قصیدہ در ثنائے جناب شیر خدا در غزوۂ خیبر

دور خزاں گذر گیا فصل بہار ہے
ساقی پلا شراب کہ دل بیقرار ہے

خیبر میں محو جنگ شہ ذوالفقار ہے
آفت کی کھلبلی ہے غضب کارزار ہے

سینہ سپر ادھر ہے کرم ذوالجلال کا
مرحب کی سمت اودھر سپہ نابکار ہے

باتیں ادھر ہیں تیغ و تصاح کی دمبدم
محو گزاف و لاف اودھر ہرزہ کار ہے

نعرے یہیں ادھر سے کہ لاحول جلد پڑھ
گمراہ تیرے فرق پہ شیطان سوار ہے

دو دن کی زندگی پہ یہ غرہ یہ عجب و کبر
ہر ایک کو فنا ہے یہ انجام کار ہے

دولت کسی کا ساتھ نہ دیگی نہ کر غرور
اس چلتی پھرتی چھاؤں کا کیا اعتبار ہے

عاقل وہ ہے کہ ہے حق و باطل پہ جو نظر
ایمان اوسکے لئے کہ خبر گیرگار ہے

کسکو خبر ہے آتی ہے کس وقت پھر یہ موت
کیا اعتبار زیست کہ ناپائدار ہے

پیہم کرامت خدا ہو یہ ہے عقل کے خلاف
مخفی یہ کوئی امر نہیں آشکار ہے

اللہ کے صفات ہین بن نگوش ہوش
بے چشم و گوش ہے یہ سمیع و بصیر ہے
سر جا ظہور نور ہے اوسکا نہین قیام
نہ اوسکے ہاتھ ہین نہ قدم ہین نہ فرق ہے
کرتا نہین حلول کسی شے مین وہ کبھی
خلاق لم یزل ہے قدیم اوسکی ذات ہے
مختار ہے جہان کے سفید و سیاہ کا
زندہ کو مردہ مردے کو زندہ کرے ابھی
پیل دمان کو مور کرے فیل مور کو
مانگے اگر فقیر تو دے تاج خسروی
تیرے تو ہین ہے صفت ایسی کوئی تبا
آدین حق پہ بیٹہ کے راہ شرک چھوڑ
یو لاشقی کہ دین محمد نہین قبول
تا یہ ہوا جیسا اوسکو چھوڑونگا زینہار
آپ نے تو بتیغ ترک عالک کاٹنے لگے
رستم نہین فقط مرے ڈر سے لرز رہا
افراسیاب بھی کبھی مجھ سے ڈرتا نہین کبھی
مثل زمان کو بھیجتی دالون تو نکلے دم
نقش قدم کو میرے نہ مٹنا تو دے
چاہون تو آسمان کو الٹ دون زمین پہ
مارون قدم تو شق ہو کلیجہ زمین کا

اوسکو فنا نہین ہے سدا برقرار ہے
روز ازل سے تا ابد لیل و نہار ہے
تسلیم وہ کرے اسے جو ہوشیار ہے
لیکن اوسی پہ خلق کا دارو مدار ہے
تصدیق جو نہ اوسکی کرے نابکار ہے
اوسکے سبب بنائے جہان استوار ہے
چاہے تو دن کو رات کرے اختیار ہے
اس امر کا اوسی پہ فقط انحصار ہے
نہ حصر لطف ہے نہ غضب کا شمار ہے
وہ سامع الدعا ہے وہ حاجت برار ہے
یا کافرونکے قول ہی کا اعتبار ہے
ورنہ سر تجھ سے جدا اور ذوالفقار ہے
یہ آپکا کلام مجھے ناگوار ہے
مین ہون شجاع میرے لئے ننگ و عار ہے
میری دعا کی دیر مین سر و کار ہے
بہرام کو بھی خوف میان مزار ہے
آفت ہے میری جنگ غضب کا زار ہے
قوت میری کلائیونسے آشکار ہے
ارجن کے دل مین میری طرف سے غبار ہے
کب بھگنا مین کا سوئے حرج بار ہے
ہو تو رستم یقین کہ وقت شکار ہے

اوچھا سا ہاتھ کافی ہے دنیا کے واسطے | یہ میری ضرب ہے یہ مری گیر و دار ہے
آئے فرشتے عالم بالا سے ایک بیک | دیکھا کہ غیظ میں شہ دلدل سوار ہے
میکائیل آ کے لپٹے ملک دست باد سے | شمشیر جانستان پہ نظر بار بار ہے
جبریل نے زمین پہ پھیلا دئے ہیں پر | یہ خوف ہے کہ ضربت حق شہ کا وار ہے
لب پر دعا ہے نہ پڑے وار زور سے | یارب بچا ہو کہ زمین بیقرار ہے
مرحب سے شاہ کہتے ہیں او سرکش و لعین | آنکھوں کو کھول دیکھ سفر سوئے نار ہے
اب بھی راہ راست پہ آ حق کی شان ہیں | واحد ہے لا شریک ہے پروردگار ہے
انکار پھر کیا ستم آرائے نے بڑھ کے | فرمایا اب تو قابل دار البوار ہے
جلوہ دیا جو تیغ دو پیکر کو ایک بیک | دیکھا یہ سب نے فرق ستمگر فگار ہے
سینہ کٹا شکم میں در آئی وہ برق دم | دو ہو گیا لئیم دم احتضار ہے
تو دو ٹکڑے لاش نحس گری ہل گئی زمین | تلوار دست شاہ میں بھی بیقرار ہے
طبقے زمین کے کاٹ دئے جن کے ملاک | جبریل نامور کو بھی اب اضطرار ہے
تھمے سمٹتے تھے کہ بس تیغ ہو گئی | بولے ملک یہ حیدر صفدر کا وار ہے
آئی صدا زمین سے کہ اب ہاتھ روکیے | یا بوتراب طائر سدرہ شکار ہے
تکبیر کہکے سرور کونین مسکرائے | کی عرض سب نے اکرم اے کردگار ہے
ساتوں فلک کے سب دریچے کھلے ہوئے | لا سیف لا فتیٰ کی ہر اک سو پکار ہے
احمد نے بڑھ کے سینے سے اپنے لگا لیا | فرمایا تجھ پہ خالق اکبر کا پیار ہے
خیات ہوں بہم کہ زمانہ ہوا کطرف | کیا اوسکو خوف جو اسد کردگار ہے

پڑھکر درود روک لے جوش اب قلم
بس معرکہ یہ جنگ جدل یادگار ہے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت امام اول علیہ السلام

ہوا کیا بادہ دل ساقی کوثر ہوا پیدا
شجاعان جہاں کے قلب میں ڈر ہوا پیدا
تعجب قدرت حیدر کی واہ عقل رسا کی عاجز
صفائی قلب میں ایسی تھی جو اون پر نہیں تھی
ثنا کی حیدر صفدر کی جب فرط محبت سے
خوشی ہر قلب مومن میں ہوا ہے آج اس باعث
علی کے دوستوں کو نعمتوں کی ہے فراوانی
غلامان علی سیر ہونگے اوسکی رحمت سے
یہ لعل بے بہا ہے انکے ہیں سب ہی واقف
محبت بخشوانیکے لیے محشر میں کافی ہے
نظر کی مرتبوں پر مرتضے کے جب کتابوں میں
محبت و عداوت پر علی کی امتحان ٹھہرا
جو دیکھے عمر بھر ہی کوئی پینا تو نہ کم ہوئے
فضائل کو علی مرتضے کے کوئی کیا جانے
ابو السبطین شوہر فاطمہ زہرائے اطہر کا
گلے ملتے ہیں باہم مومنین سو وجہ ہے اس شب

خدا کا شکر و احسان حیدر صفدر ہوا پیدا
رجب کی تیرہویں کو نیر داور ہوا پیدا
ہوا پتھر سے لعل اور لعل سے پتھر ہوا پیدا
علی کی آئینہ داری کو اسکندر ہوا پیدا
ہر اک مداح کا احمد کے دل میں گھر ہوا پیدا
جو بخشائیگا روز حشر وہ سرور ہوا پیدا
با افضال خدا مختار خشک و تر ہوا پیدا
انہیں کی چاہ میں ڈوبا ہوا کوثر ہوا پیدا
علی کے فیض سے ہر سیپ میں گوہر ہوا پیدا
ہے غل کون و مکاں میں حیدر صفدر ہوا پیدا
خیال مدح خوانی قلب میں یکسر ہوا پیدا
ہوا کعبہ سے غائب سانپ جب حیدر ہوا پیدا
علی کی شان میں حسن خلق کا دفتر ہوا پیدا
نبی جس علم کے ہیں شہر اوسکا در ہوا پیدا
خدا کا شکر ہے داماد پیغمبر ہوا پیدا
خوشی یہ ہے نبی کا ہمدم و یاور ہوا پیدا

قطعہ

محمد سید و سردار ہیں ساری خدائی کے
نہ کوئی اس صفت کا اور پیغمبر ہوا پیدا

شب معراج محبوب خدا جب عرش پر پہنچے — جلال کبریا سے قلب میں اک ڈر ہوا پیدا

عیان دست علی جب ہو گیا اللہ کی قدرت — حجاب نور سے جب حیدر کا ساغر ہوا پیدا

نکیرین کرتے شادم سب ہوئے جب تیر پہونچے تب — جناب سیدہ کا خلق میں شوہر ہوا پیدا

عطا حق نے کیا ہے جانشین و قوت بازو — مبارک یا محمد شور یہ گھر گھر ہوا پیدا

گران پلہ ہے اپنا جرم تلتے ہیں تو تلنے دو — گنہگاروں کو کیا ڈر شافع محشر ہوا پیدا

ملک افلاک پر ملتے ہیں باہم آج یہ کہکر — جہان میں خانہ زاد حضرت داور ہوا پیدا

کسیکو کچھ نہیں نسبت کرے جو ہمسری کوئی — جو افضل تر زمانہ سے ہے وہ سرور ہوا پیدا

ولادت اور شہادت خانہ معبود میں پائی — علی سا اور کوئی خاصہ داور ہوا پیدا

ہے جنگ خیبر و خندق ہوئی سر جب سے عالم میں — نہ کوئی پہلوان ایسا نہ جنگ آور ہوا پیدا

نجف پہنچیں کہ سوئے کربلا ہمکو یہی دھن ہے — بڑھا سودا ہزاروں قسم کا جب سر ہوا پیدا

علی کیا حضرت موسیٰ ہی کے اک پیشوا ہیں بس — ہے وہ بھی مقتدی انکا جو بے مادر ہوا پیدا

خدا کے بندے کیسے کیسے خوش گل خلق ہوتے ہیں — رہی پیرو علی کی ارض تب جو ہر ہوا پیدا

ہزاروں بار چڑھکا ہے رخ سے الکم مینا دہری — علی کی تیغ میں یہ کاٹ یہ جوہر ہوا پیدا

مجھی پر کیا سخن ہر زمانے میں ہی ہے واصف — علی کی مدح سے ہر عرض میں جوہر ہوا پیدا

شجاعت حیدر صفدر کی ظاہر ہے زمانے پر — رہا انکا مطیع حکم جو قیصر ہوا پیدا

کچھ اوسکی مصلحت کو ہم سمجھ سکتے نہیں اصلا — خدا کی شان ہے کیون مجھسا بے جوہر ہوا پیدا

جھکا یا رند مشرب کو ترے قربان لے ساقی — یہ اوسکی بے نیازی شیشہ و ساغر ہوا پیدا

زمانہ رزق پاتا ہے تری صدقہ سے بے مانگے — برائے خاطر حضرت ہی خشک و تر ہوا پیدا

سہی تو جانشین مصطفےٰ ہے لایق و فایق — ہدایت جس سے ہے وہ رونق منبر ہوا پیدا
علی مرتضےٰ کا معجزہ ادنیٰ سا یہ ہے یہ سہی — جہان چاہا وہین سے آب سے ٹہوکر ہوا پیدا
نہ کیون شہزور و سرکش سر جھکائین انکی چوکھٹ پر — ہوئی نکسے سرن جس دن یہ شیر نر ہوا پیدا
ہر اک عضو بدن خالق نے گویا تیغ ہی کاٹا ہے — زنخدان شہ دین بہتر و خوشتر ہوا پیدا
اشارہ تو جلی کشتی کا حضرت ہی کی جانب تہا — جہاز امت مرحومہ کا لنگر ہوا پیدا
رسول اللہ کو آزار دیکہتا ہے اب کوئی — ولادت سے علی کی سب کے دل مین ڈر ہوا پیدا
ہر اک غزوہ ہوا سر حیدر کرار کے دم سے — مرادلیتا اوٹہا کر جو کوئی کافر ہوا پیدا
علی کا واسطہ دیکر کیا جب عرض خالق سے — ثمر نخل دعا کا بہتر و خوشتر ہوا پیدا

مقولہ یہ کسی اوستاد کا مجلس بیچ سچ ہے
مخالف جو علی کا ہے وہ بے جوہر ہوا پیدا

قصیدہ در مدح امام اول حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام

دیا رتبہ خدا نے گر محمدؐ کو نبوت کا — علی کو بہی شرف بخشا دو عالم کی امامت کا
ثمر فردوس ہے شاہ ولایت کی ولایت کا — جہنم کا ہر اک طبقہ ہے پہل و کلی بغاوت کا
جہان سے نام مٹ جائے نہ کیون الحاد و بدعت کا — ہر اک سو شور ہے شاہ ولایت کی ولادت کا
در خیبر اکہاڑا اور جھنڈا دین کا گاڑا — زمانہ سب معترف ہے مری مولا کی قوت کا
علی کی دید بہی دیدار خلاق دو عالم ہے — ہوا انکی سبب جلوہ حقیقت مین حقیقت کا
نہ ہوتی تیغ گر انکی نہ رائج دین حق ہوتا — پڑا ہے قلب پر اعدا کے سکہ انکی ضربت کا
دوگانہ اپنے معبود یگانہ کا بجا لائے — ہوا خورشید کو جب انکی جانب حکم رجعت کا

ہمسر کا وزیر خاص خالق نے کیا ان کو
ملائک سارے عالم کی عبادت کو اگر یون
یہی زہد و ورع کے خلق مین باقی تہا نہنگے
مری یہ التجا ہے اے خدیو کشور ایمان
اولٹ کر نامۂ اعمال جنت کی سند دینا
جسے چاہو جلاؤ جسکو چاہو جلادین ہیجو
خدا کو آپ نے اور احمد مرسل نے پہچانا
کسی نے انکو بہی دونون عالم مین نہ پہچانا
پہ اک سرکش کو مارا ہے پہ اک کا سر اوتارا ہے
کسی سائل نے روٹی آپسے مانگی جو روزے مین
تمہین پیدا کیا اسواسطے خلاق عالم نے
اوسے جاری و شیرین بہی کیا دی آبرو حق نے
نہ اون پہولو نمین خوشبو ہے نہ مطبوع خلائق ہین
نبی ہوتا اگر دنیا مین کوئی بعد احمد کے
ہوا تب دین حق کامل وصی جبدم کیا انکو
رسول اللہ کے کاندہے پہ رکہے پاون کعبے مین
گدا نے آپ سے مانگا جو امین رکوع اکر
جسے حیدر سے رشک ہے اوسے احمد سے رتبا ہے
پیرونکو کر کے اونچا سمجہ جاتے ہین یہ دشمن ہے
نصیری کا کہا مین بہی کہون تو یہ معاذ اللہ
در حیدر سے زوارونکو یہ آواز آتی ہے

فرمایا رسول اللہ نے ان سے حکومت کا
گران پلہ رہے گا یا علی خندق کی ضربت کا
انہین سے سلسلہ پہیلا ہے خالق کی عبادت کا
گنہگار و معاصی ہے بہت مداح حضرت کا
خدا مالک کرے جب ہمکو روز قیامت کا
خدا نے آپکو قاسم کیا ہے نار و جنت کا
خدا اور آپ سمجہے مرتبہ ختم رسالت کا
خدا و مصطفی عارف ہین جو رتبہ ہے حضرت کا
جہا مین کیون نہ شہرہ ہو تمہاری نذر و ضربت کا
قطار اونٹونکی دیدی کیون نہ شہرہ ہو سخاوت کا
نہ دنیا مین کوئی ہمسر تہا نہ ہوگا تا قیامت کا
پہر احسن آپ نے دم ساقی کوثر کی چاہت کا
جنہین کچہ بہی ہوا انکار حضرت کی ولایت کا
تو انکو ہاتہہ آیا مرتبہ حق کی نبوت کا
مدار و انحصار اسپر تہا احمد کی نبوت کا
کسی کے ہاتہہ کب آیا جو کچہ رتبہ ہے حضرت کا
عنایت کر دی خاتم بہی ہے شہرہ اس سخاوت کا
ثناسا جو ہے احمد کا وہی عارف ہے وحدت کا
خیال آتا ہے جب جبریل کو خیبر کی ضربت کا
وہ کثرت مین پڑی قائل ہو جو حق کی وحدت کا
ٹہرا او چلے آؤ یہی رستہ ہے جنت کا

قطعہ

کہیں سلطاں کی صفتیں ہیں تو بولی عالی ہمت ہے [illegible] · [illegible]
کہیں ارشاد صحیح ہے نور کا صحیح کمال بس عیاں ہے · اسی گلشن کا گیا ہے [illegible] فضاحت کا
بہاروں کا طرز جو کچھ تھا لطف پاسکے گا · تسلسل کا رہا ہے [illegible] سلامت کا

قطعہ

میں سچے دل سے کہتا ہوں عقیدہ صاف کہتا ہوں · نہیں مطلب اس مدح سے تحصیل حشمت کا
وہ سچے جملہ میں یا ارض حاکم ہے راضی ہوں · وہ ثمرہ ہی عنایت کا طریقہ ہے عدالت کا
کوئی ہو خوش یا کہ ناخوش ہو کوئی راضی ہو یا نہ ہو · تمنا ہے اسلئے مولا تو شایان ہے مدحت کا

ستارہ آپ کے حب حسین کی قسمت کا ہو تابان
رہے گردش میں کب تک مبتلا مداح حضرت کا

قصیدہ تہنیت جشن ولادت جناب امام اول علی مرتضی علیہ السلام

فصل بہار آئی ہے لطف داوری · ہر اک شجر میں کونپلیں پھوٹیں ہری ہری
ہر سمت لہلہاتا ہے سبزہ چمن چمن · دن رات جسکی دید سے آنکھیں ہیں تر تری
ہیں بار بار عطر فشاں شاخ نسترن · سنبل نے بھی سنواری ہے زلف معنبری
شاخوں پہ چہچہاتے ہیں مرغان خوشنوا · طاؤس ناچتے ہیں کہ ہے رقص میں پری
تا دور تک اڑتے ہیں کبوتر اور سیر دور · صحن چمن میں گونج رہی ہے کبوتری
دراج و کبک و تیہو و طاؤس و فاختہ · خوشحال ہیں بحال ہیں نہ رنج و غم ذری

شانِ خدائے عز و جل کا ظہور ہے
فرطِ سرور و عیش سے ہر سرو ہے نہال
گلزار میں ہر اک گلِ رعنا ہے سرخرو
خاروں کے دل میں اب نہیں نام کو خلش
غنچے پئے نثار ہیں گلشن میں زر بکف
تزئین بہشت کی بھی زیادہ ہوئی ہے آج
آراستہ ہے از سرِ نو گلشن جنان
پیدا ہوا ہے آج وہ ذیجاہ و نیک نام
جو ہے نبی کا قوت بازو خدا کا ہاتھ
خاتون روزگار کا شوہر ہے جو امام
جو شاہ ہے ابو الحسنین ع ابو تراب
روزی رسان خلق ہے جو آسمان جناب
شرمندہ مہر و ماہ ہے پیش رخ حضور
کیا وصف ہو سکے وہ سراپا ہے نور کا
اللہ کے حبیب کے ہیں آپ ہی حبیب
لا انتہا جناب رسول خدا ہیں شاد
فرماتے ہیں کہ شکر خداوند دو جہان
ہے تہنیت کا شور زمین آسمان پر
آتے ہیں جوق جوق ملائک پئے سلام
یہ ہے شب ولادت سلطان انس و جان
آئینہ میں ہو رہے ہیں بغلگیر مومنین

گلنار کوئی پھول ہے اور کوئی اخضری
سب قمریوں کے جسم میں پوشاک ہے زہری
گلچین بھی جان اپنکے ہو جسکا مشتری
فربہ ہوئے ہیں دور ہوئی تن سے لاغری
چاروں طرف کھلے ہوئے ہیں کیسہ زری
لہرا رہے ہیں نشہ کے عالم میں کوثری
رنگین گلوں کے عکس سے ہر شے ہے احمری
جسکے سبب سے چمکا ہے دین پیمبری
ضربت سے جسکی مٹ گئے سر سنگ خیبری
جسکو عطا ہوئی ہے دو عالم کی سروری
آفاق میں کسی کو نہیں جس کی ہمسری
پیدا ہے جسمیں سب صفت شان داوری
ظاہر جبین پاک سے ہے نیک اختری
بھولا ہے جسکو دیکھکے مانی مصوری
ملتی کسے نبی سے ہے کسکو برادری
خوش ہو کے شکر کرتے ہیں بوطالب جری
بخشا ہے وہ خلف کہ ہوئی نام آوری
یہ رات وہ ہے جسکو کہ ہے دن پہ برتری
خورشید دین ہے ہے طلب ذرہ پروری
برپا ہے آج چار طرف جشن حیدری
شاداں بحال آج ہیں غیبی و بشری

جو شخص کام کیا تمہین اپنی نفاق سے
پڑ کر گرد دو پاتے ہین بہرہ جو حیدری

فیض تمہارے بگڑا ہوا کام بن گیا
اوس آفتاب مین کہان ہے ذرہ پروری

آفاق مین نہین ہے کوئی ایسا ذی شرف
سطرح ہے حضور کو سب پر ہے برتری

پہنچا ہو جو نبی بے مبارک کی گرد تک
کیا منہ کسی کا ہے جو کرے کوئی ہمسری

مشکل مین انبیائے سلف کے بھی آئے کام
منکر نہین ہے اسکا کوئی صفدر و جری

جو ہے رسول مین وہ ہین حضرت مین معجزے
خجلت سے گڑ رہے ہین یہان سحر سامری

بتخانے منہدم ہین تو کاہن ہین بیجان
بھولے ہوئے ہین ساحر عالم فسون گری

پیش نظر ہے حال جہان مثل آئینہ
قلب حباب گرد کدورت سے ہے بری

ایسا جہان مین کون ہے ذی رتبہ و شرف
ہوتی انہین جو ختم نہ ہوتی پیمبری

ہمسر کو وہ عطا کیا خالق نے رہنما
کی ہے ہمیشہ خضر کی بھی آپنے رہبری

ایسا شجاع کوئی ہوا ہے نہ ہوئے گا
حصے مین دی ہے شہ کو خدا نے دلاوری

جب ذوالفقار لیکے ہوئے آپ حملہ ور
پیدا ہوئے ہین سینکڑون کوئی نہ خیبری

غصے کی آنکھ سے جو کبھی دیکھلین حضور
پڑ جائے تن مین مہر و مہ کے تھرتھری

اسپ سبک لجام کی کیا ہو سکے ثنا
کہتا ہے یان سمند سکندر سکندری

دونون جہان نہین دونو کا ثانی کوئی نہین
فارس ہے رشک جو دہر اوس پر حیدری

دیکھا ہے جب سے معرکہ مین آپکا جلال
تھرا رہا ہے خوف سے خورشید خاوری

ہین بادشاہ کون و مکان آپ یا علی
خاقان روزگار کا ہے فخر چاکری

گردون پہ مہر و مہ جو چمکتے ہین صبح و شام
سن کی شرف کے دم سے ہے زیب دہ سروری

معنا زمین مین آپ ہی سلطان بحر و بر
زیر نگین ہے آپکے خشکی ہو یا تری

سائل کو تیغ جنگ مین کی آپ نے عطا
دنیا کوئی سخی ہے نہ ایسا کوئی جری

حق کی طرف سے آپ ہین مختار جز و کل
کون و مکان کا کون ہے عالم مین قنبری

من آپ کی ستمگر جہان اسمین نخاک نہین | دن رات ہم سبھو نہ رہی مہر یادری
یا شاہ رحم کیجیے اب اس گدا پہ بھی | برآئے ابکے اسال تمنا ہے جو مری
برسون سے ہے غلام غم وہم مین مبتلا | نجائے کام ادھر بھی نظر ہو جو سرسری
ہے بارگاہ شاہ اہم مرجع انام | بے شبہ آپ ہی مین ہے خلق پیمبری
مداح اب تو مضطر و حیران کمال ہے | تمام و سحر ستانی ہے فدویکو بے زری
کیجیے مدد برائے شہنشاہ انبیا | پاتا ہون اپنے حال مین ہر روز ابتری
مدح و ثنا مین صرف ہوئی ہے جتنی عمر | منقادیشت کے لئے ہے فخر داکری
محروم آستانے سے کوئی نہین پھرا | بر آئیگی ضرور تمنائے دل مری
یارب جہان مین شاد رہین دوستان آل | کہتی رہے یہ تا بہ قیامت پری بہری
جبتک چمن مین پہول مین خوشبوی پہول | جبتک شگفتہ ہے چمنستان شاعری
مطلب برائین اونکے جو ہین جمع مومنین | محشر تلک کہلے رہین گلہائے جعفری
بانی جشن کے بہی مطالب حصول ہون | یارب بحق شاہ نجف سرور جری
طاعون جلد دفع ہو اے ہر کردگار | اور ہو بخار دور پئے سرور جری
ہم سب کے بہی گناہ ہونکو بخش اے رحیم | جنت مین گہر عطا ہون پئے سرور جری
جبتک ہین تو ہے مضطر والا ان عجب عجب | ہو جائیگی ضرور ابھی بندہ پروری
جبتک ہین زار پر نظر لطف ہو شتاب | ہے ختم آپ پر بخدا بندہ پروری
سرکار نامدار کی ہر آرزو بر آئے | صدقہ اوسی کا آج جو پیدا ہوا جری

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت باسعادت حضرت مولائی متقیان امیر المومنین و یعسوب الدین امام اول علی بن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام

قصیدہ در مدح جناب امیر المومنین علیہ السلام

جان و دل سے خالق کونین کے شیدا ہیں آپ
بعد احمد یا علی مخلوق سے اعلیٰ ہیں آپ

خانہ معبود میں حضرت فقط پیدا ہوئے
آپکا عاشق خدا اللہ کے شیدا ہیں آپ

آپ ہی ہیں حضرت شبیر و شبر کے پدر
خویش احمد آپ زوج حضرت زہرا ہیں آپ

ہے جہاں سرسبز فیض پائے حضرت سے مگر
جسکا سایہ قصر جنت میں ہے وہ طوبیٰ ہیں آپ

منبع جود و سخا ہیں آپ اے والا گہر
کم ہے قطرہ سے سمندر جسکی وہ دریا ہیں آپ

معرکوں میں آپ ہی کرتے رہے سینہ سپر
جان و دل سے سید لولاک کے شیدا ہیں آپ

آپکے پیچھے پڑھینگے حضرت عیسیٰ نماز
کھل گیا اس سے کہ فخر آدم و یحییٰ ہیں آپ

قاتل کفار حضرت کے سوا ہے اور کون
ہے بہادر کون ایسا ضیغم یکتا ہیں آپ

آپکے در کے گدا ہیں سب سلاطین جہان
گو بظاہر اک فقط شاہنشہ بطحا ہیں آپ

تھا جہاں قبضے میں پھر کھایا کئے نان جویں
تھا تنفر مال و زر سے تارک دنیا ہیں آپ

جبرئیل نامور کو خدمت شہ کا ہے فخر
جانتے ہیں سب کہ کل نبیوں میں منتخب ہیں آپ

آپکی چاہت جنہیں ہے وہ ہی شیریں جاہ ہیں
جسکے قطرہ ہیں یہ سب وہ قلزم دریا ہیں آپ

آپ سے اعلیٰ فقط ہے احمد مرسل کی ذات
ہر پیمبر سے بلا شک افضل و اعلیٰ ہیں آپ

کوئی کہتا ہے بشر اور کوئی کہتا ہے خدا
ہم سمجھ سکتے نہیں مولا کہ آخر کیا ہیں آپ

آپ ہی ہم سبکے شافع ہونگے بیشک پیش حق
ہم گنہگاروں کے مولا مامن و ملجا ہیں آپ

سب سے پہلے نور حضرت کا کیا خالق نے خلق
باعث ایجاد و وجہ خلقت دنیا ہیں آپ

کوئی ہمسر آپکا اب ہے نہ ہوگا حشر تک
آج ہر مخلوق سے ممتاز و ذی رتبہ ہیں آپ

گو نبی نے تو وصی اپنا کیا روز غدیر
ہم غلاموں کے ازل کے روز سے آقا ہیں آپ

آپکی اولاد پر ہم جان و دل سے ہیں فدا
ہیں پدر گیارہ اماموں کے مرے آقا ہیں آپ

در سخاوت میں کوئی ہمسر ایسا ہے شجاع
ہے عقیدہ اپنا یہ بعد نبی یکتا ہیں آپ

آپکے زیر نگین عالم میں ہے ہر خشک و تر
حق کی جانب سے شہ دنیا و ما فیہا ہیں آپ

آپکے رتبوں سے واقف یا نبی ہین یا خدا — جاننے والے خدا کے یا نبی ہین یا ہین آپ

احمد مرسل کو بھی نہیا پہچانا ہمین — بعد خالق ان مدارج مین یہی مستغنی ہین آپ

آپکا عدل و سخا آفاق مین مشہور ہے — پیرو حق کے معین ہین قاتل اعدا ہین آپ

دیکھتا ہے جو رخ انور وہ فرماتا ہے وجد — پڑھتے ہین صل علی اب بسکہ خوش چہرا ہین آپ

معرکون مین احمد مرسل پہ آنچ آنے نہ دی — ہر مہم کو سر کیا وہ معرکہ آرا ہین آپ

جو مقابل ہو گئے وہ پا گئے فوراً شکست — کون سر پر آپ سے ہو ضیغم ہیجا ہین آپ

آپکی مدح و ثنا سب انس و جن کیا کر سکین — قدرت معبود کا آفاق مین نقشہ ہین آپ

آپکے لہجے مین کی معبود نے جب گفتگو — یہ نبی سمجھے کہ عرش پاک پر گویا ہین آپ

آپکے رتبوں سے واقف ہی خدا کے دو جہان — ہر نبی سے منزلت مین اوج مین بالا ہین آپ

کب بشر سے ہو سکے کیا آپکی مدح و ثنا — نشان خالق ہین سراپا نور کا پتلا ہین آپ

انس و جن حور و غلمان کے معطر ہین مشام — جن سے خوشبو ہے دو عالم وہ گل رعنا ہین آپ

آپ ہی دونوں جہانمیں ہیں مددگار و معین
آپنے شیعوں کے لئے رحمت ہی بتایا ہیں آپ

اب قلم کو روک اے حیدر حلیس کرے التجا
حامی دنیا و دین ہیں شافع فردا ہیں آپ

بانی و سامع ہیں با آبرو آفاق میں
اپنے شیعوں کے لئے تو امن و ملجا ہیں آپ

ہو مرے سرکار کی حشمت سوا دولت فزون
آپ دنیا میں معین ہیں مالک فردا ہیں آپ

قصیدہ در مدح جناب امیر المومنین علیہ السلام

کسی کا بار احسان فرق پر لینا نہیں بہتر
اثر ہو لطف و کرم کا تجھسے ہی طالب ہے یہ احقر

خدائی میں خدا کی نامور ہیں بیدرنگ و سرور
فدائے حضرت زہرا شاہ حیدر صفدر

خبر ہے مشتہر دولہا بنے ہیں حیدر صفدر
برائے مذہب غنچے لئے ہیں مٹھیوں میں زر

تجھی سے واسطہ رکھتا ہی اک بیکس و مضطر
الٰہی بہر زہرا و علی کر رحم بندوں پر

جو سچ پوچھو ہی دونوں جہانمیں کام آتے ہیں
انہیں کا عشق ہے دل میں نثار آل پیغمبر

نظر میں مال دنیا ہیچ ہے کیا منزلت اسکی
عطا کی نظم کی دولت ترا احسان ہے ای داور

ہمیشہ راحت و آرام سے کٹتے ہیں روز و شب
ہماری آنکھ میں مطلق نہیں توقیر سیم و زر

بہ فضل حق ہمیں بارہ اماموں سے تعشق ہے
ملے گر دولت دنیا تو کچھ اس سے نہیں بہتر

لکھو تم بھی قصیدہ آج اک اہل زبان ہم ہو
نہیں آگاہ کیا کوئی عمل اس سے نہیں بہتر

پڑھو اپنا قصیدہ جمع ہیں احباب صحبت میں
دکھا دو بزم میں اہل زبان کو آج تو جوہر

یہ سنکر لیکے قرطاس و قلم یہ فکر کی تازہ
سنیں احباب و دوستان مصطفے اٹھ بیٹھا ہوں فر فر

جھکا دی ساقیا ہم شراب ناب سے جلدی
جو پیا اس مے کے عادی وہ نہیں جاتی ہیں پیتے پر

گھٹا چھائی ہوئی ہے ہر طرف سے ابر اوٹھے ہیں
ہمارے جام کو ساقی شراب خلد سے بھر دے
پلا دے خلد کا اک جام بھر ساقی کوثر
خوب چھپے برائے مصطفٰے یا عید صفدر
کیا ہے مرجع مخلوق ذات پاک کو حق نے
دوبارہ بھر پینے کی ہوس دل میں رہے باقی
سب کیا روز مسرت آج اونسے کسی نے یہ پوچھا
نہیں کیا یاد تجھکو وہ تجلی کی ہے پہلی
گھٹا چھائی ہوئی ہے ہر طرف سے ابر اٹھے ہیں
علی مرتضٰی دولہا بنے بیٹھے ہیں محفل میں
جہاں تھا عود و عنبر مشعل جلے آگ جلتا ہے
زمین سے آسمان تک ہر طرف اک نور ساطع ہے
زمانے بھر کی خوشبو سے مشام جان معطر ہیں
مبارک ہو مومن کے چہرے سے مسرت آج ہے پیدا
ہم شاخیں نہالوں کی گلے ملتی ہیں آپس میں
چمکتا ہے ہر اک مرغ چمن ہر شاخ کے اوپر
ہیں بانی اس خوشی کے میر سلطان علی صاحب
ادھر پھولوں کے گلدستے دیئے جاتے ہیں ہر دم کو
جہاں بھر میں طرب کا آج اک سامان مہیا ہے
زمانے بھر کے خوشبو سے مشام جان معطر ہیں
ادھر تقسیم پھولوں کی ادھر کو عطر بٹتا ہے

الہون ہے مہرا ہے ساقی پلا دے جلد پیمانہ
گدا کی طرح ساقی آج حاضر ہیں ترے در پر
قدم کو ہاتھ کو لغزش ہے یاری ہے ہیں دیکھو
سوا تیرے آپکے کوئی نہیں ہے ناصر و یاور
ہے جو کمٹ پڑا ہے ساقی نیاز دیکے جھکے ہیں
پلا دے ہاتھ سے اپنے چھلکتا خلد کا ساغر
کہا ہیں نے کہ تو واقف نہیں اس سے ہی یہ ہے اور
گلے ملتے ہیں ہم مومن و دیندار خوش ہو کر
محمد شاد ہیں گھر میں بیاہ ہے شاد کی دلبر
چمکتا ہے زیادہ مہر تاباں سے رخ انور
لیے خوشبو برم سب حوریں لئے ہیں ہاتھ میں مجمر
جہاں ہے نور حق کا ہر ضیا ہیں شہر و شہت دور
ہوا خلد بریں کی یاں چلی آتی ہے فر فر
مبارک باد ہے خوشی کے ہو رہا ہے آپس باہر
ہمیشہ ہر جگہ گلستان میں شگفتہ ہیں گل احمر
ہر فرد کو جو ہر کر لیا ہے لگا آتے ہیں سب چلکر
خدا مسرور رکھے انکو بہر احمد و حیدر
ادھر ہی عطر کی تقسیم ہے صلی علیٰ لب پر
خوشی کی آج حیرت آرہی ہیں جشن ہے گھر گھر
ہر اک گلشن یاسمن ہر سمت ہیں خوب بازار اور
مہکتا ہے مکان یا صفا خوشبو سے سرتاسر

قصیدہ ختم ہے جز جلیس اب حق سے دعا مانگو
تو کریم سب پہ اپنا رحم اب ای خالق اکبر

یہ ہے وقت اجابت ہاتھہ اوٹھا کر سب کہیں آمین
دعا مقبول کر ہم سبکی بہر احمد وحیدر

قصیدہ در مدح امام اول علی ابن ابی طالب علیہ السلام

آج پیدا ہوا دنیا مین شہ کون و مکان
کس طرف دہیان ہے کہ مدح علی ذیشان

آپ قرآن مین خدا کرتا ہے توصیف جناب
کیا مرا منہ جو کرون مدح شہ کون و مکان

فاطمہ بنت اسد کی ہے زبانی یہہ رقم
درد زہ کا جو اثر ہونے لگا مجھپہ گران

خانہ کعبہ کے نزدیک گئی بہر دعا
وان نظر آئی عجب قدرت خلاق زمان

پشت کعبہ کی جو دیوار ہوئی شق فوراً
آئی آواز کہ آ جا در شیر یزدان

جلد داخل ہوئیں اب دیر کا ہنگام نہین
تجھکو اسوقت یہہ ہے حکم خداوند زمان

سر جھکائے ہوئے داخل ہوئی ہین وان باادب
وہین پیدا ہوا یہہ طفل بصد شوکت و شان

ہو گئے پیدا یہ لیکر سجدہ خالق مین جھکا
کلمہ طیبہ اوسوقت بہی تہا ورد زبان

تین دن تک ہی ہین حکم الہی سے وہین
بعد اس طفل کو لیکر مین ہوئی وان سے روان

آئی آواز کہ اس طفل کا رکھہ نام علی
ہو گا یہہ بعد نبی دہر مین ذی شوکت و شان

میوہ خلد برین آتے رہے کہا انیکو
کس زبان سے مین کرون شکر خداوند زمان

گہر مین داخل ہوئی مولود کو ہاتھہ پہ لیے
گود مین لیکے خوشی ہو گئے سردار زمان

متعجب ہوئے سب سنکے یہ امر عجب
جو کہ گذرا تہا وہ سب حال کیا مین نے بیان

گود میں احمد مختار کی ہیں شیر خدا ‏ [illegible] بہت شاد ابو طالب ذی شوکت و شان

تیرہ میں ماہ رجب کی [illegible] ‏ [illegible] جھک کے گلے ملتے ہیں سب پیر و جوان

کہتے ہیں دیکھ کے قرآن علی کی صورت ‏ [illegible] پاک تو خورشید سے بھی ہے تابان

ہے یہ مرقوم کہ فرمائے نبی محبوب خدا ‏ [illegible]ے اوصاف سے واقف نہیں کوئی انسان

نہیں آفاق میں پہچانتا مجھکو کوئی ‏ یا علی جانتے ہیں یا کہ خدائے سبحان

نہیں آگاہ کوئی رتبۂ حیدر سے بھی ‏ یا نہیں واقف ہوں و یا خالق ہر کون و مکان

نہیں پہچانا خدا کو بھی کسی بندے نے ‏ بس میں پہچانتا ہوں یا کہ علی ذیشان

جشن کی آج ہے تقریب بپا ہر گھر میں ‏ جس طرف دیکھو نئے رنگ کا اک ہے سامان

کثرت خلق سے مردم کے کھوے چھلتے ہیں ‏ ہر و سامان طرب چار طرف کو ہیں عیان

عطر کی پان کی تقسیم ہے جاری ہر سمت ‏ تہنیت دیتا ہے خوش ہو کے ہر اک پیر و جوان

شور ہے صل علیٰ کا فلکی جانب کو بلند ‏ آج آتا ہے نظر شاد ہر اک خرد و کلان

کیسے خوش ہو ہو کے پڑھتے ہیں قصائد شعرا ‏ سننے والوں کے بھی چہروں سے بشاشت ہے عیان

آج ہر مومن دیندار خوشی سے بیحد ‏ تہ افلاک ہے اک قدرت باری کا سمان

جوش ہے مدح سرائے علی کا مجھکو ‏ فضل خالق سے مری طبع ہے دریا کی روان

ہاں پڑھو شوق سے تم اپنا قصیدہ جیسا ‏ آج تو جمع ہیں اس جشن میں سب اہل زبان

مطلع

شکر ہے ہو گئے بخشش کے ہزاروں سامان ‏ حشر میں ہاتھ ہمارے ہیں علی کا دامان

سن لیں آپ دل سے وہ موجود ہیں جو خرد و کلان ‏ مختصر سا ہے یہ میلاد کا حضرت کے بیان

سچ ہے یہ آپکا واصف ہے خدا اور رسول ‏ کروں میں مدح علی کیا ہے مری تاب و توان

تیری اس نظم سے حضار کی جانیں ہیں لٹتی ‏ سب یہ کہتے ہیں کہ ہاں اور پڑھو بھائی جان

آج سبکو ہین خوشی سبکو ہوئی ہے حاصل
بادشاہان جہان کی تو حقیقت ہی نہین
ہین ہی آپکے مداح تو واصف ہے خدا
ہان اگر آپ ہی چاہین تو جھکتا ہے
کیا پسند آئے کسی اہل زبان کو یہہ کلام
مختصر مجھکو ہے وہ عالم مین ہی تو حاصل
واقعی دہوم سخاوت کی ہے اک جا یہ ہے آج
طبقے سا ئیون پہنونکے ابھی کھنچا ئین
ذکر کچھہ اونکا ہے مداح کو اب مدنظر
انکی توصیف و ثنا مین ہین زبانین تمام
مختصر سب کی ہے شاگردی ناجی صاحب
انکی توصیف بہلا کب ہے تو نہین ہو سکتی
نور صاحب ہے نہ پاکر اسنے نہر پر نور
علم مین کامل و اکمل ہین جناب دانش
خوب فرماتے ہین بے تشبیہہ بحسنے کی جاہ
سب ہی آگاہ ہین خوش فکر ہین شیدا صاحب
فیض ہے انہین ناجی کا دکن مین جاری
اپنے خود مثل ہین کرتے ہین بعجلت یہہ نظم
نظم و نثر مین ہین نہایت ہی [illegible] اکمل
جانکی سی ہوتی نکی تقسیم مین سرگرمی ہے
سن لیجے کچھہ شعر یہان انکے قصیدہ ہے ختم

باب خورسند زیادہ ہین تو مصروف زبان
آپکے آگے تو ہے پست ہر اک شخص کی شان
کیا بہلا منہ ہے مرا ادھر کی کیا ہے زبان
ذرہ خاک سے بیقدر ہے یہ ہیچمدان
پھیکا پکوان ہے گرد دیکھی ہے بہت دکان
آپ ہی جاکے تو کہتے ہین کہون اگر شیر جوان
ہے شجاعت مرے مولا کی ثنا ئین عیان
یا علی آپکی تلوار ہے ایسی بران
جو کہ حاضر ہین بیان واصف سلطان دکن
مانتے ہین انہین آفاق مین کل پیر و جوان
اب یہ بادشاہ زمانہ ہین بصد شوکت شان
اب دکن مین بہی مشہور ہین اوستاد زمان
آج جوہر کے بہی جوہر ہین زمانے مین عیان
انکے مداح ہین آفاق مین کل پیر و جوان
نثر مین نظم مین ہر گو ہی ہین یہ اہل زبان
انکی توصیف بہلا مجھسے ہو کسطرح بیان
انکے شاگرد بہی مشہور ہین کل اہل زبان
سب ہی واقف ہین کہ سدرہ مین ہر اک اہل زبان
حامد و ماجد و سجاد کا ہے مثل کہان
میر یسین علی صاحب شیدا ہین کہان
گروہ ہین یا عاشق و شیدائے علی ذی شان

نیر ہوں ماہ رجب کی ہے خوشی کیوں نہ ہوں سب — بس جلیس اب تو سن خامہ کی عنان

شعرا جتنے ہیں اس جشن میں موجود ہیں سب — ان میں اک ایک سے اعلی ہے کروں کس کا بیان

کچھ عجب رنگ عجب شان نظر آتی ہے — آج ہے دہر کے قابل چمن آرائی جہان

نعرۂ صل علی ہوتے ہیں ہر سمت بلند — مومنین ہو گئے سب مورد فضل یزدان

گود میں حیدر صفدر کو لئے ہیں مطرب — آج ہی دن ہیں فرح ناک رسول دو جہان

جشن ہے حیدر صفدر کی ولادت کا آج — اوٹھ کے ملتے ہیں گلے آج ہم پیر و جوان

نظم کا باغ ہمیشہ سے تر و تازہ ہے — اسی گلزار میں ہونے کا نہیں نخل خزان

اس قصیدہ کو بس اب ختم کرو اے جلیس — کہیں آمین جو اس جشن میں ہیں جلوہ کنان

بانی جشن کے بر آئیں مطالب یا رب — کہ یہ ہیں عاشق و شیدائے علی ذیشان

مومنین جتنے ہیں آفاق میں آباد رہیں — ہر مرض دفع ہو غلہ بھی بس اب ہو ارزان

جتنے مومن ہیں رہیں خلق میں آسائش سے — بہر سبطین نبی عیش کا کر دے سامان

ہو عبادت کا ہر اک بندۂ معبود کو شوق — نیک ہم سب ہوں اگر ہو دخل شیطان

میری امداد بھی فرمائے اب بہر خدا — ذات سے آپکی فریادرس پیر و جوان

میرے سرکار کے بر آئیں دلی سب مطلب — بحق حیدر کرار و رسول یزدان

حال سب آپ پہ روشن ہے زمانے بھر کا — جو مرا مطلب دل ہے وہ نہیں تجھ سے نہان

دوست جتنے تھے وہی اب ہیں عدو جانی — آجکل تیر ہیں سب کے لئے شمشیر و سنان

عرض حاجات کی حاجت نہیں کچھ پیش حضور — حال سب آپ پہ روشن ہے عیان اور نہان

کون ہے دادرس خلق کہو نفس جس سے — آپکی چھوڑ کے سرکار بھلا جاؤں کہاں

دادخواہی کا یہی وقت ہے کیجئے امداد — بے خبر آپ ہیں مجھ سے یہ نہیں وہم و گمان

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امیر المومنین علیہ السلام

آج پیدا ہوا فخر خدائے متعال
کیوں مسرت نہ ہو مومن ہوں نہ کیونکر خوشحال

میرے مولا کے سوا کعبے میں پیدا ہوا کون
ہے تو یہ سب شرف و توقیر شہا جاہ و جلال

نور کے سانچے میں ڈھالا ہے ید قدرت نے
آپکو شان سے خالق نے بخشا حسن و جمال

آج پیدا ہوئے کعبے میں علی ذی جاہ
عید مولود کی ہے آج ہیں ہم سب خوشحال

عہد بچپن میں اپنے اژدر کو کیا دو ٹکڑے
کسی بچے نے یہ بچپن میں دکھایا ہے کمال

مشرکوں سے بھی لعدد رشتہ پایا کلمہ
دلوں کی شتاب ہوا آفاق میں کیا ہے یہ مجال

دلوں کے پارہ دشمن جہال سے خر گئے ہاتھ
بولی کہول سکے نہ کسی کی یہ مجال

بدر میں چمکی ہے تیغ شہ صفدر جس دن
جو جو نکلے تھے ہوئی سیف سے حضرت کی حلال

آپ نے مرحب و عنتر کو کیا دم میں ہلاک
آپ نے جب کیا حملہ ہوئے پسپا اہل ضلال

ہے سخاوت مرے مولا کی بھی ظاہر سب پر
رد کیا ہی نہیں شہ نے کسی سائل کا سوال

رات کو کرتے تھے خدمت فقرا کی مولا
نہ گرسنہ رہے کوئی بھی رہتا تھا خیال

آپ نے سر علم میں بھی کو نہیں جھکوائے
راستے پر جو نہ آئے وہ ہوئے جن بیحال

ہر صفت میں ہیں علی فرد سبھی ہیں واقف
کہیں ملتی نہیں دنیا میں نظیر و تمثال

دین اسلام قوی ہو گیا فضل رب سے
آج خوشحال ہوئے ہیں سبھی نیک خصال

شک نہیں آپکا وصف ہے خدا ہی دو جہان
آپکی مدح و ثنا میں تو زباں ہیں لال

ہاں چھکا ساقی گلفام بہرا ہے پیمانہ
ہو مرصع ہو طلا کار ہو وہ جام نکال

کبھی جاتے ہوئے دیکھا ہے کسی شیخی پر
مئے فردوس پہ رندوں کی ٹپکتی ہے رال

مدح میں ساقی کوثر کی نہ تعویق ہو کچھ
جلد تو مجھکو چھکا دے کہ ہے تیرا خیال

ہم تو دعوی ہی رہائی ہوئے ہیں اس در پر
لے پیئے یاں سے نہ اٹھیں گے رہی اسکا خیال

مر ہو کے بھی مرا آگاہ نہیں تو ساقی بیدہ
ہوں میں مداح علی دے نہ مجھے جام سفال

جشن ہے دور چلے آج پھر ساغر کا
تو دے جام ہیں پیتے جاؤنگا تا وقت زوال

سن ذرا کب سے صدا دیتا ہوں ساقی ہاتی
عہد میں اپنے مرا اک لطف سے پیش آیا ہے
اوسکا افضال جو ہے شامل احوال فقیر
تیرا دم بہرتا ہوں اے ساقی کلمن ہیں بہی
دیکہ انکو رستے پڑنے لگی وہ ستہ کی پہوار
رحمت اللہ کی نازل ہوئی میخواروں پر
مے پلا جلد کہیں مدح میں تاخیر نہو
خوب ہی مجہکو چکایا ترا احسان ساقی
تیرہوین ماہ رجب کی ہے نہایت مسعود
انکو اللہ شفا جلد عنایت کردے
آج جامے میں محب پہولوں سماتے ہی نہین
جسطرف دیکہو خوشی ہی کے نمایاں ہیں اثر
تہنیت دیتے ہیں آپسمیں گلے ملتے ہیں
جامدانی کے تو عمدہ ہیں انگرکہے پہنے
سنجلے اک آن بہی اک جا پہ نہیں ٹکتے ہیں
آج بازاروں میں اقسام کی موجود ہے جنس
آدمی کہوٹا کہرا اسکی نگاہوں میں ہے
مکر سے انکے خدا اسکو رکہے گا محفوظ
سرخ اور سبز قبائیں ہیں محب کے تن میں
فاطمہ بنت اسد کعبے سے نکلیں باہر
تہنیت کیلئے گردوں سے ملک آئے ہیں

کبہی رد کیا تونے کسی سایل کا سوال
چودہ معصوم فلک قدر ہمارے ہیں کلال
ہوتی جائیگی ہوا دلمین مری الفت آل
اسی پیچے میں تو گذرے ہیں بہت سی سال
سرد چلتی ہیں ہوائیں تو بر دو شکے بحال
نظر مہر ہے تو شکن ابرو پہ نہ ڈال
نظم کرتا ہے محب شہ کی ولادت کا حال
ٹہر گیا جوش تمنائے علی نیک خصال
کیا کرتے ہیں سنی جشن ولادت ہر سال
سال آیندہ یہ بہر جشن کریں حسب حال
ایسی ہم سبکو مسرت ہے کہ چہرے ہیں لال
پیرہن تن میں گلابی ہیں تو دستاریں لال
کہیں ہمرو کی قبا ہے تو کسی تن میں ہے شال
لکہنوی جوتے ہیں اوڑہے ہیں چکن کے رومال
کمسنی میں تو ہوا کرتے ہیں بچے دیوتال
ہین دن میں ہو رہی ہیں آج کہلی ہے ٹکسال
مال کا مول بڑہا دیتے ہیں آکر دلال
سیکڑوں دم میں بچہا دیتے ہیں کیسے نئی جال
قرمزی رنگ کے بچوں کے ہیں نا سمجہ نوال
آپکے ماتو نہ ہے طفل بصد جاہ و جلال
فاطمہ بنت اسد شاد ہیں عمران خوشحال

آپ پیدا ہوئے تعظیم کی خاطر اوٹھو — یہی زیبا ہے کہ بڑھ بڑھ کے کرو استقبال

سجدے کرتے جاتے ہے سرک نجف اشرف مین — پہنچون خدمت مین جو مولا ابھی دریا مین تعال

شکر ہے دین کی دولت ہمین دی خالق نے — ملک کی اصل ہے کیا خاک ہی توقیر مال

اب کسی جا یہ ذرا بھی نہین توقیر سخن — خلق سے اوٹھ گئے افسوس جو تھے اہل کمال

ہاتھہ دنیا سے جو کھینچا ہے تو کچھہ فکر نہین — شکر ہے دین کی دولت سے ہین ہم مالا مال

مال دنیا کی تو عقبی مین حقیقت ہی نہین — وہ اسب ظلم کی دولت پہ فدا ہے گا زوال

جو علی کے نہین قائل وہ جہنم مین پڑین — سجت بکار ہے سمجھا ہے یہان قیل و قال

آپ چاہین تو بدلجائے مقدر کی بدی — سہل ہے آپکو ورنہ سرک امر محال

موت آئے تو زیارت ہو یہین مجھکو نصیب — خوف گر ہے تو یہی ہے کہ برے ہین اعمال

دیکھیے ہوتا ہے کسطور سے انجام بخیر — ہائے سر پیٹتے جائینگے کیا ہوگا وبال

ہے یہی سوچ کہ کچھہ عرض کرون یا نکرون — سجدا آپ پہ ظاہر ہے سرک میرا حال

جو طلب کرتا ہون مولا سے وہی پاتا ہون — غم ہے انجام کا تو یہ کیا ہوگا سوال

پیٹ بھر بھر کے غذا روز عطا کرتا ہے — نہین درکار غلامان علی کو زر و مال

دل مین الفت رہے مولا کی جیون یا کہ مرون — حق تعالی کو ہے معلوم [illegible] کیا حال

کون ہے آپ سے دی قدر بھلا پیش اله — آپ سے گر نہ کرون مین تو کرون کس سے سوال

ہم غلام ہون ہے نہ مولا رہین غافل دمبھر — دوست سرسبز رہین آپکے دشمن پامال

دار دنیا مین بھی اقسام کی دولت پائین — بعد مرنیکے تو ہے نیک محبون کا مال

جتنے مومن ہوئے ہین فوت وہ سب بخشی جائین — خلد مین پائین مکان نزد شہ نیک خصال

ثانی جشن کے بر آئین مطالب سارے — کہین آئین جو حاضر ہین یہان نیک خصال

جتنے محتاج ہین دنیا مین وہ ہوجائین غنی — دور ہوجائین سرک طور کیا رنج و ملال

تاج سر ملک شہنشاہ رہے مین سرک [illegible] — علة ازران ہو بحق علی نیک خصال

خوش رہیں ہم سب جو ہر اک شہر سے ہو دور وبا
دفع طاعون ہوا ہی میرے خدائے متعال

جتنے افکار ہیں ہم سب کے وہ ہو جائیں دور
غم و اندوہ و تعب سے ہوئی جاتے ہیں نڈھال

جتنے بیمار ہیں انکو سبکو شفا ہو یارب
انکو فرزند عطا کر نہیں جنکے اطفال

اب تو مخلوق ہوئی جاتی ہے فاقو نسے ہلاک
دور ہو جائے ہر اک شہر سے غلے کا کال

دور ہم سب سے رہے وسوسہ شیطانی
نیک اعمال کریں ہم ہی ہر قلب میں ڈال

مرگ کے وقت نہ شیطان ہمیں بہکائے
قوتیں تمہیں ہیں ہر طور کی تو سبکو سنبھال

والی ملک رہے شاد و فرخناک سدا
دمبدم ہوئی فزون دولت عمر و اقبال

میرے سرکار باقبال رہیں دنیا میں
انکی اولاد بھی تا حشر رہے سب خوشحال

جلد تر سامع و بانی کے بر آئیں مطلب
برکت عمر میں ہوا در سوا ہوا اقبال

میرے سرکار کی ہو عمر اور اقبال سوا
رہیں دل شاد جہاں میں یہ مع اہل و عیال

قصیدہ در مدح امام اول علی ابن ابی طالب علیہ السلام

روز و شب مدح و ثنائے حیدر ذیجاہ ہے
ساقی کوثر کی اے جبرئیل دل میں چاہ ہے

بس یہی اپنا عقیدہ ہے خدا آگاہ ہے
بندۂ مقبول باری حیدر ذیجاہ ہے

مژدہ باد اے دل خوشی ہر مرد حق آگاہ ہے
مولد حیدر سے روشن آج بیت اللہ ہے

بزم جشن مولد ابن ابی طالب کی ہے
باادب بیٹھو کہ یہ دربار شاہنشاہ ہے

وہ ہوا آفاق میں پیدا نہیں جسکا نظیر
زوج زہرا کا ہے داماد رسول اللہ ہے

آسمان سے تہنیت کو آئے ہیں صد ہا ملک
سرخ فرحت کے سبب روئے رسول اللہ ہے

ہے ابوطالب کے چہرے سے مسرت آشکار
حضرت حمزہ کو اس طفل حسین کی چاہ ہے

منزلت تیری بہت ہے پیش خلاق زمان
تین حصے شان میں تیری کلام اللہ ہے

جو نہین تیرا محب اوس بحر کا پانی ہے شور
جوش الفت جسکے دل مین ہو وہ شیرین چاہ ہے

سینکڑون مردے جلا دیتا ہے تو اک آن مین
اب تو ہی فخر کلیم اللہ و روح اللہ ہے

چہرۂ پر نور سے دونون جہان روشن ہوئے
مہر کا کیا اوج ہے اور کیا عروج ماہ ہے

جز رسول کبریا تیرا نہین ہمسر کوئی
حق نما ہے ذات تیری تو ہی حق آگاہ ہے

تیری ضربت سے پر جبریل مین ٹانکے ہوئے
زور و قوت سے تری خیبر کا در آگاہ ہے

خلق مین پھیلی ہے یہ تیرے قدم سے روشنی
تیرے پرتو سے درخشان روئے مہر و ماہ ہے

رہ نمائے دین حق تو ہے نہین کچھ اسمین شک
راستا اورون سے جو پوچھتا ہے وہ گمراہ ہے

تیرے پائے تک کوئی پہنچا نہین اے نور حق
تو ہی ذی رتبہ ہے مولا اور تو ہی ذیجاہ ہے

ہین نادانی ہے غیرون کو برابر جاننا
شیر حق سے نامناسب نسبت روباہ ہے

انبیا ذی رتبہ ہے تو تیرا زچہ خانہ بنا
ورنہ معبد انبیا کا خانۂ اللہ ہے

ذی نہین تجھسے رہے سارے صنادید قریش
تو بلا شک زور بازوئے رسول اللہ ہے

بے تقیہ صاف کہتا ہون نہین خوف و خطر
راہ گر تجھسے نہین گمراہ ہے گمراہ ہے

سات پشتونکے لئے کافی ہے یہ ہمکو شرف
جسکے پیر و خضر ہین انبیا وہ خضر راہ ہے

مالک و مختار ہے کون و مکان کا اور کون
سر جھکا رہتا ہی سبکا وہ تری درگاہ ہے

عیب تیری ذات مین کوئی نہین واقف ہین سب
ساتھ ہے تو حق کے بیشک حق ترے ہمراہ ہے

ہم بھلا کیا جان سکتے ہین جو رتبے ہین ترے
حق ہے واقف اوس سے جو کچھ تیرا عز و جاہ ہے

جا بجا جلوہ نظر آتا ہے تیرے نور کا
طور ہی اک کیا فقط تیری تجلی گاہ ہے

تیرے نور پاک سے دونون جہان روشن ہوئے
عرش رب العالمین تیری تجلی گاہ ہے

منحرف تجھسے جو ہے دشمن خدا کا ہے وہی
تجھسے الفت ہے جسے وہ مرد حق آگاہ ہے

قطعہ

گو دین لیکر رسول اللہ فرماتے ہین یہ
بنئی اقدس ہے قران کی نشانی لا کلام
مجھسے ملتا ہے جسے وہ راستا اسسے رکھے
شکر خالق قوت بازو عطا مجھکو کیا
تونے طوفان سے بچایا ہے سفینہ نوح کا
تیری الفت فائدہ دیتی ہے سبکو لا کلام
رفعت و شان و بزرگی سے تری واقف ہے کون
جب قدم سنجار کا ب دومی تک ختم تھا
جلد تر پھر زیارت پھر طلب کیجے مجھے
چرخ کے ہاتھون بہت نالان ہوئین کیجیے مدد
ہے یقین دل کو مری مولا بلائینگے ضرور
زائران شاہ والا کے معطر ہین مشام
مفلسی بھی دور ہو اور قرض بھی سب ہو ادا
ایکدم راحت سے دل کو ہین صبح و مسا
نسبت سے میرا طلب کرنا کوئی مشکل نہین
آپکے در کے سوا نادار اب جائے کہان
آرزو ہے اور اک اولاد ہو مجھکو عطا
ہاتھ پھیلانے سے مجھکو شرم آتی ہے کمال
دل کے تین جتنے مطالب وہ بھی برآئین تمام
ہو ظہور حضرت قایم جہان مین جلد اب
اک قصیدہ اور لکھہ جسمین ہو پر قدر طرب

مہر گردون بھی خجل ہے جس سے یہ وہ ماہ ہے
ابروئے خمدار اسکا مد بسم اللہ ہے
جو محب اسکا نہین بے شبہہ وہ گمراہ ہے
کیا شریک حال میرے رحمت اللہ ہے
یار ہے بڑا اوسی کا جسکو تیری چاہ ہے
تیری جاگیر دلمین ہے جسکے وہ بیت اللہ ہے
عرش اعظم سے بھی بالاتر تری درگاہ ہے
تجھسے بہتر کون قاری کلام اللہ ہے
پر یہان نہ راحلہ نہ پاس زاد راہ ہے
دوری حضرت سے پھر لب پر فغان و آہ ہے
پھر مجھے مد نظر طوف مزار شاہ ہے
خلد مین ملتی ہوئی ارض نجف کی راہ ہے
روح پر صدمہ جو ہے لب پر فغان و آہ ہے
شاد مجھکو کیجیے مولا غم جان کاہ ہے
کیا کوکب بھلا دشوار جذب کاہ ہے
ورد دل اوروں سے کہنے مین مجھے اکراہ ہے
دار دنیا مین اسی سے سبکا عز و جاہ ہے
آپ خود واقف ہین اور اللہ بھی آگاہ ہے
آپکے واصف کو ہر دم شغل اشک و آہ ہے
جو ہے حضرت سے بغض اوسمین ہی ہمین اکراہ ہے
مجمع احباب فضل حق سے خاطر خواہ ہے

آپکا روز ازل سے عشق ہے جس جس کو
راستہ اور دن سے رکھتا ہے دنیا داللہ

حاضرین بزم و بانی کے مطالب ہیں آمین
روز و شب اقبال ہو سرکار والا کا سوا

لب پہ اپنے یہ دعا ہے سید سجاد کے
ہو فزون اس سے جواب دنیا مین عز و جاہ کے

قصیدہ در مدح جناب امیرؑ و واقعہ وصایت بمقام غدیر

بہار آگئی ہے بشکر رب یزدانی
زبان بلبل شیدا پہ ہے غزلخوانی

برس رہا ہے جو نیسان تو بھر گئے جلتھل
چمن میں ہو گئی ہر سمت گوہر افشانی

زمین کے فرش پہ سبزہ لگائے ہے بستر
ادہر اگے شتے ہیں اور رہ کے سرو بستانی

اودہر سنوارا ہے سوسن نے زلف مشکین کو
لباس پہنے ہے کاہی کوئی دہانی

بھرے ہیں جیکے حسینون نے پھول دامن میں
ہوا سے ہوتی ہے ہر سمت عطر افشانی

وہ دیکھو آتی ہے بوچھار تڑ نگی جنگلی
برس رہا ہے جھما جھم وہ ابر نیسانی

اخیر حج سے جو فارغ ہوئے شہ بطحا
قمر سے بڑھ گیا وہ جسکا نور پیشانی

تھے آپ فرقت کعبہ سے مضطر و مغموم
کہ قدر آپنے تھی اوس جگہ کی پہچانی

تھا ایک لاکھ سے مجمع سوا یہ ہے لکھا
وطن میں جائیں تھی دلمین سب نے یہ ٹھانی

تھے پاس ناقہ شہ کے ابوذر و سلمان
قطیر حضرت مقداد کا ہے نہ ثانی

علی تھے پہلوئے پیغمبر خدا مین مقیم
زبان پاک پہ تھی حمد و نعت یزدانی

خدائے پاک ہے مداح اور ختم رسل
یہ کیا ہے منہ جو علی کی کرون ثنا خوانی

لکھا ہے راہ مین تھے حضرت رسول خدا
کہ آئے روح امین لے کے حکم ربانی

سلام آپ کو فرماتا ہے خدائے انام / کہ قدر آپکی اللہ نے ہے پہچانی
اور اسکے بعد ہوا ہے یہ حکم خالق کا / ہے ظاہر آپ بھی یہ جہان ہے فانی
زمانہ آپکی رحلت کا بھی قریب ہے اب / نصیب ہین تمہین یہ ساری اذیتین پائی
ہر اک نبی کا وصی ایک تہا یہ ظاہر ہے / جہان کا ہے یہی دستور ہی جہان بانی
علی کو اپنا وصی کیجئے اب ہوا ہے یہ حکم / کہ جسمین خلق خدا کیلئے ہو آسانی
تمہارا بہائی بھی داماد بھی ہے وہ صفدر / نہین ہے جسکا زمانہ مین اب کوئی ثانی
خدائی بہر مین فضیلت اسیکو ہے حاصل / شریک اسکے ہے ہر وقت فضل یزدانی
پسند تمکو نبوت کیواسطے ہے کیا / امامت اسکے لئے ہے بفضل یزدانی
اسی نے خانہ کعبہ مین بت بہی توڑے ہین / اسی کی ذات سے پہیلا ہی نور ایمانی
اسی نے آپکی غزوہ مین بہی تو کی ہے مدد / جبھی ہے خلق مین مشہور شیر یزدانی
یہ سب سے اعلیٰ ہے ہمنے رکہا ہے نام علی / محبت اسکی ہے لاریب جزو ایمانی
یہ مژدہ سنکے ہوئے شاد دلمین پیغمبر / کیا ہے سجدہ معبود و حمد یزدانی
یہ کہکے حضرت جبرئیل تو ہوئے رخصت / یہ دل مین تھے متردد رسول حقانی
تہی فکر دلمین علی سے ہی منحرف عالم / نہ کسطرح سے بجا لاؤن حکم یزدانی
یہ دل مین سوچکے وان سے چلے شہ اکرم / تمام منزلین ہوتی تہین سطے باآسانی
غدیر خم پہ جو پہنچے رسول ہر دوسرا / تو جبرئیل معاً لائے حکم یزدانی
جو حکم وان ہوا تہا اسکی کیجئے یان تعمیل / یہ سخت مرحلہ ہوئیگا سر باآسانی
جو آپ یہ نہ بجا لائے حکم خالق کا / تو گویا حق کی کوئی بات ہی نہین مانی
نہین جو اہل ضلالت سے کچھ فکر کا خیال / کرینگے آپکی اس امر مین نگہبانی
یہ سنکے ہوگئے سرور شاہ جن و بشر / وہ دور ہوگئی جو دلمین تہی پریشانی
کہا کہ اب نہین کچھ مجہکو عذر کا موقع / معین وہ ہے تو ہر اک امر کی ہی آسانی

جو امر حق نہ بجا لاؤن کیا مرا مقدور	کرون گا دل سے مین تعمیل حکم یزدانی
مہار کھینچکے ناقے کو آپ نے روکا	کہا رہین یہین سب شہری و بیابانی
مجھے سنانا ہے وحی خدائے عزوجل	کہ جس سے دل مین بڑہے اور نور ایمانی
اوتر کے ناقے سے بیٹھے جو آپ کرسی پر	فرشتے فخر سے کرنے لگے نگرانی
دیا ہے قافلہ باشی نے بڑہکے یہ پیغام	نہ آگے یان سے بڑہین شہری و بیابانی
خدا کی سمت سے جو وحی آج آئی ہے	سنین وہ سب یہین سب ہی یہ حکم ربانی
اوتر پڑے ہین یہین بادشاہ کیا دہقان	خدا کے فضل سے رحمت کی ہے فراوانی
جو آگے بڑہ گئے تھے سنکے یہ قریب آئے	جو پیچھے رہ گئے تھے پہنچے وہ باآسانی
تھی سبکے دلمین یہی فکر کیا کہین گے رسول	ہے کون بات جو اسدم ہمین ہے فرمانی
ہوا جو قافلہ سب حاجیون کا ایکجگہہ	محال ہوگئی تھی قرب مین جگہہ پانی
تھا مجمع ایسا کہ آپسمین حملے تھے کہوے	ہر ایک کرتا تھا اوس جا تلخ دربانی
تپے تھے سبکے سب اتنی دہوپ کہ فصل گرما تھی	تمازت ایسی بڑہی تھی کہ آگ تھا پانی
تپے تھے سبکے سب وہ پسینے مین عرق جتنے ان	پہ سایہ آپکا تھا باعث نگہبانی
یہ ہوا تیز تھی کہ ہوا کا گذر تھا ناممکن	ہر ایک جا تھی خس و خار کی فراوانی
بلند تھی کوئی جا اور کہین پہ تھی پستی	یہ چپکے یان سے نہ ہید سبکے دلمین تھی ٹھانی
اوٹھا کے سنگ پہاڑونکے بہر دئے دامن	تعجب اسکا نہین ہے یہ فطرت انسانی
زمین جو گرم تھی رکھتے تھے روئین زیر قدم	تمازت اپنی دکھاتا تھا مہر رخشانی
کیا عباؤن سے سنبھال دامن صحرا	ہوئی وہ دور جو سرور کو تھی پریشانی
ادب سے تکتا تھا منہ آپکا ہر اک مومن	نہ بول سکتا تھا کچھہ دلمین تھی حیرانی
بڑہے جو آگے تو ایک چشمہ بھی نمود ہوا	جو میٹھا شہد سے اور سرد برف سے پانی
جو اوسکی تہہ مین ہے ظاہر وہ صاف ہوتا تھا	تھا ایسا جسکی ہے سر عقل کو بھی حیرانی

سے اوسکی دین کہ قدموں مین ہین حضرت — ذرا جو آب مینا ہو جائے سر سے طغیانی
جھکادے روز سے نور وزر کا مجھے ساقی — ہے دہوپ پیاس کی ٹبر کرے مجھکو طغیانی
نہین ہے دیر کا موقع شتاب دے ساغر — پلادے وہ کہ جسکا جہان مین ہو ثانی
وہ پھول دے کہ ہو جس سے مشام جان خوشبو — کہ ہوش نشہ مین کرتی ہے یہہ ثنا خوانی
اوٹھائے ہاتھہ مین ہان جلد ساغر دینیا — مدد کر اب مرے ساقی علی عمرانی
ہین زند حجفہ مین ہمراہ احمد مرسل — کرم مین خالق عالم کے ہے فراوانی
جھکادیا مجھے قربان تیری ہاتھونکے — ہے کم جو صورت بلبل کرون غزلخوانی
کجاوے اونٹونکے رکھے گئے کجاوے پہ — تو اوجکن ہوا منبر وہ عرش کا ثانی
خدا کی حمد وثنا وصفت نبی ورد زبان — رسول ہوگئے رونق فزا باسانی
نکیں تھے دوسرے زینے پہ حیدر صفدر — کئے تھے زیب سر اک تاج نورانی
رسول پاک کھڑے ہوگئے سر عرش — ثنا کے حق مین پڑھا ایک خطبہ طولانی
پھر اوسکے بعد یہ ارشاد سب سے فرمایا — ہو آباد سرین ہوگا وہ ایکدن فانی
قریب میری ہے دنیا سے دو دن اب رحلت — ہر ایک شخص کو ایکبار ہی اجل آنی
خدا کے حکم سے کرتا ہون مین علی کو وصی — خرابی اوسکی ہے جسنے نہ بات یہہ مانی
علی کو آج سے میری جگہہ یہ سب سمجھین — ہوئی ہی آج سے یہ مرضی جہان بانی
یہ حکم محکم خلاق رب اکبر ہے — کہ مین یہین کرون تقبیل امر ربانی
تمہارے حق مین مین کیا نبی تہا پہر کہا — کہا یہ سب نے نظیر آپکا ہے نہ ثانی
کہا مین جسکا ہون مولا یہہ اوسکا مولا ہے — یہ میرا بہائی ہے داماد بھی ہے عمرانی
یہ کہکے ہاتھہ پکڑ کر کیا علی کو بلند — کہ جس سے ہوگیا حجفہ تمام نورانی
یہ دیکھا سب نے اوٹھائے ہین احمد مختار — نظر ہر ایک کو آیا وہ روئے نورانی
سفیدی بغل شاہ دین نمایان تہی — بلند اتنا کئے تھے رسول ربانی

ہر ایک دیکھہ رہا تہا علی کو غبطت سے
ہر ایک شخص یہ عالم عجب تہا وجدانی

کہا سبھون نے کہ ہم شادمان علی سے ہین
عزیز ہمکو ہے جان سے یہہ شیر یزدانی

تمام روز و شب ہا بعث ہین مجمع مردم
چلے مدینے کو وان سے رسول ربانی

وطن مین پہنچے جو بافرحت و سرور نبی
تو آئے لینے کی خاطر تمام عمرانی

سنی خبر جو رضاعت کی خوش ہوئے ہر دم
کہا کہ ہوئے مبارک جہان کی سلطانی

ملے یہ چھوڑ کے سب تہنیت علی کو دی
نہین ہے بعد نبی آپ کا کوئی ثانی

دعا پہ ختم قصیدہ کرو اب اے حزین
خدا قبول کرے یہہ مری ثناخوانی

جو حاضرین یہان ہین سب وہ سب کہین آمین
وہ دور ہو کہ جو مردم کو ہے پریشانی

ہر ایک شہر سے طاعون دور ہو جائے
بخار دفع ہو غلے کی بہی ہو ارزانی

جو شہر مین ہین بیمار وہ شفا پائین
ادا ہون دین سبکے رہون با آسانی

گناہ بخش دے سبکے اے کریم و رحیم
رہے یہ عزت و حرمت یہ جشن کا بانی

رہین یہ شاد و فرحناک عافیت کے ساتھ
نواب میرزا ہین اس جشن خاص کے بانی

خدا کا شکر کہ اشعار مین نے ہیچ کہی
ہے جشن عام کہ عابد حسین ہین بانی

ہمیشہ تیرہ صد و سی سال شاد دنیا مین
وہ دور ہو کہ جو بالفعل ہے پریشانی

رہین زمانے مین آباد و شاد فخر الملک
ہے انکے دم سے محمد ہر طرح کی آسانی

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب خاتون جنت علیہا السلام

کون و مکان مین جشن ہے شور درود ہے
بنت علی کا آج جہان مین ورود ہے

بخشا انہین عروج تقرب کریم نے
چرخ برین کے اوج کی کیا ہست و بود ہے

برپا ہے آج جشن ولادت کا جابجا
لب پر ہر ایک شخص کے پیہم درود ہے

مداح سیدہ کا ہے خود خالق صمد — میں کیا کروں مری کیا ہست بود ہے

ہیں دوستان سید لولاک شاد شاد — غمناک و دردمند گروہ حسود ہے

پڑھتے ہیں ذوق شوق سے سب شکر کی نماز — ہوتی ہر ایک صرف رکوع و سجود ہے

گھر بیٹھے رزق پاتی ہے مخلوق صبح و شام — عالم میں سیدہ کا یہ سب فیض و جود ہے

تقسیم ہار ہوتے ہیں ہے جشن کی خوشی — نکہت سے اسی عطر و گل کی خجل مشک و عود ہے

ہم کسطرح نہ ہوں متشکر بجان و دل — خیر آل پاک اور کسی پہ درود ہے

اونکی عنایتوں کا بیان کس زبان سے ہو — خالق ہے کارساز ہے رب ودود ہے

کیونکر نہ فاطمہ کی غلامی کا دم بھروں — فیض ثنا سے میرے سخن کی نمود ہے

مرنیکے بعد ملتی ہیں عقبیٰ کی نعمتیں — زہرا کی خادمی سے یہ ہم سبکو سود ہے

فیض قدم سے سارے زمانے کو ہی قیام — نام جناب فاطمہ دین کا عمود ہے

گیارہ امام آپکے ہیں بطن پاک سے — نعمات کبریا کا انہیں سے وجود ہے

خیر الانام کرتے تھے تعظیم فاطمہ — دایم انہیں پہ لطف خدای ودود ہے

بیٹے حسن حسین سے حق نے کئے عطا — پایا وہ ہے جو خاصہ رب ودود ہے

حوران عین کو فخر کنیزی کا ہے مدام — اس رتبہ و وقار کی یہ اہل جود ہے

بیٹی رسول حق کی ہیں زوجہ علی کی ہیں — فضل خدا سے دونوں جہانمیں نمود ہے

مصروف ہیں عبادت خالق میں صبح و شام — ہر وقت یاد حق سے قیام و قعود ہے

صوم و صلوٰۃ و زہد و ورع کا ہی اہتمام — زہرا کنیز خاص خدائے ودود ہے

مسعود ہے جمادی الآخر کی بیسوین — سنت نبی کا آج جہان میں درود ہے

مداح سیدہ کا کیا کمترین کو
جر جلیس پہ عنایت رب ودود ہے

سرکار میرے شاد ہیں ای خدای پاک — ان سے دلوں کے ملک کی ساری نمود ہے

قصیدہ تہنیت در جشن ولادت جناب خاتون جنت علیہا السلام

جناب فاطمہ زہرا کا یہ فیض نعمت ہے
جو حق پوچھو تو اے جبرئیل یہ تبیین مدحت ہے
کیوں داد سخن پائے مرا اک مدح زہرا کا
حقیقت کیا ہماری جو ثنائے سیدہ لکھیں
جو زوجہ ہے علی مرتضیٰ کی وہ ہوئی پیدا
کریں تعظیم وہ جو باعث ایجاد عالم ہو
وسیلہ مغفرت کا ہم گنہگاروں کو ہاتھ آیا
غلامان علی و فاطمہ مسرور ہیں سارے
شفاعت خواہ محشر میں جناب سیدہ ہونگی
یونہیں جاری رہیگا فیض معصومہ قیامت تک
اسی معصومہ کے صدقے سے بر آئینگے سب مطلب
جو رتبے فاطمہ زہرا کے ہیں وہ کوئی کیا جانے
خدا کے فضل سے یہ عزت و توقیر ملی ہے
زنان خلق ساری خادمہ ہیں آپ مخدومہ
ہمارا رفع شان و شوکت آپکی اے مریم کبرا
دعائیہ ہیں یہ اشعار سب مومن کہیں آمین
جو حاضر جشن میں ہیں سب مطالب ملیں انکے یہ آمین
جو ہیں نادار انکو فیض و بخشش سے غنی کردے
جو ہیں بیمار اے شافی انھیں صحت عنایت کر

رخوں سے مومن و دیندار کے ظاہر مسرت ہے
کہ قبضے میں ریاض خلد ہے گلزار جنت ہے
ہم میں منتخب سامع عجب پاکیزہ صحبت ہے
کلام اللہ میں معبود خود مداح حضرت ہے
جو دختر ہے رسول حق کی آج اوسکی ولادت ہے
تعالی اللہ کیا مخدومہ عالم کی عزت ہے
نہیں کچھہ شک ہو سکتا عجب اوسکی عنایت ہے
خوشی ہیں قلب پہلو میں کہ جنت کی بشارت ہے
کہ فرزندوں سے بھی اپنے زیادہ پاس امت ہے
کسیکی جود و بخشش کی بھلا یاں کیا حقیقت ہے
کہ جسکا آجکی شب جابجا جشن ولادت ہے
فلک بھی پست تر جس سے وہ ارفع شان و شوکت ہے
کہ حوروں کی زبان پر مدحت خاتون جنت ہے
یہ رتبہ پیش داور آپکا ہے اور یہ عزت ہے
کہ بلقیس کو سلیمان کی ہمیشہ فخر خدمت ہے
نہیں یہ وقت خاموشی نہیں یہ وقت غفلت ہے
ابھی وہ دور ہو جائے جو ان سبکی شکایت ہے
دلائے ہم سبھونکی یا مجیدا جو کچھہ کہ حاجت ہے
شریک حال ہم سب کے ہمیشہ تیری رحمت ہے

خداوند دو عالم ہو بس اب از انی غلہ — کہ اکثر مومنین محتاج ہین تکلیف عسرت سے
برآئین اوسکے سب مطلب جو ہین تم گمانی — تصدق اوسکا یارب جسکا یہ جشن ولادت ہے
مدد جب جلیس کی کیجے برائے احمد و حیدر — نہ اس مداح کو آرام ہے نہ دل کو راحت ہے
رہینگے جبتلک زندہ رہیگی نظم کی کوشش — کہ مدح بیت ہماری مدحت زہرا عبادت ہے
مرے سرکار آسودہ رہین افاق مین دائم — کہ اونکے شامل احوال زہرا کی عنایت ہے

قصیدہ درحال ولادت جناب خاتون جنت علیہا السلام

نہ دل مین فکر برزخ ہے نہ مطلق خوف محشر ہے — ثنا خوان سیدہ کا ہون مرا فردوس مین گھر ہے
مثال مہر و مہ روشن ہر اک اہل نظر پر ہے — شفیع امت خیر البشر زہرائے اطہر ہے
ثنا کیا ہو سکے عز و شرف عالم سے برتر ہے — کنیز خاص رب العالمین بنت پیمبر ہے
ولادت کا بپا ہے جشن بی بی کے الادہ مین — عجب جلسہ ہے ستھرا جمع یاران ہر اک بستر پر ہے
نفاست سے بچھا ہے فرش سے آراستہ محفل — مشام جان ہر اک گل کا یہ بو بون سے معطر ہے
تکلف کا ہے سامان روشنی کثرت سے ہے سرسو — در و دیوار و سقف بام سے رونق فزون تر ہے
بکثرت روشنی ہونے سے شب دن کا ہے دہوکا — کنول ہر چہار طرف کا ہر ایک جہاڑ نور گستر ہے
زمانہ بہر معطر ہے گل باغ محمدؐ سے — مہکتا ہے گھر خوشبوئے عبیر و مشک و عنبر ہے
کہا جاتا ہے ہر مومن بسان غنچہ خندان — فرحناک و شگفتہ قلب ہر اک نیک اختر ہے
بدن مین پر تکلف پیرہن ہین سر پہ شملے ہین — خوشی ایسی ہی طاری آج ہے ہر شخص یاسر ہے
گلے مین ہار پہولونکے ملے ہاتہو مین گلدستے — عیان چہرونسے عشرت ہے زبان پر حمد داور ہے
وہ مجمع ہے کہ تل دہرنے کی بہی جاگہ نہین خالی — کشاکش کیون نہو کثرت مردم فزون تر ہے
تمامی حاضرین جشن منصف طبع دربرک ہین — ہر اک خوش فکر ہے بے مثل و یکتا سخنور ہے

خوشی ہے مومن دیندار کو ایسی جہلیں میں
صدف رکھوا و دیہر سامان عشرت کا فراوان ہے

مبارکباد کی خاطر ہیں میں خود مصروف اے ثنا خواں
گلو کی عطر کی لپٹیں ہوا میں ہر جگہ پر ہے

کوئی صل علی کہتا ہے مہم فرط عشرت سے
کسی کے لب پہ جاری نعرۂ اللہ اکبر ہے

قصیدا اپنے پڑھتے ہیں کئی یہ سب شاعر
صدائے تحسین کی ہو ایسی کہ گوش آسمان کر ہے

جو ہیں اس جشن میں مردم وہ سب اہل بصیرت ہیں
مبارکباد عالم ہے مبارک واصف شبر ہے

کہلی جاتی ہیں باچھیں فرح سے یہ ہی حشمت تازہ
ولادت کی خوشی سے ہر ایک مومن کو فراوان تر ہے

فضائل سیدہ کے سنکے مردم وجد کرتے ہیں
بپا ہے نعرۂ صل علی جاری زبان پر ہے

سعادت دو جہان کی جانکر واصف شاعر
جو گویا ہے بہ فخر یہ وہ منبر پہ ثنا گر ہے

نہ ہے دعوی یکتائی نہ خوش گوئی کا ہے غرہ
خدا کا شکر خالی ہیئت نخوت سے مرا سر ہے

اثر ہے نظم میں ایسا کہ فوراً جسکے سنتے ہی
پگھل جاتا ہے وہ بھی خود بخود جو قلب پتھر ہے

عبادت میں مری شام و سحر اوقات کٹتی ہے
کبھی ہے مدحت شبر کبھی وصف پیمبر ہے

ہر اک مصرعہ بنایا ایک لفظ پر تعریف ہی مبہم
کہا علی نے ہم ہی موجود یاں ہر اہل جوہر ہے

دم نظارہ آنکھیں کیوں نہ مردم کی جھپک جاتی ہیں
ہماری نظم کا ہر نقطہ رشک مہر انور ہے

قصیدہ جو بعجلت کہہ لیا ابنا تا ہوں
عجب کیا گر کہیں منصف یہ نظم خوب و بہتر ہے

جنہیں تمیز نیک و بد نہیں اون سے شکایت کیا
کریگا مدح وہ اس نظم کی جو اہل جوہر ہے

اڑا جاتا ہے رنگ رخ گھٹا جاتا ہے خجلت سے
کشش جو فن کی حاسد کیلئے شمشیر و خنجر ہے

نہیں ہے قدردان مداح کا آفاق میں کوئی
ہمیشہ سے زمانہ زر پرست و سفلہ پرور ہے

شکایت سے ہے کیا حاصل کرو مداحی زہرا
کہ اپنے دلمیں جو شمع الفت آل پیمبر ہے

مطلع

قیامت میں بھلا سوچ حوادث کا کسے ڈر ہے
ہمارا امت عاصی کی ذات پاک لنگر ہے

خوشا رفعت یہ فیض مدحت خاتون محشر ہے	گدا اس جبہ جلیس ہیں پالکی زینے کا منبر ہے

مطلع

نجف ہی اپنا میخانہ ازل سے دور ساغر ہے	خدا کے فضل سے پیر مغان ساقی کوثر ہے
نہیں ہے دانہ مشرب بادہ رنگین سے کیا مطلب	مئے وحدت کا ہی جسکا ازل سے دور ساغر ہے
نتیجہ نیک ہی تشنہ کامان محبت کا	چھکائینگے علی گر جستجوئے آب کوثر ہے
گنہگاران امت کو مبارک گلشن جنت	ہوئی وہ آج پیدا جو شفیع روز محشر ہے
پدر ہیں احمد مرسل علی مرتضی شوہر	پسر ہیں اسکا اک شبر ہے اور ایک شبیر ہے
خدا نے سال بھر کے بعد یہ دن ہمکو دکھلایا	کہ پھر جشن ولادت فاطمہ کا آج گھر گھر ہے
مہکتا ہی زمانہ نکہت گلزار احمد سے	ہوئی ہے روح کو راحت مشام جان معطر ہے
کنیزیں ہیں زنان دوسرا اللہ رے رتبہ	ہر اک غلمان غلام انکا ملک ہر ایک چاکر ہے
کیا کرتی تھی خدمت فخر سے دختر سلیمان کی	انہیں کا مرتبہ پیش خدا ہر اک سے برتر ہے
وسیلہ ہم گنہگاروں کی بخشش کا یہی تو ہے	معاصی گر بکثرت ہیں تو ہوں اب کچھ نہیں ڈر ہے
انہیں کی خادمہ تھیں آسیا و مریم و سارا	زنان دوسرا سے آپکی عزت فزوں تر ہے
خط مطلق ہیں دونوں جہان ہیں پار ہی بیڑا	کہ دریائے محبت میں ہر اک مومن شناور ہے
دل و جان سے زنان دہر کو ہے فخر خدمت کا	کہ سردار خواتین جنان بنت پیمبر ہے
فضائل فاطمہ زہرا کے کل کیا لکھ سکے کوئی	یہ زوجہ ہے علی کی احمد مرسل کی دختر ہے
نہیں ہے خوف محشر عاصیونکو کیا لکھے کہتا ہوں	گنہ ہم سبکے ڈھنپ جائینگے ایسی انکی چادر ہے
جناب فاطمہ کو حق نے بخشا ہے بڑا رتبہ	علی سا زوج ہے گیارہ اماموں کی یہ مادر ہے
ہوئیں پیدا وہ مخدومہ اٹھیں تعظیم کو مومن	کریں جھک جھک کے تسلیمیں یہی فرض ہمپر ہے
زمین پر آسمان سے تہنیت کو آئے ہیں قدسی	مبارکباد کے نعروں سے گوش آسمان کر ہے

خوشی ہین احمد مرسل خدیجہ شاد ہین بیحد — مدینہ کی زمین کو فوق ہفتم آسمان پر ہے
قلم رو کو اب سے جبر جلیس ہنگام دعا آیا — لکھا تم سے ہو زہرا کا واصف رب اکبر ہے
خدایا رحم کر مجھپر برائے حضرت زہرا — کہ ناداری کے باعث سے مرا دم اب لبون پر ہے
مطالب مومنونکے بانی صحبت کے برآئین — کہ تیری ذات راحم ہے تو ہی بس بندہ پرور ہے
مرے سرکار کے جتنے مطالب ہین وہ برآئین — تری درگاہ مین صبح و مسا یہ عرض احقر ہے

قصیدہ در تہنیت جشن تزویج جناب خاتون جنت علیہا السلام

ادا کیا شکر ہو تیرا بڑے احسان ہین اے داور — کہ تو نے خلق ہم سبکو کیا ہے مذہب حق پر
ہمارے دل مین دی تو نے محبت آل احمد کی — ہمارے دین ہی روز ازل سے الفت حیدر
ہے یہ تزویج کی پہلی آج شکر خالق یزدان — جب ہی تو عقد زہرا کی مسرت آج ہے گھر گھر
لکھا ہے یہ مورخین جب نو برس کی فاطمہ زہرا — پیام آنے لگے تب جابجا سے نزد پیغمبر
بہت سے مالداروں نے خطا اس مضمون کے — ہماری ساتھ کر دیجئے خوشی سے شادی دختر
بہت لوگون نے منت سے نہایت خواستگاری کی — ہماری ساتھ شادی آپ گر کر دین تو ہی بہتر
نہایت چین سے رہین گے ہم اسکا یقین سمجھے — نہ کچھہ تکلیف ہونیگی کہ یہ مین آپکی دختر
کہا اکثر سے پیغمبر نے نہین ہے حکم خالق کا — مجھے عجلت نہین ہے کچھہ کہ کمسن ہے ابھی دختر
خدائے پاک پر ہی منحصر ہے امر شادی کا — نہین کچھہ دخل مجھکو مالک و مختار ہے داور
نہین کچھہ مال و زر دنیا کا میرے پاس ظاہر ہے — جہان چاہے گا وہ ہو جائیگی تب شادی دختر
علی کو بہی یہی مد نظر تہا پیر ہی ساکت — خدا پر تہا توکل منہ سے کچھہ کہتے نہ تہے حیدر
سوال سکے نہ کچھہ رکہتے تہے حیدر دولت دنیا — اسی باعث نہ کچھہ کرتے تہے ظاہر مدعا حیدر
جہکائے سر علی مرتضی بہی ایکدن پہنچے — نبی تہے خانہ سلمان مین رونق بخش جلوہ گر

بلایا پاس اپنے حیدر ذیشان کو احمد نے
علی واں جا کے بیٹھے سر جھکائے تھے مگر اپنا
کہا محبوب باری نے کہ کیوں خاموش ہو بھائی
نہایت تمکو مجھسے شرم ہے جائے تعجب ہے
کہا دست ادب کو جوڑکر حیدر نے آہستہ
مجھے یارا زباں اپنی جو ساکر شاہ والا نے
نہایت چاہتے ہیں آپ خادم کو بمنت سے
سوں ہیں بھی ایک عبد جاں نثار انکا ہے یزداں
مناسب ہے تو عقد فاطمہ زہرا ہو خادم سے
کہا جبریل بھی آکر ابھی یہ دیکے مژدہ
گئے یہ کہکے جو جبریل تو تم آئے اتنے میں
کرو شکر خدائے ایزد منان اے بھائی
ہے اشتر اور اک تیغ دو پیکر او سکو بیچ دو
جو قیمت او سکی ہے بس وہ سمجھو مہر زہرا کا
یہ کہکر حضرت خیر البشر نور اٹھے واں سے
پس از نعت خدائے پاک ظاہر کیا شادی
کہا احمد نے بھی مجھکو قبول آگاہ ہے یزداں
جو مومن تھے ہوئے یہ سنکے وہ مسرور و دلشاد
اوٹھا مسجد میں اک شور مبارک باد ہر جانب
بپا تھا شور اک صل علی کا ساری مسجد میں
ملے حیدر سے وہ جھک جھک کے جو جناب تھے سارے

کسی سے جب سنا حاضر ہیں پر حیدر صفدر
یہ ذکر خالق عالم میں جنباں تھے لب اطہر
جو کہنا چاہتے ہو وہ کہو کس بات کا ہے ڈر
جو مطلب ہے بر آئے گا بفضل خالق اکبر
کہ مجھپر مہرباں ہیں آپ مثل والد و مادر
خلاف طبع اقدس پر نہ ہو معروضہ احقر
نہیں توصیف ہو سکتی ادا انکا حمد اور
بجا لاؤں جو خدمت کم ہے وہ اے سید و سرور
یہ سنکر ہو گئے مسرور و شاداں دلمیں پیغمبر
پڑھا ہے عقد زہرا کا خدا نے عرش اعلی پر
خدا کی ہے یہی مرضی تو بھائی خوب ہی بہتر
نہیں درکار دنیائے دنی کا مجھکو مال و زر
زرہ کو بیچ کر لے آؤ جو ممکن ہو سیم و زر
کرو جلکر ادا مسجد میں خطبہ اب سر منبر
علی نے نقد دی تب پڑھا خطبہ سر منبر
ہوئی ہے آج اس احقر سے عقد فاطمہ اطہر
یہی حکم خدا بھی آچکا صادق ہے پیغمبر
منافق جو تھے وہ ناخوش ہوئے اس امر کو سنکر
زباں پر تھا محبوں کی کہ شکر خالق اکبر
ہوئے رنجیدہ وہ دلمیں کہ جو مفسد تھے اہل شر
خبر یہ جا بجا پہنچی تو خوشیاں ہو گئیں گھر گھر

گئے مسجد سے اوٹھکر احمد مختار جب گھر مین
مہیا ہو گیا دم بھر مین کل سامان شادیکا
نہایت شان و شوکت سی ہوئی شاگشت زہرا کی
لئے تھے ہاتھہ مین گلدستے ہر دم شاد تھین حورین
کوئی کہتا تہا تھم تھمکر چلین اسوقت ہر دو ن
ملایک کی یہی سارے کمر بستہ جلو مین تھے
تھی عرش پاک پر شادی کی اک فرحت ملایک کے
لباس عمدہ تھے پہنے ہوئے حیدر بصد شوکت
ہنسے دیتے تھی سب بار ہی خوشی کے ہو مین کامل
جلو مین آپکی حاضر تھے سب اصحاب با فرحت
عظیم الشان اک مجمع تہا انصار و مہاجر کا
جو حاضر جشن مین ہین سب کے سب بلکہ کہین ہین
خداوند جہان طاعون کو تو دفع فرما دے
جو ہین ا قیام کے امراض ساری دفع ہو جائین
جو ہووی حکم تیرا تو ابھی ازالہ ہو سب علت
جو مومن مر گئے ہین باغ جنت مین مکان پائین
جو ہین مقروض اون سب کا ادا سب دین ہو جائے
گناہون کو ہمارے بخش دے ای خالق سبحان
جو حاضر مومنین ہین اون سبہونکو تو غنی کر دے
مطالب جشن کے بانی کے سب بر آئین ای خالق
مطالب سب مری سرکار کے بر آئین ای مالک

زرہ کو بیچکر بے آئے زر خود حیدر صفدر
تو لائے سب جہیز فاطمہ سلمان ہی جاکر
بیان کیا ہو سکے اوسوقت کا جو کچھہ تہا کر و فر
چمکیون خوشبو ہو روشن تھی ہزارون خلد کی مجمر
صدا ہی ہاتہ قوت دیتے تھے جبریل امین بڑھکر
عجب فرحت تھی سارے کو مسرت تھی عیان گھر گھر
گلے ملتے تھے آپس مین نہایت شاد ہو ہوکر
ہم تھے نعرہ صل علی جاری زبانون پر
اک جارہ ہین خوش فعلیان ہی تہین ہم تکبر
ملا حقدار کو حق تہا یہی جاری زبانون پر
دولہن دولہا کو پہنچا کر گئے وہ لوگ اپنے گہر
دعا پر اب قصیدہ ختم کر حسن جو ممکن ہو کر
سوا تیرے کہین کس سے کہ ہم سب لوگ ہین مضطر
جو ہین دیندار دنیا مین رہین آباد تا محشر
نہین تیری طرح سے کوئی بہی مختار خشک و تر
جو ہین بیمار اون سبکو شفا جلدی عنایت کر
غنی ہو مومن ہون کر دین ہو ہم سی ہر شادی خبر
بجز تیرے کہین کس سے کہ بندے ہین ترے مضطر
برائے حضرت زہرا برائے حیدر صفدر
کرین ہر سال یہ تقریب اس سی بہتر و خوشتر
نہو دونون جہانمین غم کوئی ای خالق اکبر

قصیدہ در تہنیت ولادت باسعادت جناب سیدۃ صلوات اللہ علیہا

گو ہے زبان شیب طبیعت روان نہین — لیکن مرے کلام کی شہرت کہان نہین

ایک ایک قافیے کو مکرر کیا ہے نظم — پھر کیا ہے گر یہ جودت طبع روان نہین

نادان نہونگے شہد فصاحت سے کامیاب — اشعار بدمزہ ہین جو میٹھی زبان نہین

ہیرے سخن کو نہ کاٹین کیون نہ سب حسود — اسوقت تک غلاف مین تیغ زبان نہین

جو چاہین معرکون مین مرا امتحان کرین — دینگے جواب بند ہماری زبان نہین

گاہک اگر دکان کا رخ نہین کرتے تو کیا عجب — اعلی ہر ایک جنس ہے اونچی دکان نہین

وہ سیدہے راستے پہ نہ آئیگا حشر تک — بھٹکیگا گر مقلد اہل زبان نہین

جو چاہین گھر مین بیٹھکے پڑتے رہین رجز — کس کام کی ہے تیز جو تیغ زبان نہین

نا قدری سخن کا گلہ کچھہ نہین مگر — خاموش ہم ہین ایسے کہ گویا زبان نہین

گشت سخن مدام ہے سرسبز و باردر — گلشن یہ وہ ہے جسمین مرور خزان نہین

اللہ نے سخن کو دیا ہے بہت فروغ — وہ کون ہے جو قائل اہل زبان نہین

اچھا سخن ہر اک کو ہے مرغوب ہر جگہہ — اس جنس بے مثال کا گاہک کہان نہین

اہل دکن کو شاد رکھے کبریا مدام — یان کونسا وہ شخص ہے جو نکتہ دان نہین

اہل حسد نے کچھہ بھی نہ توصیف کی تو کیا — محفل مین حیف شاعر ہندوستان نہین

رنگینی سخن کی بھلا کون داد دے — افسوس ہے کہ مجمع اہل زبان نہین

آنکھون پہ سبکی پردہ غفلت مین حیف ہے — پڑھنے کا لطف جو کہ وہان ہے یہان نہین

زیر زمین ملینگے صلے مدح کے ضرور — گو شاعرون کی قدر تہہ آسمان نہین

جب تیغ کھینچ کہا بچ کے کچھہ کہہ لیا تو کیا — جسکا ہے ذہن کند طبیعت روان نہین

دعوی غلط نہین ہے کہ ہین ہمسے پست تر — پھر کیا ہے گرچہ زیر زمین آسمان نہین

اپنے ہے بوستان سخن کی نئی بہار — زنہار ہمکو دہشت باد خزان نہین

دنیا سے وہ کرین کسی منعم سے کیون سوال — نعمت وہ کونسی ہے جو موجود یان نہین

اللہ رحم کرتا ہے بندون پہ روز و شب — اس درجہ مہربان کوئی باپ مان نہین

مان باپ کے دلون مین ہی الفت تجھی نے دی — کسوقت اپنے بندون پہ تو مہربان نہین

دنیا پہ کیا ہے خوف نہین حشر و نشر کا — بارہ امام اپنے معاون کہان نہین

پھر ہو جہان مین ساقی کوثر کا دور دور — وہ کون ہے جو پیرو پیر مغان نہین

زینت ہے لب پہ آٹھ پہر مدح فاطمہ — قرطاس پر کمیت قلم کب روان نہین

میلاد فاطمہ کی خوشی جا بجا ہے آج — مومن وہ کونسا ہے کہ جو شادمان نہین

ہین شاد مومنین تو ملک فرش عرش پر — میلاد فاطمہ کی مسرت کہان نہین

شاہ و گدا ہین ناصیہ سا فخر سے مدام — جسپر جھکے نہ کوئی یہ وہ آستان نہین

عقبیٰ مین شاد کام نہو گا کسی طرح — دشمن کو انکے نار سقر سے امان نہین

ہان آج سیدہ کی ولادت کی رات ہے — فضل خدا سے کون بشر شادمان نہین

طاعت مین حق کی آپکے والد شریک ہین — کسوقت شہر شہر مین شور اذان نہین

شوہر علی ہین آپکے معجز نمائے خلق — غیر از رسول جنکا کوئی رتبہ دان نہین

فرزند آپکے ہین حسن اک ہین حسین — خلق خدا پہ جنکے مدارج نہان نہین

ہین اور نو امام بھی دلبند آپکے — وہ کون سا مقام ہے ڈنکا جہان نہین

خلق خدا مین ہوگا وہ ذی روح کون سا — خوان کرم پہ آپکے جو میہمان نہین

میری بھی اب برائے خدا لیجئے خبر — اب تو تحمل ستم آسمان نہین

جب جلیس اپنی نظم کا کیا اوج موج ہو
اس بحر کی زمین تو کسے آسمان نہین

سرکار میرے خلق مین زندہ رہین مدام — ان سا تو دوسرا کوئی اب قدردان نہین

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب سیدہ صلوٰت اللہ علیہا

نسیم فرحت افزا سے مشام جان معطر ہے — بہار آئی ہے گلشن میں شگفتہ ہر گل تر ہے

عجب اٹکھیلیوں سے چلتی ہے ہر طرف صرصر — طرب کا طور سبزان چمن پر جس سے اظہر ہے

خوشی سے ٹہنیوں پر دانت رمان ہیں نکالے ہیں — دل ہر بیت تازہ ہے سبھی کا حال بہتر ہے

کسی کے قد موزون پر فدا ہونیکی حسرت میں — لب جو پایہ گل گلشن میں استادہ صنوبر ہے

صدا کوکو کی پیہم دیر ہی سے سرو پر قمری — عنادل ہیں غزلخوان طوطیوں میں کردا ور ہے

کسیکے دیکھنے کی منتظر ہے نرگس شہلا — نچھاور کیلئے مٹھی میں ہر غنچہ لئے زر ہے

جدھر دیکھو نظر آتا ہے سامان عیش و عشرت کا — مسرت کے سبب سے سرخ رنگ چرخ اخضر ہے

گلے ملتے ہیں سب مومن مبارکباد دیدیکر — جہاں میں دید کے قابل ہر اک آئینہ پیکر ہے

ہر اک دیندار ہنس ہنسکر تکلم آج کرتا ہے — بشاش و شگفتہ چہرہ ہر یک با اختر ہے

نہ دیکھا تھا جو عالم میں کبھی عشرت کا یہ سامان — یہ پوچھا میں نے اون سے آج کچھ عید ای برادر ہے

گلے ملتے ہیں سب کیوں آج ہی روز مسرت کوئی — مکرر نعرہ صل علیٰ ہر اک کے لب پر ہے

کہا حیرت سے مجھکو دیکھکر اک دوست نے ہنسکر — تعجب ہے کہ غافل اسقدر تو اے سخنور ہے

جمادی الآخر کی یہہ بیسوین شب ہے — جمال بنت احمد سے جہان سارا منور ہے

جناب سیدہ کا جشن میلاد آج ہے ہر جا — اسی سے شاد ہر اک پیرو آل پیمبر ہے

یہہ مژدہ سنکے میں نے شکر کا سجدہ بجا لایا — قصیدہ یہ کہا بالائے منبر جو زبان تر ہے

مطلع

ثنا خوانی کرین شام و سحر یہ فرض ہم پر ہے — جناب سیدہ کا مرتبہ سب سے فزون تر ہے

طلب کر واسطہ زہرا کا دیکر درگہ حق سے — ابھی بنتے ہیں بگڑے کام کیوں جی دلگیر و مضطر ہے

خدا رب اپنے اس مداح کی بھی لیجیے جلدی — کہ ناداری کے صدموں سے لبوں پر جان مضطر ہے
پئے خالق برائے احمد و حیدر مدد دیجیے — کہ اس مداح کا اے سیدہ احوال ابتر ہے
دعا یہ مضامین سنکے سب مومن کہیں آمین — یہ عرض خیر خواہ و واصف آل پیمبر ہے
جو اس جلسہ کا بانی ہے مطالب اوسکے بر آئیں — کہ یہ دیندار ہے اور مداح خوان آل اطہر ہے
مریضوں کو شفا ہو سارے ناداروں کو روزی — ہر اک مشکل کا آسان تجھ پہ اے بندہ پرور ہے
گرانی دور ہو غلہ کی ارزانی بکثرت ہو — کمی بارش کی ہے اسوجہ سے ہر شخص مضطر ہے
جو مومن لاولد ہیں اونکو فرزند صالح دے — کہ تو راحم ہے تو خالق ہے تو حاکم ہر اک پر ہے
تمامی حاضرین جشن تا محشر رہیں شادان — توہی حاجت برار بیکسان اے رب اکبر ہے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب خاتون جنت صلوات اللہ علیہا

مژدہ اے دل آج بنت مصطفی پیدا ہوئی — فخر حوا رشک مریم فاطمہ پیدا ہوئی
خلق میں سمجھو یہ مشکل کشا پیدا ہوئی — مادر سبطین محبوب خدا پیدا ہوئی
عرش سے تا فرش ہر جا اوجالا ہو گیا — جب مدینہ میں وہ نور کبریا پیدا ہوئی
کسطرح سے اب ہو آباد اقلیم ورع — باعث ایجاد زہد و اتقا پیدا ہوئی
جسکے نور پاک سے تابندہ ہیں دونو جہان — آج وہ نور خدا وہ مہ لقا پیدا ہوئی
آیہ تطہیر جسکی شان میں حق نے کہا — آج وہ عالی نسب وہ طاہرہ پیدا ہوئی
بضعۃ منی رسول پاک نے جسکو کہا — وہ حبیب کبریا کی دلربا پیدا ہوئی
ہے لکھا عقد خدیجہ جب پیمبر سے ہوا — دشمنی عورات کو ان سے سوا پیدا ہوئی
کوئی ملنے کو خدیجہ سے نہ آتی تھی کبھی — بیکایک صورت رنج و عنا پیدا ہوئی
نور زہرا نے کیا جلوہ جو بطن پاک میں — دل کو فرحت ہو گئی اور یہ صدا پیدا ہوئی

آپ تنہائی سے گھبرائیں نہ اے عالی مقام
اب دوائے صدمہ لا انتہا پیدا ہوئی

بعد مدت کے جو آیا وقت وضع حمل پاک
اوس گھڑی یہ قدرت رب علی پیدا ہوئی

یک بیک دیوار گھر کی مصطفیٰ کے شق ہوئی
ہاتھہ میں مجمر لیے اک حور یا پیدا ہوئی

سید خاتون معظم اور بہی ابین بہم
روشنی چہرون سے اونکے جا بجا پیدا ہوئی

آکے جب وہ بیبیاں مصروف خدمت میں ہوئیں
تب جناب سیدہ ہمت خدا پیدا ہوئی

ہم گنہگارونکو اے جرجیس کیا ہے خوف حشر
ہو مبارک شافع روز جزا پیدا ہوئی

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب خاتون جنت علیہا السلام

جہان میں آمد مخدومہ عالم کی شہرت ہے
مطیعان رسول اللہ کے رخ پر بشاشت ہے

جناب سیدہ کی ہی ولادت شادمان ہیں سب
جہان ہر طرف کو آجکل سامان عشرت ہے

جمادی الآخر کی بیسوین مسرور ہیں مومن
ہمایون شب ہے صبح عید پر اسکو فضیلت ہے

خدائے پاک نے بخشی ہمین کونین کی دولت
خوشی کیونکر نہو ہین جا بجا جشن ولادت ہے

کرین اس جشن کے بانی کی جو تعریف وہ کم ہے
عجب جلسہ ہے سنہرا دید کے قابل یہ صحبت ہے

پہنکر فاخرہ پوشاک آئے ہیں محب سارے
شگفتہ غنچہ خاطر ہین افراط مسرت ہے

گلے میں ہار پہولونکے ہیں ہم عطر ملتے ہیں
لبون پر ہے تبسم دمبدم ہر دل کو فرحت ہے

گلے ملتے ہیں آپسمین مبارکباد دیتے ہیں
ہر اک دیندار خوش انجام کو جوش محبت ہے

ہم صل علے کہکے سب پڑہتے ہیں یہ مصرع
جہان میں آج جشن مولد خاتون جنت ہے

پڑہو اب شوق سے جرجیس کچہہ اشعار مدحیہ
کہ مجمع حق پرستونکا ہے دینداروں کی صحبت ہے

اسی چوکھٹ پہ لازم ہے ہمیشہ ناصیہ سائی
اسی دہلیز سے عرش برین کی پست رفعت ہے

گنہگاروں کا بیڑا پار ہو جائیگا دم بھر مین
کہ حضرت کا ہمیشہ موجزن دریائی رحمت ہے

مہر کہتا ہے وہی کہو تا اکبر ابابہ ارعالم مین
جسے حاصل خدا کی سمت سی چشم بصیرت ہے

تلی واد سخن دینا مین عقبی کا شرف پایا
قلم روکو بس اب طول سخن کی کیا ضرورت ہے

دعائیہ مین یہ اشعار سب ملک کہین آمین
نہیں ہنگام خاموشی نہین یہ وقت غفلت ہے

جو مومن بزم مین ہین سب طالب اونکے برآئین
ابھی وہ دور ہو جائی جوان سبکو شکایت ہے

جو ہین نادار اونکو فیض سے اپنے غنی کر دے
برائے ان بہونکی اے خدا جو کچھ کہ حاجت ہے

جو ہین بیمار اے شافی اونہین صحت کرامت کر
شریک حال ہم سبکے ہمیشہ تیری رحمت ہے

خداوند دو عالم ہو سوا ارزانی غلہ
کہ اکثر مومنین محتاج ہین تکلیف عسرت ہے

برآئین اوسکے سب مطلب جو ہی اس نظم کا بانی
تصدق اوسکا یا رب جسکا یہ جشن ولادت ہے

یہ ہدیہ بے بضاعت کا نہ رد ہو ارزو یہ ہے
نہ کہنے ہی یہ نازان ہون نہ کچھ دعوی جدت ہے

رقم جب جلیس ہی ہو جائی مدحان سرامین
کہ دنیا مین اسی سی نام ہے عقبی مین عزت ہے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب خاتون جنت علیہا السلام

خوشی ہین مومن دنیا جلسہ ہی مسرت کا
جدھر دیکھو نظر آتا ہی سامان عیش و عشرت کا

لباس زخ پہنے ہین خوشی رخ سی نمایان ہے
دکھائی دیرہا ہے سبکو جلوا حق کی قدرت کا

اکڑتا ہے سراک سرو چمن فرط مسرت سے
بہار آکر دکھاتی ہے سب حق تعالی کی عنایت کا

چہکنے ہین عنادل شاخ گل پر شادمان ہوکر
یہی تو وقت ہی ہر اک طرح کی عیش و عشرت کا

جمادی الآخر دیجاه کی یہ بیسوین شب ہے
برائے تہنیت جملو ہی بیان دربار حضرت کا

خباب سیدہ پیدا ہوئین تعظیم کو اٹھو
یہی شب ہے بزرگی کی یہی دن ہی فضیلت کا

چمن ہوے پہلے ہین گل کھلے ہین باغ جنت مین
تہہ چرخ برین اچھا سمان ہی زیب و زینت کا

کہو مے سے اپنے رندونکو چھکا دے آکے جلسے مین
پلا اے ساقی گلفام پیہم جام عشرت کا

نہین معلوم تجھکو کیا مین ہون مداح زہرا کا
کیا ہے نور صاحب نے بنا جلسہ ولادت کا

کسی ہٹتی پہ بھی جاتے ہوئے دیکھا تو کہدے
ہمین روز ازل سے سلسلہ ہی تیری الفت کا

تو جہ حال پہ ہے رہے یہہ جلسے تجھکو
فقیر رند مشرب ہون نہ دے موقع شکایت کا

ترا ہی دور دنیا مین رہے روز قیامت تک
خوشی مین رند بادہ خوار جلسہ ہی مسرت کا

مجھے بھی ہی قصیدہ نظم کرنا شان زہرا مین
نبی کا حکم ہے ہم سبکو قربا کی مودت کا

پڑھونگا آج منبر پر ثنائے فاطمہ زہرا
یہی تو روز ہے مداح کی بھی شان و شوکت کا

یہہ سنکر خوب ہی پیہم چھکایا میرے ساقی نے
مین اب سب کہ پڑھتا ہون مین مطلع مدح حضرت کا

مطلع

نظر آتا ہے اس محفل مین جلوہ حق کی قدرت کا
کہ ہر مداح کرتا ہے رقم سامان ولادت کا

رقم حسن جلیس سے کیا حال ہو زہرا کی عزت کا
کہ سارا آیۂ تطہیر شاہد ہے طہارت کا

یہہ مان گیارہ اماموں کی ہین کیا توصیف ہو انکی
وہ کافر ہے نہین قائل ہے جو انکی کرامت کا

رسول اللہ وشہدا وچھکر انہین تعظیم دیتے ہے
سراک قائل ہی انکے معجزونکا اور ہدایت کا

زبان دوسرا اپنا خادم زہرا مین محمد و
بہت ارفع ہی پایہ احمد مرسل کی عترت کا

امامت کیلئے اک لاکھہ او چوبیس ہزار آئے
گڑا ہے عرش پر جھنڈا محمد کی نبوت کا

خدا کی سمت سے عہدہ ملا انکو حکومت کا
ملا منصب گنہگاران امت کی شفاعت کا

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امام حسن علیہ السلام

آج مسرور ہیں سب اہل دکن
جسکو دیکھو وہ شادماں ہے آج
کس تکلف کے زیب تن ہیں لباس
جسکو دیکھو وہ آج ہے مسرور
زیب تن ہیں طرح طرح کے لباس
سب کے آپس میں آج ملتے ہیں
نکلے تو بیٹھتے نہیں اطفال
رنگ بدلا ہوا ہے عالم کا
شاخ سے شاخ جھک کے ملتی ہے
کس مسرت کی ہیں ہوائیں آج
اس طرح سے گلوں کی کثرت ہے
آج کثرت گلوں کی ہے ایسی
دفعتاً چھا گئیں سیاہ گھٹائیں
دمبدم ملکے شاخساروں پر
کس گل تر کی آمد آمد ہے
کسکو تکتے ہیں بار بار اوجھکے
ہیں معطر مشام جان سب کے
دیکھنے والے وجد کرتے ہیں
متحیر تھا دیکھکر یہ سماں
کہا دل نے نہیں ہے یاد تجھے

قابل دید ہے بہار چمن
موہنوں کے رخوں پہ ہے جوبن
سرخ دستاروں پہ غضب ہے پہن
دل سے زائل ہوئے ہیں رنج و محن
آج تو ہے سبھوں پہ اک جوبن
تن میں ہیں سرخ سرخ پیراہن
کمتی ہے نہ کیوں ہو چھیلا بن
کون گلرو ہوا ہے زیب چمن
بار آور ہیں سب نہال چمن
جھومتے ہیں جو ملکے نخل چمن
بیٹھی پڑتی ہیں شاخہائے چمن
ڈالیاں نخل کی نئی ہیں دولہن
چھائے پڑتے ہیں جیسے ہے ساون
کیا چہکتے ہیں عندلیب چمن
چہچہے کر رہے ہیں مرغ چمن
کیوں اکڑتے ہیں ملکے سرو چمن
خوب جھکے ہوئے ہیں سیب و فن
بھولی بھولی ادا سے بیٹھے چیتوں
سوچ میں تھی جھکی ہوئی گردن
آج مسرور ہیں رسول زمن

گل زہرا کی آمد آمد ہے
رمضان کی ہے آج پندرہوین
مژدہ یہہ سنکے شاد شاد ہوا
قصد یہ کر لیا قصیدہ کہون
نظم لازم ہے تہنیت آمیز
گویا ہوتا نہین کوئی مرکے
ہونگے مداح شاہ پیدا اور
شاعری سے ہین نہین یہ غرض
لطف سے سن رہے ہین کل یاران
مومنون کا یہان پہ ہے مجمع
مے پلا دے وہ آج اے ساقی
وجد مین آج سامعین ہین تمام
کہتے ہین سنکے سب مری احباب
ختم ہے تجھپہ شہ کی مدح و ثنا
ہین یہہ فرزند ساقی کوثر
وارد دنیا ہین ہوئین ہم کہ نہ ہون
اپنے منہ سے ثنا نہین زیبا
شکر ایسا کلام ہے بے عیب
کیا عجب ہے جو وجد فرمائے
لکھنو جب سے چھٹ گیا ہے آہ
تاجی صاحب یہان غنیمت ہین

بہر تسلیم خم ہے سر گردن
آج پیدا ہوئے جناب حسن
دہیان آیا کرون مین فکر سخن
کیون ہے شیشہ کی طرح بند دہن
گو نہین آج قدر شعر و سخن
ہے انہی سے کلام جان سخن
کم ہوگی کبھی بہار سخن
مدح گوئی ہی خود ہے فعل حسن
بل مین ابرو پہ نہ جبین پہ شکن
آنے پائے نہ غیر ہے قدغن
کہ معطر ہو جس سے کام و دہن
رنگ دکہلا رہی ہے مشق کہن
تیری تربیت مین ہے چلبلاپن
یہ سبق یاد کیا کرے کودن
آج رندون کے بھی ہین نشے ہرن
نہ خزان ہوگا یہہ کبھی گلشن
سب سے لیکن جدا ہے رنگ سخن
کچھہ کسیکو نہین ہے جائے سخن
زندہ ہوئے جو آج میر حسن
پھرون رہتی ہے مجھکو یاد وطن
ہے انہین سے فروغ شعر و سخن

نہین کچھہ تنگ یاس سے انکے | تر و تازہ ہے بوستان سخن

مطلع

دل سے جب جبکہ کر ثنائے حسن | پہل ملے گا تجھے بوجہہ حسن
حسن کل ختم آپ ہی پر ہے | اسم پاک جناب ہے جو حسن
سچ ہے توصیف حسن کیونکر ہو | رنگ وہ جس سے زرد ہے کندن
ہیچ سنبل ہے اوس سے نسبت کیا | ہے خجل گیسوؤن سے مشک ختن
سب حسینون کے حسن ہیچ ہین یان | کیا خدا نے عطا کیا جوبن
ہین دل و جان احمد مرسل | سایہ بھی ہوگیا ہے جزو بدن
ختم ہے خُلق ذات اقدس پر | حلم کے آپ ہی تو ہین معدن
سامنا کیا کرینگے دندان سے | چھپ گئے ہین صدف مین در عدن
نور اللہ کا نمایان سے ہے | پھر ڈہاتا ہے نقرئی وہ بدن
کیا ثنا روئے پاک کی کیجے | کچھہ عجب رنگ ہے عجب روغن
ہیچ سنبل ہے اوسکو کیا نسبت | ہے خطا گر کہون ہین مشک ختن
ہین نبی کے بڑے نواسے آپ | آپ بیباک ہین این قلعہ شکن
شادمان ہین علی و زہرا آج | بھائی مسرور ہین خوشی ہے بہن
دیکھہ پائے اگر لب حضرت | ہمہ تن غرق خون ہو لعل یمن
یون ہے زلف جناب عارض پر | جیسے ہو گرد آفتاب کرن
حورین حاضر ہین تہنیت کے لئے | قیمتی بازوئیہ ہین جوشن
گہنے پہنے ہوئے ہین خلد کے سب | ہاتھہ پیر اُنکے ہاتہون مین کنگن
کہتے ہین ام فضل سے احمد | کہ بہت ہے حسین یہہ غنچہ دہن

کان کی لو مین کردہ اک سوراخ
ہے یہہ پیوستہ ابرو ماہ جبین
تہا سہ شنبہ کا روز وہ مسعود
سے ہے مدینہ مین آج طرفہ بہار
آپ پیدا ہوئے ہین ختنہ شدہ
داہنی ران سے ہوئے ہین خلق
شادمان ہین بکمال بنت عمیس
کنیت ہے آپ کی ابو القاسم
جو کہ تہے معصوم ہین امام دوم
سر سے تا صدر تہے نبی کی شبیہہ
تین سال تہا وہ ہجرت کا
ہے رقم زوجہ شہ کی پینسٹہہ تہین
مجتبی ہے لقب شہ دین کا
بیشمارہ آپ کی تہین اولادین
اور اک مطلع بیان کہو جلیس

تار ہے دور اس سے رنج و محن
گیسوؤن سے ہی اسکے رخ پہ نہین
جو ہوا خلق ابن قلعہ شکن
سب ہین مسرور و خوش ہین اہل وطن
آپکا پاک ہے بہت دامن
اس مین مطلق نہین ہے جائے سخن
دایہ شاد مین رہی وہی زن
نہین عز و شرف مین جائے سخن
آپ سے خوش ہی خالق ذو المنن
میرے مولا دوم امام زمن
ہوئے پیدا جب آپ تہے شاہ زمن
انہین کچہہ ٹہیک تہین تو کچہہ بدزن
کون واقف نہین ہے مرد و زن
صالح و متقی و نیک چلن
سنکے خوش ہون یہ دوستان حسن

مطلع

زرد لیو نشاک ہے جو زیب بدن
دشمنون کے جگر مشبک ہین
مانند ہے روئے چہرہ ماہ کا نور
دشمنون کو نہین محبت آل

سادگی مین عیان ہے حسن حسن
نگہہ تیز سے یہہ از سوزن
یون چمکتا ہے چہرہ روشن
نین جگر چاک قلب مین امن

کردگار وکریم قلم جز جلیس — کہیں آمین عاشقان حسن
قرضداروں کے سب ہوں قرض ادا — ہوں نہ سائل کسی سے مرد و زن
نہیں اولاد جنکی دے فرزند — بحق مجتبےٰ امام زمن
بانی جشن کی ثنا کیا ہو — جان و دل سے ہین عاشق ذوالمن
انکے سب مطلب دلی برآئین — انکو ہووے نہ کوئی رنج و محن
دور طاعون ہو بخار ہو دفع — کرین امداد اے رسول زمن
دے جہنم سے ہم سبھوں کو امان — داخل خلد ہوں پس از مردن
سیر کرتا ہے روز و شب رزاق — خوب ہے گر سمیٹ لین دامن
مین بھی مشتاق ہوں زیارت کا — اب طلب کیجیے یا امام زمن
جلد دیکھوں مین روضۂ انور — ہے وہ دولت سرا مرا مامن
دور ہے روضۂ مقدس سے — کیا کرتا ہوں نالہ و شیون
بس یہی میرے حق مین بہتر ہے — نہ میسر ہو بعد مرگ کفن
لیکے جائین فرشتہ نقال — کربلا ہو نجف کا مدفن
غرض کہ جنکی احتیاج ہے کیا — حال میرا ہے آپ پر روشن
میرے مولا بلائے جلدی — ظلم کرتا ہے مجھپہ چرخ کہن
باز آئے فلک جفاؤں سے — فلک مین سیکڑوں ہوئے روزن
خلق سے اوٹھگئے مین جو مومن — اونکا گلزار خلد ہو مسکن
بخشدے میرے بھی گناہوں کو — بحق مجتبےٰ امام زمن
میرے سرکار خوش رہین تا حشر — نہ کسی طور کا ہو رنج و محن

قصیدہ در مدح جناب امام حسن علیہ السلام

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امام حسین علیہ السلام

آج دنیا میں حسین و مہ جبین پیدا ہوا ‏— ابن حیدر سبط ختم المرسلین پیدا ہوا

نفس پاک نفس خیر المرسلین پیدا ہوا ‏— جانشین مصطفیٰ کا جانشین پیدا ہوا

روح و جان مجتبیٰ لخت دل خیر النسا ‏— نور چشم رحمۃ للعالمین پیدا ہوا

مومنوں کو گلشن فردوس ہو سکا عطا ‏— ہو مبارک قاسم خلد برین پیدا ہوا

جس تاریک آفت سے مفر حاصل ہوا ‏— مژدہ باد اے دل حسین و مہ جبین پیدا ہوا

آئے ہیں یہ مبارکباد کو دن میں ملک ‏— شور ہے شہزادہ روح الامین پیدا ہوا

کیوں نہ دیکھیں چشم حسرت سے ملک کرسی نشین ‏— عرش کی زینت جو ہے وہ مہ جبین پیدا ہوا

عالم ایجاد میں اک نور ساطع ہو گیا ‏— چاند سا اسکا جو بالائے زمین پیدا ہوا

نام باقی جد امجد کا رہیگا حشر تک ‏— خاتم مہر نبوت کا نگین پیدا ہوا

دین احمد کو ہوئی قوت اسکی ذات سے ‏— کعبہ اسلام کا رکن رکین پیدا ہوا

منہ پہ منہ رکھکے یہ فرماتے ہیں محبوب خدا ‏— میری امت کا مددگار و معین پیدا ہوا

زیب تھی شبر سے اب زینت ہوئی شبیر سے ‏— دوسرا مہر نبوت کا نگین پیدا ہوا

ماشاء اللہ آنکھ ہے تو صاد ہے ابرو تیری ‏— ہے بعینہ آنکھ وہ نازنین پیدا ہوا

سوم شعبان خوش انجام کو اک شور تھا ‏— نور میں پر عرش کا کرسی نشین پیدا ہوا

خسرو جن و ملک شہزادہ روح الامین ‏— مالک کون و مکان سلطان دین پیدا ہوا

کیوں نہ بنائے دین احمد کو نہ استحکام ہو ‏— خانہ اللہ کا رکن رکین پیدا ہوا

آبرو اب ملت احمد کی ہوئیگی سوا ‏— بحر شرع پاک کا در ثمین پیدا ہوا

شرق سے تا غرب ہر جانب اجالا ہو گیا ‏— مصدر انوار رب العالمین پیدا ہوا

رونق باغ شریعت نو گل گلزار دین ‏— زینت کاشانہ خلد برین پیدا ہوا

فضل حق سے اسطرح باطل ہوا جاتا ہے گم — مخزن علم الہی کا امین پیدا ہوا

جسکی خاطر سے ملائک عرش کے روتے تھے — آج وہ درج رسالت کا نگین پیدا ہوا

لوٹ کر یار آگئے جسکے مکان میں فرط شوق — ہوں شریعت کے گہر میں بہترین پیدا ہوا

جشن کے بانی ہیں سب آئے ہیں [illegible] — اسکے صدقہ میں جو ہیں شب حسین پیدا ہوا

سامعین و خادمین ہیں خوش ہیں یار — کامیابی ہی حسین مہ جبین پیدا ہوا

کیوں نہ ہو [illegible] — قاسم [illegible] عین پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امام حسین علیہ السلام

خوشی سے ہیں شگفتہ مومنین چہرے نورانی — ہوا ہے آج پیدا مرتضی کا دلبر جانی

گلے میں ہار پھولوں کے ہیں ہم عطر ملتے ہیں — کوئی پہنے ہوئے ہے سرخ جوڑا اور کوئی دھانی

مہ شعبان جو ہے انجام کی تیسری شب ہے — گلے ملتے ہیں خوش ہو ہو کے ہندی اور خراسانی

خدا نے پانچویں معصوم کو دنیا میں بھیجا ہے — نہ کیوں کر شادمان ہوں ہندی و رومی ایرانی

ہوا بلبل ہوئی ہے باغ میں سبزہ لہکتا ہے — برستا ہے چھما چھم چار جانب ابر نیسانی

عنادل باغ میں دیکھے ہوئے بیٹھے ہیں شاخوں پر — ذوق و شوق میں کرتے ہیں باہم زمزمہ خوانی

خوشی کے شادیانے ہیں چمن میں غنچے چٹکتے ہیں — ہے سرخ و زرد کوئی پھول اور کوئی افشانی

مکان شاہ والا کی ہے شوکت عرش سے رفعت — یہاں جبریل و میکائیل کو ہے فخر دربانی

نواسے ہیں رسول اللہ کے بیٹے علی کے ہیں — نظر خیرہ ہے جسکی مہر سے روشن ہے پیشانی

ثنائے بیت ابرو ہے شہہ دیں غیر ممکن ہے — ملا ہے مصرع اولی سے بہتر مصرع ثانی

سوا ہو عمر و دولت حشمت و اقبال افزون ہو | الٰہ العالمین سب جو دور ہو انکی پریشانی
بلائے قحط اور طاعون بھی ہو دفع ملک سے | ہون خلق شادان اب جلد ہو غلے کی ارزانی
ادا ہو قرض فرزند نبی کی [illegible] ہو | کیا کرتے ہیں جان و دل سبھی جشن سلیمانی
یہ تقریب طرب سب مومنون کو ہو مبارک | مرادین پاوے سبکی ہر آئین جو ہے جشن کا بانی
مرزا سرکار کو آفاق میں اللہ خوش رکھے | کہ انکے فیض سے کہتا ہے یہ مضمون سرور بیانی

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت امام زین العابدین علیہ السلام

ثنائے شاہ دین مد نظر ہے | یہی دین آجکل شام و سحر ہے
انہین کی روشنی افلاک پر ہے | جہان مین نور انہین کا جلوہ گر ہے
ارے او ساقی مہرو کدھر ہے | ادھر آ جشن ہے کیون بے خبر ہے
چھکا دے تو اسی دور مین مجھکو | جو پاس خاطر خیر البشر ہے
یہ میخانہ رہے تا حشر آباد | سمان ہے نور کا وقت سحر ہے
جمائی پر جمائی آ رہی ہے | سر و پا کی نہین اب تو خبر ہے
لگادے خم کا خم ہونٹون سے میرے | محبت ساقی کوثر اگر ہے
بہت ہون قلقل مینا کا مشتاق | وہ صوفی ہی نہین جسکو [illegible] ہے
گھٹا اوٹھی ہے قبلہ کی طرف سے | اوٹھا شیشہ عبث خوف و خطر ہے
چھما چھم آج بارش ہو رہی ہے | خمار ہے سے اب تو درد سر ہے
پیالے آج بوتل سے اوڑین کاگ | یہی ہے تیغ عصیان کی سپر ہے
یہان ہے آج متوالون کا مجمع | سبو و ساغر و مینا کدھر ہے
وہ روز عید ہے آج اے گل اندام | کہ جسکی دونون عالم کو خبر ہے

جو بہکا بھی تو ہدایت کر دیگا
مجھے مطلق نہین محشر کا ڈر ہے

ہوا ہے تیسرے ہادی کا فرزند
منور رخ سے سب دیوار و در ہے

مہ شعبان کی یہ ہے پانچوین شب
ورود بادشاہ بحر و بر ہے

ضعیفی مین جوان ہین اس خوشی سے
مزے لوٹون یہی مد نظر ہے

ریاضت سے یہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ
کہ فردوس بریں جسکا ثمر ہے

زبان سے اپنی لیتا ہون یہی کام
بھروسا مجھکو مدح شاہ پر ہے

گنہگارون کی اب ہے رستگاری
ہر اک نخل تمنا بارور ہے

ہوا جو ہے شفاعت کا وسیلہ
اسی سے دین کی محکم کمر ہے

بس اب ہم سبکے بگڑے بنگئے کام
بد اعمالی کا کیا خوف و خطر ہے

گلے ملتے ہین باہم مومنین آج
خوشی طاری ہر اک دیندار پر ہے

گلابی مین سرون پر سب کے شملے
قبائے سرخ پہنے سر بسر ہے

گلے مین ہار پھولون کے پڑے ہین
معطر گھر کا سب دیوار و در ہے

بٹھا سبکو نہایت کھیل کھلا کر
کہا عمدہ یہہ جشن اسنے ادھر ہے

یہ پوچھا پھر کہ اتنا تو بتا دو
کہ بانی کون ہے کسکا یہ گھر ہے

ادھر ہے عطر کی تقسیم جاری
ادھر پیالے چاے کا دور ادھر ہے

بلا شک یہ مکان ہے رشک جنت
کہ نورانی ہر اک دیوار و در ہے

خوشی مین مردم دیندار سارے
یہ جشن عابد والا گہر ہے

یہ دادا جناب مجتبیٰ ہین
یہہ پیارا شہر بانو کا پسر ہے

کہ نواسا ہے جناب مصطفیٰ کا
نیستان علی کا شیر نر ہے

شجاعت مین کسیکو کیا ہے نسبت
دلاور ہے جری ہے پر جگر ہے

نہین کچھ انتہا جود و سخا کی
یہہ فخر صابران ہے نامور ہے

وہ نورانی ہے اُنکا روئے انور
علی ابن ابی طالب ہیں مسرور
نظر میں مہر و مہ کیا خیرگی ہے
یہی ہے چارسو عالم میں شُہرہ
یہ سُنکر مجھکو ساقی نے جگایا

خجل رخسار سے شمس و قمر ہے
سے لئے ہیں گود میں زانو پہ سر ہے
نہایت خوش لقا یہ سیم بر ہے
کہ خوش و سیرت ہے یہ اور خوش سیر ہے
ثنا کی دہن بھی مد نظر ہے

مطلع

سہے ترکا نور کا وقت سحر ہے
چہکتے ہیں ادہر طائر خوش الحان
شفق دکہلا رہی ہے رنگ اپنا
شبلی ہے کہیں تختے کہلے ہیں
چمن میں رقص میں طاؤس مشغول
نے باغ دنیا میں کہلے ہیں

اذانیں ہیں کہ آوازِ گجر ہے
ادہر محو عبادت بشر ہے
کہیں کویل کی کوکو بیشتر ہے
کہیں سوسن معطر سربسر ہے
سمان فردوس کا پیش نظر ہے
پنکہا دستے سیٹھی عین زر ہے

مطلع

جو ہے اہل ولادہ بہرہ ور ہے
چھپائے سے کہیں چھپتی ہے نیکی
سنے آمد بادشاہ بحر و بر کی
جہان میں دین کا بجتا ہے ڈنکا
جہکائے سر ہے دروازہ کے اوپر
لکہی ہے جو تہے ہادی کی جو توصیف

صدف کی بھی ہتیلی میں گہر ہے
مہک کیونکر نہ دے عنبر اگر ہے
جلو میں پیش و پس فتح و ظفر ہے
درود بادشاہ بحر و بر ہے
جو اسکے مرتبوں سے باخبر ہے
دماغ اپنا نوین افلاک پر ہے

محبت مین علی کی وہ فنا ہو
اطاعت اُنکی ہے حق کی اطاعت
رہے ہیتہ تارک دنیا ہمیشہ
ملیگا گلشن فردوس مین گھر
جہنم کیا جلا سکتا ہے انکو
ہوئے ہین آپ دنیا مین جو پیدا
متاع عالم فانی ہے کیا مال
لیے تہنیت آئے ہین جبرئیل
حقیقت مین ہے دنیا چند روزہ
رہا لاکھون برس دنیا مین تو کیا
سدا غیر از خدا رہتا ہے کوئی
لگائے دل کبھی اس سے نہ انسان
بجز ذات خداوند دو عالم
نہ کر عمر دو روزہ پر تکبر
نہ اس دنیا نے نیکون سے وفا کی
کسی سے بھی وفا کرتی ہے دنیا
سفر کا ہو گیا سامان مہیا
نہین عقبیٰ سے کچھ اوسکو سروکار
لگانا دل نہ دنیا سے دلی سے
نہ ہوگی سانس لینے کی بھی مہلت
تہی دستی سے بیٹھے [illegible]

خدا سے یہ دعا شام و سحر ہے
نہ ہو گمراہ تو عاقل اگر ہے
نظر مین خاک و گنج سیم و زر ہے
مطیع آل پیغمبر اگر ہے
ولائے آل احمد چارہ گر ہے
مدینہ کا دماغ افلاک پر ہے
ہے ناداں جو فدائے سیم و زر ہے
بنا تاج جواہر زیب سر ہے
عروج مہر انور دوپہر ہے
کہ آخر ایک دن یان سے سفر ہے
ہر اک اس جا مہیائے سفر ہے
کہ یہ دنیائے فانی رہگذر ہے
جہان مین موت سے کسکو مفر ہے
فقط دو چار دن کا کروفر ہے
جو کارہ اس سے ہے اوسکی ظفر ہے
ہر اک دیندار کو لازم حذر ہے
کوئی دم مین مہم عشق سر ہے
جو دنیا مین فدائے سیم و زر ہے
ارے ناداں یہ جائے حذر ہے
بہت نزدیک دنیا سے سفر ہے
خوا اس غم ہی اب [illegible]

زبانت کے لئے اوڑکر پہنچتا
ثنا خوان آپکا ہے بال و پر ہے

ہمیشہ مجہ مین مدح و ثنا ہین
یہ دولت ہے یہ اپنے ہنر ہے

کسی کے سامنے کیون ہاتہہ پہیلا ہین
خدا نے آپکی پیدا نظر ہے

گنا ہونکے سبب سے ہون پشیمان
خطا ہین ہو گئین جو بندہ بشر ہے

خجالت سے سما ہونگے بہشتی
ندامت کے عرق مین جسم تر ہے

گنہ بین ہے مری لعنت محبت
نظر مین یہ حقیقت سیم و زر ہے

گدائے شاہ ذوالجلال
تکلف بر منزلت حشمت فر ہے

شفاعت سے جو جامان خدا سے
وقار و منزلت مین خشک اگر ہے

ہر ننگے گا وہ لو باغ ارم کی
عدو کے واسطے نار سقر ہے

کسی سنگ سے جہکے نہین ہین
جو حق پر ہین تو کیا ہمکو ڈر ہے

ہے حق گو لیسند حق تعالی
نہین کچھہ راست گوئی مین ضرر ہے

مجھے مدحت کا بہی عذر نہین کچہہ
ثواب آخروی مد نظر ہے

بیان اولجہا ہوا تحریر بے ربط
نہ جسمین مبتدا ہے نہ خبر ہے

مقطع

محب کا گلشن جنت مین گہر ہے
عدو کے واسطے نار سقر ہے

خبر ملتی ہے حق کی معرفت کی
کہ جو تہا اپنا یہہ مقام سر ہے

نہین حسب تحمل کوا انکی محبت
وہی آفاق مین زیر و زبر ہے

عدو انکا جو ہے کون وہ کا نہین
ادوسی کا قصر دوزخ مین مقر ہے

شگفتہ ہین محب مثل گل تر
برا احوال عدو کا نوع دیگر ہے

بدر کی یادگار باقی ہے ہردم
دعا کے معرکے مین آزما ہین
نہ کیونکر خوبرویون مین ہو شہرت
حسب مین اور نسب مین تک ہو کیونکر
نہ ہو طول سخن روکو قلم کو
کہین آمین سب جو جمع ہین یان
مدد فرمائے پھر پیمبر
مطالب میرے بر آئین اسی سال
وسے اولاد ہو جلدی عنایت
مرض طاعون کا بھی دور ہوجائے
بخار اسطرح کا پھیلا ہوا ہے
ہوے غلے کی بھی ارزانی خدایا
تہی دستی ہو سبکی دور جلدی
جو حاضر جشن مین ہین وہ رہین شاد
رہے باقی جشن شاہ آباد
ہو فخر الملک کی حشمت زیادہ
رہین فرزند بھی انکے باقبال
محل انکا رہے تا حشر خوشحال

لبون پر آہ چشم اشکون سے تر ہے
شجاعت مین کسی کو شک اگر ہے
حسین وخوش لقا یہہ سیم بر ہے
کہ مان کیسی ہے اور کیسا پدر ہے
دعا کا وقت ہنگام سحر ہے
دعا جسکو جلیس گو بد نظر ہے
کشیدہ مجھسے چرخ فتنہ گر ہے
غلام شاہ دین نیلے بال و پر ہے
جہلے دختر کے بے پالے پسر ہے
ترے بندونکی جانون کا ضرر ہے
کہ دم ہونٹونپہ ہے تکیے پہ سر ہے
نہین مخلوق کی مٹھی مین زر ہے
لبون پر جان ارباب ہنر ہے
دعا تجھسے یہی شام و سحر ہے
کہ ایسے شان ارباب ہنر ہے
نہایت ہی سخی یہہ نامور ہے
ہمیشہ جھپہ الفت کی نظر ہے
کرم ان سب کا پیرے حال پر ہے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت امام زین العابدین علیہ السلام

سب شادین کہ خلق ہوئی زین العابدین
چوتھے امام پاک کے دیکھین گے اب قدم

بیٹے حسین کے ہین وجیہہ و حسین ہین آپ
فضل علی کا ظہور ہے محفل مین دمبدم

نور علی کی پھیل گئی ہر طرف ضیا
روشن جہان ہو گیا خالق کا ہی کرم

گلہای رنگ رنگ کھلے ہین ہزار ہا
باغ جہان ہے آج بہ از گلشن ارم

جو مصلحت مین اوسکی ہے کرتا ہی وہ عطا
قسمت مین جو نہین ہے وہ کیا مانگئے رقم

دنیا مین زندگی کا نہین ہے کچھہ اعتبا
درپیش ہے ہر ایک کو رہ منزل عدم

علم و کمال ہونے پہ غرہ نچاہیے
گھر بیٹھے رزق دیتا ہے معبود ذوالکرم

آگے کسی کے ہاتھہ نہ پھیلائین بے سبب
اپنی نظر مین کچھہ نہین قیصر و جم

چوتھے امام دہر مین آئے ہزار شکر
ہے آج روز عید خوشی کیون نہ ہو بہم

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام

آج دنیا مین ولی ابن ولی پیدا ہوا
بازوئے شبیر عباس علی پیدا ہوا

فاطمہ خوش ہین علی ہین شاد حیدر باغ باغ
آج غمخوار حسین ابن علی پیدا ہوا

ملگیا دل کفر کا اللہ رے رعب جناب
جب یہ سن پایا کہ عباس علی پیدا ہوا

دادری نور رخ فرزند شیر ذوالمنن
عقل کل سمجھا دوبارہ پھر علی پیدا ہوا

دیکھکر عباس کا منہ کہتے تھے بزادیر
طفل یہ پیدا ہوا ہے یا علی پیدا ہوا

گود مین عباس کو لیکے یہ کہتے ہین حسین
زور خیبر اٹھ گیا جب یہ ولی پیدا ہوا

ایکدن کام آئینگے عالم یہ بیدار دنیا
واقف سر خفیات وصی پیدا ہوا

پائیے عز و شرف ام البنین کا بڑھ گیا
بطن سے جب وہ نکلے عباس علی پیدا ہوا

قوت اسلام ای جنبش دنی ہو گئی
جب علمدار حسین ابن علی پیدا ہوا

قصیدۂ تہنیت جشن ولادت جناب ابو الفضل العباس علیہ السلام

بہار آگئی احسان و شکر رب قدیر
ہو کس طرح سے ادا حمد مالک تقدیر

خدا کے فضل سے شعبان کی ہے چوتھی شب آج
جبھی ہوئی ہے کہ حضرت میں ایک جم غفیر

ہے آج رنگ ہی بدلا ہوا زمانے کا
نہال شاد ہوئے ہر جناب میں صغیر و کبیر

لطف ملتے ہیں سب مدح خوان حیدر سے
ہیں بانی جشن کے یاور علی با توقیر

سبھوں کو دیتے ہیں اس جشن خاص کی دعوت
بدل سے کرتے ہیں توقیر سب صغیر و کبیر

سجے ہیں زیب بدن سب طرح طرح کے لباس
خوشی کے جوش میں ہیں ہم سخن نعرۂ تکبیر

اور سر کو ہوتے ہیں تقسیم ہار پھولوں کے
اور دوسرے کو ہیں شربت رہا ہے عطر بے عدیل و نظیر

ہیں ہار سرخ ہو شمہ عطر گلو گریبان کہا کر
سبھوں کو ملتی ہے گرم گرم چائے شیر

خوشی سے باچھیں کھلی ہیں ہر ایک مومن کی
گلے سے ملتے ہیں جناب جہاں کے سب امیر و فقیر

رخ اہل بزم کے ہیں سرخ سرخ مثل گلاب
خوشی ہے آج نمودار مثل عید غدیر

لگا دے ہونٹوں سے جام لبالب اے ساقی
نہیں ہے دیر کا ہنگام اب نہ کر تاخیر

بس تجھے خبر نہیں شاید جہاں میں آئے ہیں
جناب حضرت عباس صاحب توقیر

یہی تو عاشق و شیدائے سبط احمد ہیں
کہ آنکھیں کھول کے دیکھا ہے چہرۂ شبیر

یہ سنتے مجھکو جھکایا بلطف ساقی نے
ہوا یہ جوش قصیدہ کروں میں اب تحریر

قلم دوات کو لے کر ہوا جو آمادہ
یہ مطلع نظم کئے حسب حال بے تاخیر

مطلع

مری یہ نظم ہے تاثیر یا جناب امیر
تصدق اسکا کہ جو گود میں ہے طفل صغیر

برائے تہنیت آئے ہیں کل صغیر و کبیر
لئے ہیں حضرت عباس کو جناب امیر

زبان پہ ہے مرے پروردگار شکر تیرا
یہ لازمی ہے کہ تعظیم کو اٹھیں حضار
نبی و آل نبی پر درود بھیجتے ہیں
پدر ہیں آپکے ذی قدر حیدر کرار
ہیں آپ بھی تو دل و جان فاطمہ زہرا
نہیں ہے دنیا جگر دار خلق ہیں کوئی
جلالت اور شجاعت ہے ختم حضرت پر
خدا نے عزت و توقیر وہ عطا کی ہے
مجال کیا جو کوئی بے ادب چلا آئے
نظر کسی کی ذرا بھی ٹھہر نہیں سکتی
وہ ہاتھ جسنے ہے زور ید اللہی پایا
وہ بازو جسنے ہے سارے جہان میں برکت
قلم کو روک کے جبر خلیل حق سے کریہ دعا
جو بانی جشن کا ہے اور جتنے ہیں سامع
مطالبات دلی ہو منکے بر آئیں
علیل جتنے ہیں وہ مومنین صحت پائیں
تمام ملک میں پھیلا ہوا جو ہے طاعون
نجات شہر سے ہو دور اے مرے راحم
الٰہی جلد ہو سے علی کی اب تو ارزانی
جو کچھ دیون میں ہم سب یہ وہ ادا ہو جائیں
نہیں جو صاحب اولاد انکو دے فرزند

علی نے پائی ہے آج اپنی تیسری تصویر
جہان میں خلق ہوا آج بازوئے شبیر
ہر ایک لب پہ ہے فضل علی بلا تاخیر
ہیں مادر آپکی ام البنین با توقیر
حضور ہی کے برادر ہیں شبر و شبیر
شجاع شیر غضبناک صاحب شمشیر
نہیں ہے آپکا کوئی جہاں میں مثل و نظیر
ہیں خم اسی در دولت پہ سب فقیر و امیر
ہیں زور کو ضرب اٹھانے ہوئی شجاع و شریر
وہ روئے پاک درخشان ہے مثل مہر منیر
وہ صدر جو کہ ہے قرآن پاک کی تفسیر
شرف سے آپکے آگاہ ہے خدائے قدیر
وہ مستجاب کریگا کہ ہے سمیع و بصیر
نہیں وہ ملکے سب امین کبریائے قدیر
ترا ہو فضل و کرم ہمپہ مالک تقدیر
تو ہی حکیم ہے اسکے خالق سمیع و بصیر
تو دفع کر دے اسے بہر شبر و شبیر
تو ہی ہے مالک مختار اے خدائے قدیر
تنگ آ گئے ہیں اس خطے سے فقیر و امیر
تو عفو کر دے جو ہمسے ہوئی ہو کچھ تقصیر
تو وہ بھی جشن میں حاضر ہیں بصد توقیر

ہیں جتنے صاحب دختر فراغ عقد پاہیں ۔ غنی ہوں جتنے ہیں محتاج ہوں فقیر امیر

ہمارے قلب کو ہر طرح کے عطا کر چین ۔ جلیں نہ قعر جہنم میں عاشق شبیر

اس اپنے بندہ عاجز پہ رحم کر یا لک ۔ گناہ بخش کہ تا حشر میں نہ ہو حقیر

جواب ہے اس سے سوا ہو کرم رعایا پر ۔ ہے تیرے ہاتھ میں دونوں جہان کی تدبیر

رہیں زمانے میں خوشحال و شاد فخر الملک ۔ برائے حیدر کرار شاہ خیبر گیر

کہیں نہ تجھ سے تو کس سے کہیں مرے خالق ۔ سبھوں پہ فضل و کرم کر توہی ہے رب قدیر

عطا ہو والی ملک دکن کو عمر خضر ۔ کہ ہیں یہ عاشق و شیدائے شبر و شبیر

قصیدہ

در تہنیت جشن ولادت جناب ابو الفضل العباس علیہ السلام

بارگاہ بن حیدر کا خوشا اوج و حشم ۔ پست ہے رفعت درگاہ سے عرش اعظم

دیکھی ہے جب سے شمسۂ پر نور کی ضیا
خجلت سے منہ چھپائے ہوئے آفتاب ہے

کہتے ہیں لوگ روضۂ اقدس کو دیکھکر
دنیا میں یہ بہشت بریں کا جواب ہے

اللہ ری شان و شوکت فرزند مرتضیٰ
چتر زری ہے سر پہ کہ یہ آفتاب ہے

نفریں و لعن یاں ہے وہاں قہر و عذاب
دونوں جہاں میں انکا دشمن خراب ہے

کیا ہو ثنائے عارض عباس خوش جمال
یہ باغ خلد کا تر و تازہ گلاب ہے

اللہ ری آبداری شمشیر باصفا
منہ دیکھلو وہ تیغ سرافشاں میں آب ہے

راکب کی اور اسپ کی کیا ہو سکے ثنا
اسوار بے عدیل فرس لاجواب ہے

کہتے ہیں سونگھکر عرق جسم پاک سب
صل علیٰ پسینہ ہے یہ یا گلاب ہے

لکھی ہے مدح ساقی کوثر کے لال کی
جو حرف ہے وہ غیرت در خوشاب ہے

قطعہ

حقا کہ ذی شرف نہیں تجھسا جہاں میں
خالق کا تجھپہ لطف و کرم بے حساب ہے

بھائی حسن حسین سے دادا ولی حق
بابا ترا وصی رسالت مآب ہے

کرسی سے بڑھکے ہے ترے منبر کا مرتبہ
عرش بریں سے پست وہ تیری جناب ہے

خائف دلیر ہے دوست میں دشمن میں پر سرا
ہر ایک کا نشانہ ترے عجب رعب و داب ہے

قطعہ

دروازہ پر سبیل ہے اور بحر فیض کے
لبریز جس میں چشمہ کوثر کا آب ہے

ظرف ایسے ہیں کہ غیرت تسنیم و سلسبیل
ہر جام آب رشک مہ و آفتاب ہے

عباس آپ کے پیاسے ہونگے روز حشر
کیا عاصیوں کو خوف حساب و کتاب ہے

سب پر کھلا ہے حال عطا و سخا و جود
ہوتا نہیں ہے بند کبھی یہ وہ باب ہے

کٹوروں کو سجاتے ہیں ہم سقے یہہ کہہ کہکر
مزہ اس آب میں ہے سلسبیل و حوض کوثر کا

جو مدح حضرت عباس میں تکرار کی میں نے
زبان کو ذائقہ حاصل ہوا قند مکرر کا

جہان میں آپکی مدح و ثنا کیا کرسکے کوئی
وہ تھا انکو نہیں حاصل جو رتبہ ہے قنبر کا

کنیزیں آپکے گھر کی غنی ہیں دولت دیں سے
خیال آیا نہ بھولے سے کبھی فضہ کو بھی زر کا

دعا پر اب قصیدہ ختم کر جعفر خلیل خوش ہو کر
کہ تو ہی ذاکر و مداح عباس دلاور کا

تر اب قرض بھی ہو گا ادا تشویش بیجا ہے
نہ چھٹنے پائے دامن ہاتھ سے فرزند حیدر کا

جو مومن جمع ہیں اس جشن میں وہ سب ہیں شائق ان
سر اک عاشق علی کا ہے سر اک شیدا پیمبر کا

برآئیں بخدا سرکار والا کے مطالب سب
بنے بگڑا ہوا ہر کام صدقہ ابن حیدر کا

غم دنیا نہ ہو کوئی عطا عمر طبیعی ہو
فزوں ہو دولت و اقبال صدقہ ابن حیدر کا

یہ جتنا قرض ہو جائے ادا اے خالق اکبر
تہی دستی ہو فوراً دور صدقہ ابن حیدر کا

ہمیشہ سلسلہ جاری رہے اس مدح خوانی کا
جہاں میں جشن ہوتا ہی رہے فرزند حیدر کا

جو بانی جشن کا ہے اوسکے برآئیں جو ہیں مطلب
برائے حضرت زہرا تصدق ابن حیدر کا

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام

وصف عباس کیا کرتے ہیں
جشن کے روز پڑھا کرتے ہیں

جبکہ ہم مدح و ثنا کرتے ہیں
سب ملک وجد کیا کرتے ہیں

انکی جو مدح و ثنا کرتے ہیں
گھر وہ جنت میں بنا کرتے ہیں

بازوئے شہ کی ثنا کرتے ہیں
زاد رہ جمع کیا کرتے ہیں

ابن حیدر کی ثنا کرتے ہیں
عمل نیک کیا کرتے ہیں

جو زنخدان کی ثنا کرتے ہیں
چاہ میں غرق رہا کرتے ہیں

جو سنگا فی ہین تقصیر معاف
لیے شمشاد کی دیکھی ہے جو چال
تجھ سے روز گل باغ جنان
ملی آتی ہین مرادین اس جا
ہے یہ پر نور نشان کف پا
جشن مولود مبارک ہے جو آج
تجھ سے آکے سلاطین جہان
اون پہ کہلجائین نہ کیون باب قبول
وصف عباس جو کرتے ہین رقم
دور ہے تجھسے نہین سقائے حرم
روز آکر مہ و خور شام و سحر
ہیر یاور علی نیک خصال
دور و نزدیک سے آآکے یہان
ہے یہ درگاہ جناب عباس
شاد ہوتے ہین نہایت دیندار
نظم کر کرکے قصاید مداح
وہ جگہون ہین حسین ابن عباس
مئے الفت سے جو مخمور ہین ہم
ہین گلگشت جلو خانے کی
جو ہر تیغ زبان کیون نہ کہلین
نام پر حضرت عباس کے ہم

صفت زلف دوتا کرتے ہین
یا گل سرو رہا کرتے ہین
یا ان کے پہولو نہین پا کرتے ہین
سے چلے بندہ بندگی کہلا کرتے ہین
مہ و خور کسب ضیا کرتے ہین
ابن حیدر کی ثنا کرتے ہین
آستان بوس ہوا کرتے ہین
جو لہ روضے ہین دعا کرتے ہین
دل سے شبیر ہین جا کرتے ہین
ہنین آنکھون ہین رہا کرتے ہین
آنکھین شمسے سے ملا کرتے ہین
جشن مولود کیا کرتے ہین
مومنین جمع ہوا کرتے ہین
سب اسی در پہ جھکا کرتے ہین
زیب تن سرخ قبا کرتے ہین
باادب آکے پڑھا کرتے ہین
قلب دشمن ہین بہی جا کرتے ہین
رشک زہاد کیا کرتے ہین
سیر فردوس علا کرتے ہین
تیغ صفدر کی ثنا کرتے ہین
مال کیا جان فدا کرتے ہین

اوس سے اللہ بہی خوش ہوتا ہے
جس پہ یہ لطف و عطا کرتے ہین

تیز رو کیون نہ ہو خامہ اپنا
سرعت اسپ لکہا کرتے ہین

پہیلی ہے بوئے اگر صحبت مین
عطر ہین لوگ بسا کرتے ہین

قطعہ

زلف کو کہتے ہین سنبل شعرا
سچ تو یہ ہے کہ برا کرتے ہین

مشک سے دیتے ہین نسبت جو لوگ
میرے نزدیک خطا کرتے ہین

بادہ نوشان محبت انکے
خم کے خم روز پیا کرتے ہین

صاحب کشف و کرامت ہین آپ
مس کو چہو کر سے طلا کرتے ہین

شمع مرقد کے پتنگے ہر شب
بنکے طاؤس اوڑا کرتے ہین

اپنے جرجیس کی کیجے امداد
اب بہت رنج رہا کرتے ہین

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب ابو الفضل العباس سلام اللہ علیہ

آج رہ رہکے غضب ڈہاتی ہے پیاری جوبن
انتہا کا ہے حسینان جہان پر جوبن

شان معبود کی چہرون سے نظر آتی ہے
کسی معشوق حسین کی نہ کمر ہے نہ دہن

ناز و انداز و کرشمے سے جو کرتے ہین نظر
پار ہوتی ہے کلیجے کے مژہ کی سوزن

جسم نازک مین عجب نور کی پوشاکین ہین
انکہ کل رہتے ہین نکہرے ہوے خوبان چمن

ہر گلی کوچہ ہے رشک روش باغ جنان
ہر مکان قصر جواہر ہے سواے روشن

بالیوں سے در و دیوار کی چھنتا ہے نور
مثل خورشید چمکتا ہے ایک اک روزن

[illegible] نظر آتا ہے سراپائے حسین
نور کے تاج ہیں اور نور کے ہیں پیراہن

ہاتھ پاؤں میں تو مہندی ہے بدن میں خوشبو
ناز و انداز سے بیٹھے ہوئے ہیں نیکے دولہن

بوجھ سے بالیوں کے کان پھٹے پڑتے ہیں
نورتن بازو پہ ہاتھوں میں جڑاؤ کنگن

عکس کس طرح کا جب چہرے پہ پڑ جاتا ہے
رنگ اس طرح دمکتے ہیں کہ جیسے کندن

کبھی دیکھا نہیں یوں باغ جہان کو گلزار
قابل دید ہے امسال تماشائے چمن

[illegible] کے اقبال سے جو نخل ہے بار آور ہے
کثرت گل کے سبب بن گیا ہے صحن چمن

جس طرف دیکھو چنبیلی کے لپیٹے ہیں تختے
بو کے مارے پھٹی پڑتی ہے شاخ سوسن

فاختہ سرو پہ کوکو کی صدا دیتی ہے
چہچہاتے ہیں سر اک نخل پہ مرغان چمن

[illegible] شاداب چمن جھومتے ہیں ملکے درخت
کتنے رہ رہ کے اکڑتے ہیں بہم سرو چمن

جس طرف دیکھیے چھایا ہوا ہے ابر بہار
یوں برستا ہے کہ جس طرح سے برسے ساون

صورت [illegible] حیران ہوا میں اپنی جگہ
کبھی دیکھا تھا نہ زنہار جو یہ حسن چمن

فکر تھی دل میں کہ یہ کونسا ہے دور طرب
کون سے گل کی ہے آمد کہ یہ ہے زیب چمن

کس لیے آج گلے ملتے ہیں سب ہنس ہنس کر
رنگ برنگ کی پوشاکیں ہیں کیوں زیب بدن

کونسے جشن کا یہ روز ہے معلوم نہیں
کونسی عید ہے جو ہے یہ سر اک گل پہ پھبن

تھی یہی فکر کہ دی ہاتف غیبی نے صدا
سجدہ شکر بجا لا کہ یہ ہے فعل حسن

ہے تعجب کی جگہ یہ کہ نہیں تجھکو خبر
آج پیدا ہوا ہے ابن شہ قلعہ شکن

ماہ شعبان معظم کی یہ چوتھی شب ہے
مولد پاک ہے سرور سے جہان ہے روشن

کس طرح ہو نہ زمین فیض قدم سے سرسبز
کس طرح ہوں نہ شگفتہ گل نسرین و سمن

شکر کی جا ہے کہ آفاق میں پیدا ہوا آج
بار دیگر سبط نبی یا ابن شہنشاہ زمن

سنکے یہ مژدہ جان بخش مسرت جو ہوئی
دل سے بس محو ہوئی سب ستم چرخ کہن

دہیان آیا کہ کرون مدح وثنا کچھہ مین بہی / دور سے آئی ہین اس جشن مین عشاق سخن

پڑہ قصیدہ کہ کرے وجد ہر اک اہل زبان / کہلے آج ہے غنچے کی طرح ہر یک دہن

ساقیا ہان قدح بادۂ گلفام پلا / رنگ کہلائی جوانی کا مری مشق سخن

بہر حق ساغر گلرنگ لگادی منہ سے / جسکے پینے سے معطر ہو مرا کام دہن

نشۂ حب علی سے یہہ بڑہے کیفیت / کہ ہر اک شعر سے اثبات ہو بیساختہ پن

خم کے خم بہی جو پلادے تو نہوئے سیری / دیکہکر جسکو ہون گل زرد و نرگس بہی لٹن

جتنے منصف ہین وہ مین نسکے یہی کہتے ہین / یہ قصیدہ ہے یہ از مثنوی میر حسن

بزم مشتاق ہے جز جلیس بس اب پڑہ کر / پڑہ وہ مطلع کہ ہو ہر قلب سخنور روشن

مطلع

اوج پر ہے جو بہار چمنستان سخن / فیض مدح گل حیدر سے معطر ہے دہن

یہ دل وجان علی ابن ابی طالب ہین / ہین یہی روح حسین ابن علی جان حسن

کیون نہ ہو مصحف ناطق کے یہ ہین نور نظر / گفتگو شستہ و رفتہ ہی نہین اسمین سخن

نہین ملجاتی ہین منہ مانگی مرادین سبکی / یہی سرکار مبارک ہے ہر اک کا مامن

فیض پاتا ہے ہر اک شخص انہین کے در سے / آستانے پہ زمانے کی جہکی ہے گردن

کبہی خالی نہین اس در سے پہری ہین سایل / بہر گئے ہین گل امید سے جیب و دامن

ہے عجب شان سراپائی جری ابن جری / گڑگئے دل مین عدو دیکہکے ابرو کی شکن

آنکہہ خورشید درخشان کی جہکی جاتی ہے / رخ گلرنگ نے پایا ہے وہ رنگ و روغن

چہرہ صاف و منور ہین ضیا سے ایسی / زنگ ہی مہر مبین دیکہکے روئے روشن

گیسوی پاک کی خوشبو سے بسے رہتے ہین / چین و ماچین و حلب تبت و تاتار و ختن

عنبر و عود وہ گر پیچ ہین اس کے آگے / نہین خالی ہی خطا سے جو کہین مشک ختن

جتنے دنیا میں چاہ میں ڈوبے ہوئے ہیں
منہ ہے کسکا جو کرے مدح و ثنائے صفدر
سینہ ہے نور کا گنجینہ منور ہے قلب
ہاتھہ میں زور ید اللہ ہے پاؤں میں ثبات
ہیں نبی راز الہی تو یہ انکے دل و جان
وقت امداد ہے اب بازوئے سرور مددے
کسلئے ہاتھوں کو پھیلاؤں کسی کے آگے
کسی سنر … کو ہم دستان میں لائے نہیں
فضل حق سے کسی … کی نہیں ہے پروا
حشر تک خلق میں سرسبز رہے اپنا کلام
کیا سبب ہے کہ جو مداح ہے غافل ہیں حضور
جھلک زلف … آفاق میں آمدے
آرزو یہ ہے کہ جب خلق سے جبر … ڈھلے
ہو نہ باغ میں یارب گذر باد خزاں
بانئی بزم کا ہے مطلب و مقصد بر آئے
مومنین جتنے ہیں اس جشن مبارک میں شریک
جو ہیں مفلوک انہیں دولت کونین ملے
لاولد جتنے ہیں اون سبکو عطا ہو اولاد
قرضداروں کے بھی سب قرض ادا ہوں امسال
میرے سرکار ہیں خلق میں خوشحال رہیں
اپنے بچوں کے رہیں سر پہ سلامت تا حشر

پھر بھی سونگھنے ہوتی ہے وہی سیب ذقن
واقعی نور کے سانچے میں ڈھلی ہے گردن
جسمیں ہے الفت محبوب خدا ذوالمنن
قد و قامت میں ہیں مانند قلعہ شکن
کسطرح آئے نظر سایہ بھی ہے خورد بدن
پھر ہے جور و ستم کرنے لگا چرخ کہن
دولت دین سے ہے مملو مرا جیب و دامن
کس سے جھکتے ہیں غلامان شہ قلعہ شکن
پاؤں پھیلے ہوئے ہیں جب سے سمیٹا دامن
کبھی کم ہو نہ بہار چمنستان سخن
تنگدستی کے سبب کرتا ہوں آہ و شیون
دور ہوں بار الہا مری سب رنج و محن
کربلا میں … دفن
حشر تک خلق میں سرسبز رہے ملک دکن
بطفیل شہ ابرار شہنشاہ زمن
شاد و مسرور رہیں کوئی نہ ہو رنج و محن
[illegible] جیب و دامن
نام خورشید درخشان سے سوا ہو روشن
کوئی غم ہو نہ بجز ماتم سردار زمن
پاس انکے کبھی آئے نہ غم و رنج و محن
پر رہیں دولت کونین سے جیب و دامن

دیکھتے ہیں مجھے جب کرتے ہیں اکرام شعرا
اچھا و بد جہان نام رکھا انکا روشن
سال آئندہ ہو پھر جشن علمدار جری
پھر قصیدہ کروں میں نظم بوجہ احسن

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام

کہنا ہے اک قصیدہ بہ تہنیت فصیح درکار
ایسا چھکا دے ساقی پیر رند بھی ہو سرشار
ایسا جہان بھر میں کوئی نہیں جگردار
عباس نامور ہے شبیر کا علمدار
درگاہ میں ہیں حاضر جن و بشر ہیں یا
ہیں آج شاد و خندان مردان نیک کردار
عباس نامور کی توصیف بھی ہے مشکل
حیدر کا ہے دل و جان بازوئے شاہ ابرار
شانوں کو چوم کر یہ کہتے ہیں شاہ مردان
آفاق میں نہیں ہے عباس سا وفادار
صل علی کے نعرے جاری ہیں سب کے لب پر
مشکیں بھرے ملے ہیں ہیں آج شاد بیدار
کیوں دشمنان سرور فی النار ہوں نہ یکدم
جب آپسا بہادر ہوئے سپاہ سالار
اس وقت کربلا میں ہو جائے گا تلاطم
اوٹے گی خون کی ندی برسیگی جب یہ تلوار
لیسا ہے کربلا میں سارے ملان ماہی
ایسا جہان بھر میں کوئی نہیں جگردار
جب یہ دلیر پہنچا آواز دی کہ نکلو
گوشہ نشین کیوں چھپے ہیں سب لعین جوان ہمدار
نصرت کرونگا شہ کی اتنا جسے ہو آئے
ہمسر جری جو ہوتے نکلے وہی جگردار
تشنہ سکینہ پھر لوں منظور بس یہی ہے
خالق کی شان ہے پانی پہ تھے تکرار
آئے نہ راستے پر اتنا لعین سمجھے
دونوں جہان کے ہیں مالک میں اور مختار
اکبر زبان کو بدلو ہے جشن کا یہی دن
مجلس میں پڑھ سینا انکو خوشی میں جلیے اشعار
گاتے ہیں تہنیت میں اور یار ہیں گلے میں
خضار کے ہیں اسلام فرحت سے سرخ رخسار
اہل مدینہ سارے آئے ہیں تہنیت کو
ام البنین ہیں شادان خندان ہیں شاہ ابرار

گلزار و سرا تو بالکل لٹا ہوا ہے
ہر طرف طرب سے اسلام ثنا خو ہیں سب یہاں کی

جو کچھ دعا کریں ہم ہے مستجاب اے ہمدم
جو مجلس اک ہے وہ کچھ ہو جو تجھکو درکار

پروردگار عالم مومن ہلاک ہیں سب
غلہ نہیں ہے ارزاں ہم سب کے سب ہیں نادار

کر رحم ہم سبھوں پر اے خالق دو عالم
طاعون دفع ہو گا اور دو سبھوں سے آزار

تو چاہے گر تو دم میں ساری ہو حزن زائل
وہ سب کے سب غنی ہوں مومن ہیں جتنے نادار

تیرے سوا کسی سے کیوں التجا کریں ہم
پائیں شفا ہی کامل عالم میں ہیں جو بیمار

ہم تو ہیں پر معاصی ننگ ہمیں کچھ نہیں ہے
سب جرم عفو کر دے تیرا ہے نام غفار

تو ہے دلو نیہ قادر ہے اختیار تجھکو
اولاد جسکی یہ ہے ہوئے وہ نیک رفتار

گو راہ کھل گئی ہے پر بے زری ہے مانع
ہاں کربلا کی دوری ہی ہے نہایت دشوار

کسکی کروں شکایت ہیں یار آتش کے
تجھ میں سہل وہ بھی جتنے ہیں امر دشوار

تجھ میں ہی مشکل ہے امر صعب آسان
تو بخشدے الہی ہم ہیں بڑے گنہگار

ہے تیرے ہاتھ میں سب تجھ میں سر ایک ہی قدرت
اس گلشن جہاں میں جو مخلص ہو گیا خار

پیری کا وقت آیا سب تجھ سے منحرف ہیں
تو چاہے گر تو دم میں پھر ہوئی گرم بازار

سرکار کا زیادہ اوج و حشم ہو یارب
تیرا نبی دو جہاں میں فضل کرم ہے درکار

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب ابو الفضل العباس علیہ السلام

ہوئے دنیا میں جو عباس دلاور پیدا
پڑ گیا غل کہ ہوا ثانی حیدر پیدا

زور کیوں بازوؤں میں ہو نہ سراسر پیدا
ہوا سبطین محمد کا برادر پیدا

شور تھا جبکہ ہوا دلبر حیدر پیدا
لشکر فتح و ظفر کا ہوا افسر پیدا

ہوئے آفاق میں عباس دلاور پیدا
سبط احمد کا ہوا زینت لشکر پیدا

آبرو بڑھ گئی گوہر نے عزت پائی — صدف بحر شرف کا ہوا گوہر پیدا
جوش زن ہو گئی خلاق زمن کی رحمت — ہوا حیدرم خلف ساقی کوثر پیدا
پسر ضیغم یزدان کی جو ہے مدح رقم — ہے مرے شعر سے ہے رعب غضنفر پیدا
موجہ بحر ملاحت جو عرق افشاں ہو — ہر عرق عارض رنگین میں ہوں گوہر پیدا
گل حیدر کے جو ہو مد نظر زر بخشی — غنچہ مدح سے ہو جائے ابھی زر پیدا
طبع نے چاہ زنخدان میں جو غوطہ مارا — کئے دم بھر میں مضامین کے گوہر پیدا
مدح سلک دُر دندان میں جو موتی رولے — بیت کے نقطوں میں سب کئے گوہر پیدا
تیغ جرار کی مدحت کا جو پڑ جائے اثر — ابھی شمشیر فصاحت میں ہوں جوہر پیدا
منجمد آب ہے پیش دُر دندان حضور — آبرو لاکھ کریں بحر میں گوہر پیدا
جسکی خاطر سے ہوئی رجعت خورشید مبین — اوس قمر وش کے مکان میں ہوا اختر پیدا
عکس رخسار منور کا جو ظلمت میں پڑے — طرفۃ العین میں جلوہ ہو وہاں پر پیدا
ہمسری نور سے اللہ کے توبہ توبہ — ایسی طلعت تو کرے خسرو خاور پیدا
نظر غیظ سے اوس ماہ نے دیکھا شاید — تھرتھری کیوں ہوئی ای خسرو خاور پیدا
آجتک خلق خدا میں نہوا پھر ایسا — صف شکن شیر نگن اشجع و صفدر پیدا
کیا سبک سر ہے شدید جناب عباس — اسکے قدموں کی ہوا سے ہوئی صرصر پیدا
ہے یہ تائید علمدار حسین ابن علیؑ — دل میں ہوتے ہیں مضامین کے جو لشکر پیدا

قطعہ

چوم کر بھائی کے شانوں کو یہ کہتے ہیں حسین — شکر خالق کہ ہوا زینت لشکر پیدا
ہیرا پیارا مرا شیدا مرا بھائی عاشق — میرا حمزہ ہوا پیدا مرا جعفر پیدا
ہے وہ ناگن اسد شیر خدا کی تلوار — جسکے کاٹے کا جہاں میں نہو منتر پیدا
کاکل ابن علی میں ہے اثر نافہ کا — عارض شمع سے ہے بوئے گل تر پیدا

پہر چڑہے گر کوئی سرکش تو سنائین گے
ابہی ابرو کے نیامون سے ہون خنجر پیدا

لیس حیدر صفدر کی جو پلکین ملجائین
دل حسّاد کی دیوارون مین ہون در پیدا

گلیون نہ پڑ جائے تباہی مین جہاز کفار
قلزم دین کا ہوا آج شناور پیدا

قلعۂ رنج سے ہم سبکی رہائی ہوگی
کہ ہوا ہے پسر فاتح خیبر پیدا

ابروئے پاک کا مضمون بہی سر بستہ ہے
مردم چشم نے کی تیغ دو پیکر پیدا

پار بیڑے ہوئے جاتے ہین نہ گہبراؤ دل
کشتی بحر کرم کا ہوا لنگر پیدا

اثر حق نے دیا تیری زبان مین مولا
حکم نافذ ہو تو پتہر جابہ ہون گوہر پیدا

متصل اور کرے تیرے عدو کی جاہر
ہوا اسواسطے آتش مین سمندر پیدا

زلف مرغولہ کے اک خم کی بہی تعریف ہو
لاکہہ پیچیدہ مضامین ہون شپیر پیدا

گر یہ صورت گر عالم کا ولی قصد کرے
بیضۂ مور سے ہون باز و کبوتر پیدا

منقلب کون و مکان کو جو کرے حکم جناب
چرخ پر ذرے ہون اور خاک پہ اختر پیدا

لب و دندان کی ثنا مین جو ہو تکرار کبہی
ہو سخن مین مزہ قند مکرر پیدا

آپکے دامن دولت مین چہپا ہے جبرئیل
در و آنکہون مین تہو یا سر صفدر پیدا

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امام محمد باقر علیہ السلام

پیدا ہوئے محمد باقر شہ زمان
ہم جود و نام محمد ہے آپ کا
کنیت ہے آپکی ابو جعفر ہی لاکلام
پہلی رجب کی تہی وہ دوشنبہ کا روز تہا

انس و جن و ملک سبہی ہین مسرور شادمان
ظاہر ہے رخ سے شان خداوند دو جہان
باقر لقب ہے آپکا مشہور دو جہان
جب پانچوین امام ہوئے خلق مین عیان

اور کچھ محققین کا اک قول یہ بھی ہے
بعضوں نے یہ لکھا ہی کہ سلخ صفر تھی وہ
مولد ہے آپکا سن پنجاہ و ہفت مین
کیون او جمین نہ عرش سے پایہ زیادہ ہو
دو بیبیان فقط تہین ہمارے امام کی
پنجاہ و ہفت سال تہا ہجری حساب سے
پنجاہ و ہفت سال کی عمر شریف تہی
زینب جلال حیدر کرار کا ہے سب
پوتے حسین کے ہین نواسے حسن کے ہین
سجاد کے پسر ہین پدر سات امام کے
مان ام فروہ آپکی ہین نیک پارسا
تہوا آپ کہی ہین نشگا فندہ علوم
پیدل ہی حج کیے ہین کئی بار آپ نے
دریائے علم فیض رسان معدن کرم
ملے یہ میر آپ ہین اب کچھ نہین ہراس
حق کی ہمیشہ خلق مین امداد ہوتی ہے
دعوی نہین ہے کہنے کا کچھ نظم کرنے مین
جب جلسین ہون خموش ہی دل کہول کر تو پڑہ
ادنی سا ایک مین بھی ثنا خوان ہون شاہ کا
عجب غرور کچھ نہین کچھ تمکنت نہین
دعوی ہو جسکو آج وہ اس معرکے مین آئے

ہشتم صفر کی تھی جو ہوئے دہر مین عیان
پیدا ہوئے جو دہر مین سلطان انس و جان
ہین جان خمسہ نجبا آپ بے گمان
پیدا ہوئے مدینہ مین سلطان انس و جان
اولاد مین صرف سات تہین جو ہماری جان
تشریف لائے دہر مین جب شاہ انس و جان
مین بھی نثار و فدا ہیرے باپ مان
ٹہرائے جس نے چرخ وہ حاصل ہے آن بان
سب پر حسب نسب کا ہی احوال ہی عیان
جو انکا شرف ہی کسی سے نہین نہان
خلق کے پدر حسن مین سہہ کم ہین مہر گیان
دنیا مین آپ گار شکے دین کے نشان
تہے قانع رضائے خداوند دو جہان
مدحت کرون حضور کی کیا مجہ کو یہ ہے زبان
فیض ثنائے شہ سے مری خیر نکلی کمان
تکوان ہمیکا سیٹہا ہے اجتجی ہی مردکان
تجہکو بھی دی ہے خالق کونین نے زبان
مین جمع جتنے آج یہ ہین میرے مہربان
سب لوگ خوب کہتے ہین لاریب سگہان
ہے فخر بس یہی کہ ہون مولا کا مدح خوان
دیکھون تو کون لیتا ہے واصف کا امتحان

جب تک جہاں میں لگے مدح کرینگے حضور کی — محشر تلک رہیگی شگفتہ یہ بوستان
فضل خدا سے کب ہوئے محتاج نظم کے — مجھکو بھی دی ہے خالق کونین نے زبان
جلسے میں جمع آج وہ سب خوشخصال ہیں — زینت ہیں بزم جشن کی سب کودک و جوان
مسرور و شاد کام ہر اک خوش لقا ہے آج — ہر شخص ہے ثنا کے شدید عین زبان

مطلع

جودت ہی ذہن میں نہ مری طبع ہی روان — پرمشتہ کا مدح خوان تو ہون اب میں لقدردان
اے شان کبریا ہے عجب نور کی سحر — سب مسجد و ممبر میں خوش گلو اذان
ہیں زیب تن ہر اک کے لباس گران بہا — ہے گلشن جہان کی فزون تر شکوہ و شان
اے ساقی خجستہ لقا ادہر شتاب — جلدی جہکا دے آج کہ دینا ہے امتحان
پیدا ہوئے ہیں آج مرے پانچوین امام — مجھکو قصیدہ پڑہکے سنانا ہے اب یہان
مجھ رند کو جہکا دے ترے خم کی خیر ہو — روز قیام تک تری چلتی رہے دکان
ہے دور دور پانچوین ہادی کا دہر میں — پیہم جہائی اُٹھے ہے ڈھلتی ہیں پیلیان
یہ مے ہے دشمنان علی کے لئے حرام — فردوس کی شراب ہے ہم سب ہیں شادمان
کمبخت شراب دے کہ یہ مداح بھی ہے پیر — دنیا کی مے کو پیتے رہیں وہ جو ہیں جوان
صدقے ہیں آل پاک کے مجھکو جہکا دیا — کس منہ سے اوسکی مدح و ثنا کر سکون بیان
اب مدح امام میں عرصہ نہیں ہے کچھہ — نزدیک ہے ولادت سلطان انس و جان
کیا مشتہ جو مجھسے ہو سکے توصیف آپکی — سب سے سوا شکوہ ہے سب سے سوا ہے شان
رونق نئی ہے باغ جہان کی نئی فضا — سرشار ہی ہے وصف میں مولا کے تر زبان
مولد ہے آپکا سن پنجاہ و ہفت میں — ختم ہیں سلام کیلئے سیہونوں کی ڈالیان
پنجم امام آتے جہان میں ہزار شکر — تعظیم کو اوٹھیں وہ جو موجود ہیں یہان

جا فضیں پیا بستے ہر دم ہیں خوشحال وہ رہیں — سبکو عذاب نار سقر سے ملے امان

مقروض جو ہیں خلق میں فرض انکے ادا ہوں — مالک مریض جتنے ہیں دنیا میں شادمان

بیمار جتنے ہیں وہ شفایاب جلد ہون — امراض ساری دفع ہون اے خالق جہان

طاعون اور بخار سے ہو لوگ ہیں ہلاک — دہشت ہے اس مرض کی ہیں سب اب پریشان

فاقون کے مارے مرتی ہے مخلوق اے رحیم — ارزانی کا ہو حکم کہ غلہ بہت ہے گران

ہم سب گناہگارون کو تو بخش اے کریم — تجھسا رحیم کون ہے اے خالق زمان

جو مر گئے ہیں انکے گناہون کو بخش دے — جنت میں ہم سبھون کو ملیں خوشنما مکان

جو لاولد ہیں انکو عطا نور عین ہون — جس سے کہ ان سبھون کے رہیں خلق میں نشان

مدح خوانی کا سلسلہ جاری رہے مدام — اس کام ہی میں چلتی رہے عمر بھر زبان

بڑھتی رہے محبت اولاد مرتضےٰ — کرتے رہیں اطاعت معبود دو جہان

سب جانتے ہیں تو ہی غفور الرحیم ہے — بہتر ہے ذات پاک مددگار بیکسان

اعمال تو ہمارے نہیں قابل قبول — آل نبی لحد میں آئینگے کام آخر زمان

مولا مرے لحد میں نہ ہو سختی فشار — آقا بروز حشر سقر سے ملے امان

سرکار نامدار کی سر اور دو سر آئے — فرزند انکے شاد رہیں تا بقیہ زمان

قصیدہ در تہنیت ولادت امام محمد باقر علیہ السلام

مژدہ باد اے دل امام پنجمین پیدا ہوا — خلق میں فرزند زین العابدین پیدا ہوا

شور ہے مشکلات کا جانشین پیدا ہوا — وارث میراث ختم المرسلین پیدا ہوا

زینت کاشانہ خلد برین پیدا ہوا — ناز کرتا ہے مکان ایسا مکین پیدا ہوا

کیون نہ فخر ہے ملک آنکھیں ملیں اس پاؤں پر — نور عین مرشد روح الامین پیدا ہوا

کام مین جسکے خدائی کرے وہ بسے [illegible] — راز دار خالق جان آفرین پیدا ہوا

مدح سے فخریہ کہتی ہے مدینہ کی زمین — دیکھ مجھ میں جسنے عرش [illegible] پیدا ہوا

گلشن جنت کی آئی ہین ہوائین باسے — سرو قامت گلعذار و نازنین پیدا ہوا

منحرف ہوئے نہ کیون ہے یہ راہ مستقیم — پیرو محبوب حق [illegible] پیدا ہوا

اے فلک انصاف سے بتلا کہ تیرے دور مین — اور بھی ایسا حسین و مہ جبین پیدا ہوا

ہے امیر احکام خلاق زمین و آسمان — دین احمد کا مددگار و معین پیدا ہوا

جشن فرحت کر رہے ہین اپنے اپنے رنگ مین — شاد ہے عالم امام عالمین پیدا ہوا

گلشن آفاق کیون غیرت دہ جنت ہوا — قاسم خلد برین کا جانشین پیدا ہوا

ہو گیا سرسبز اوجالا افق ہوا روئے قمر — نور خالق کا جو بالائے زمین پیدا ہوا

آدم و عیسی مطیع حکم اسکے کیون نہ ہون — مقتدائے اولین و آخرین پیدا ہوا

جاتے رہے عالم مین اب کچھ خوف ایمان کو نہین — دین نامی ہو گیا ایسا نگین پیدا ہوا

بیٹھی آنکھون پر بٹھائین کیون نہ غلمان جنان — نور افزائے عیون حور عین پیدا ہوا

دم بدم جن و ملک ہین سر جھکائے با ادب — خسرو کون و مکان سلطان دین پیدا ہوا

دافع انبوہ شرک و قاطع بنیاد کفر — رہنمائے مجمع اہل یقین پیدا ہوا

مطلع کی حسن سے سرور شیرین ہین — ایک اک مصرع بسان انگبین پیدا ہوا

مطلع ثانی کی کیا اللہ سے تشبیہ دی — واہ کیا مضمون زلف عنبرین پیدا ہوا

حیدرآباد دکن یارب سدا قائم رہے — اوسکا صدقہ آج جو سلطان دین پیدا ہوا

شکر سرور دم چاہئے جب جلیس تو اسکا کرے
دہر مین تو بہر مدح شاہ دین پیدا ہوا

قصیدہ و تہنیت ولادت امام جعفر صادق علیہ السلام

جشن مولود شاہ دو عالم کے روز شاد ہے
فرزند ہیں محمد باقر کے شاد دین
ساقی بہار آگئی اب تو پلا شراب
دے ساغر شراب طہورا مجھے شتاب
اس دن میں جو کہ دے مجھے دیرے ستم
ہیں مست بادہ خوار محبت آل سے
آئے ہیں آج دہر میں میرے چھٹے امام
ہے آج جشن مولد جعفر کی دھوم دھام
کنیت ہے آپکی ابو عبداللہ مثل جد
صادق امین آپکا مشہور ہے لقب
پیدا ہوئے مدینہ میں میرے چھٹے امام
پیدا ہوئے ہیں روز دوشنبہ جناب آپ
ماہ ربیع الاول کی تاریخ ہفدہم
ہیں ام فروہ آج نہایت ہی شادمان
باقر کے آپ لال ہیں اللہ ری وقار
پینسٹھ برس کی عمر شریف آپکی ہوئی
مولا کے قدم قدم سے دو عالم کی ہے بہار
جھرمٹ ملائکہ کے ہیں فطرس کے لال
انجام نیک اسکا ہے دونوں جہان میں

روز ورود جعفر عالی وقار ہے
میں قدم سے ارض و سما پر بہار ہے
پُر بہار اسکو تہنیت ہے بار بار ہے
چھایا ہے ابر رحمت پروردگار ہے
پڑنے لگی پھوار کہ جوش بہار ہے
ہاتھوں میں جام بادہ ہے پہلو میں یار ہے
باغ جہاں میں اسلئے جوش بہار ہے
پھولوں کے ہار پہنے ہر اک گلعذار ہے
مثل حسین آپکا عز و وقار ہے
چہرے سے صاف رعب جلال آشکار ہے
جو آپکا محب ہے وہی رستگار ہے
حضرت کا مثل جد و پدر اقتدار ہے
پیدا ہوئے امام خوشی بے شمار ہے
بیٹی تھیں بی بنت قاسم پرہیزگار ہے
زین العباد حضرت دادا نامدار ہے
کیا اوج و منزلت ہے عجب اقتدار ہے
شاداب و بار ور چمن روزگار ہے
جو دونوں کی گردنوں میں پھولوں کا ہار ہے
جو جان و دل سے آل نبی پر نثار ہے

جو آپکے ہین دوست بہشتی ہین لا کلام
جو آپکا عدو ہے وہی اہل نار ہے

اپنا ہے یہ عقیدہ کہ آل رسول حق
مختار کارخانہ پروردگار ہے

جس نے کہ جنگ خندق و خیبر کو سر کیا
قبضے مین شاہ دین کے وہی ذوالفقار ہے

ہم سبکو لازمی ہے ثناے جناب کی
آقا ہمارا عابد و شب زندہ دار ہے

ہم دین جعفری پہ ہین اے خداے پاک
جو اسکا متبع ہے وہی رستگار ہے

ہے دوست آپکا جو ہے اوسکے لئے بہشت
جسکے عدو کے واسطے دار البوار ہے

چاہین جو آپ رات کا دن دن کی رات ہو
حق کی طرف سے آپکو سب اختیار ہے

کیا تیری نعمتون کا کرون شکر اے کریم
رزاق ہے رحیم ہے پروردگار ہے

تو نعمۂ والدین سے ہے مہربان سوا
عالم مین تیرے لطف و کرم کی پکار ہے

مثل حباب خلق ہوے اور فنا ہوئے
بے اعتبار زندگی مستعار ہے

لاکھون ہین میرے دلپہ صعوبات دنیوی
ضیق غم و الم سے کلیجہ فگار ہے

مولائے دو جہان نذر ہین مجھسے بے خبر
مداح کا حضور پہ دار و مدار ہے

روضے پہ اپنے بہر زیارت بلائیے
ہون باریاب ذہن یہی لیل و نہار ہے

جس جس کو عطا ہوئین دنیا کی نعمتین
بعد از فنا بھی لطف کا امیدوار ہے

بیدل نہو لکھن شمع خراشی سے سامعین
ہوتے نہ طول مد نظر اختصار ہے

آمین سامعین کہین کرتا ہون اب دعا
مجمع پہ مورد کرم کردگار ہے

جو حاضرین جشن ہین سب شادمان رہین
مالک ہے سب طرحکا تجھے اختیار ہے

بیمار جو ہین وہ ہون شفایاب جلد تر
تو ہی حکیم اے مرے پروردگار ہے

نادار جو ہین اونکو غنی کر مرے رحیم
تیرے سوا نہین کوئی پروردگار ہے

اموات مومنین کی خطا ہین بحل ہون سب
قبضے مین تیرے جنت و فردوس و نار ہے

بانی جشن شہ کے مطالب ولی بر آئین
تجھسے یہی دعا مرے پروردگار ہے

سرکار ہیں میرے شاد ہین خلق ہین بلاہم | اس امر کا یہ عبد فقط خواستگار ہے

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

کون و مکان مین جشن کا گھر گھر ہے اہتمام | پیدا ہوئے ہین آج مرے ساتوین امام
موسیٰ ہے نام آپکا ہین ابن جعفر آپ | یکشنبہ کا تہا روز جو پیدا ہوئے امام
مشہور تر لقب تو ہے کاظم ہی آپکا | صادق کی جان و دل ہین کچھ اسمین نہین کلام
ہے ہفتم صفر کو ولادت جناب کی | کنیت ابوالحسن بہی ہے مشہور خاص و عام
حضرت ہین جان فاطمہ و دلبر علی | پیدا ہوئے ہین یکصد و تیس مین امام
ہین دیکھین شاہ جعفر صادق کمال آج | خوش ہین بہت حمیدہ خاتون نیک نام
ساتون فلک کے آج فرشتے ہین شادمان | آفاق مین ہے شہ کی ولادت کی دہوم دہام
جاری ہے پھول پان کی تقسیم جشن مین | ہین سامعین و اہل ولا آج شادکام
اوٹھتا ہے بعد ایک کے اک مدح کیلئے | مسرور سامعین بہی ہین [illegible]
ہر شخص فن نظم مین ممتاز ہے کمال | اہل ملک مدح کرتے ہین جو صفت ہین خاص و عام
تعریف کا جو شور سوا ہوتا ہے بلند | منبر سے اوٹھکے کرتے ہین حضار کو سلام
ساقی پلادے جام شراب طہور کا | مدنظر مجھے بہی ہے [illegible] امام
آل نبی کا عشق ازل سے ہے قلب مین | مجھکو جہان کی مے سے نفرت [illegible]
جنت کی جو کھینچی ہوئی ہی دے وہی شراب | مطلوب وہ نہین مے دنیا جو ہے حرام
انگور خلد ہی کی نہی میرے دلین تاک | میخانہ سے غرض ہے نہ ان شیشون سے کام
رندان بادہ نوش جہان مئے سہین ہی لطف | ان مغبچون کو دور ہی سے ہے مرا سلام
وہ ہمیشہ طعنہ زن ہین تو ہم انپہ طعنہ زن | رندان روزگار سے جھگتی رہی مدام

پھیلی ہے آمد شہ ابرار کی خبر
صد شکر ساتوین مرے ہادی کا دور ہے
چھایا ہوا ہے رحمت معبود کا سحاب
احسان نیر اخوب چمکا یا مجھے شتاب
اس طور ہی سے حال ولادت کا ہے رقم
دریافت کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے
کچھہ مومنین تھے جعفر صادق کے ہمسفر
بیٹھے تھے چاشت کھاتے ہوئے سرور ہدا
چلئے بفور آپکے قربان ہو یہہ کنیز
خیمے مین جلد اوٹھہ کے گئے شاہ دین پناہ
ایسی خبر خوشی کی سناتی ہون آپکو
باتین یہ تھین کہ ہونے لگا دردزہ فزون
نور جمال طفل سے روشن ہوا جہان
ہوتے ہی خلق سجدۂ معبود مین جھکے
دی دہنے کان مین شہ ابرار نے اذان
تھے شاد شاد شکر خدا تھا زبان پر
بولا ابو بصیر کہ ہم بھی تو کچھہ سنین
فرمایا مجھکو حق نے عنایت کیا پسر
پھر بولے سر بسر یہ ہے فرض اسکی دوستی
اسکی ولا بھی اہل مودت پہ ہے ضرور
دی تہنیت امام کو کل حاضرین نے

جلدی پلا دے اب مئے عشرت [illegible]
مجھکو ولائے آل محمد ہی سے ہے کام
لازم نہین ہے دیر طرب کا ہے یہ مقام
اب سن لے مجھسے مدح شہ آسمان مقام
حج سے فراغ کرکے پھرے جب چھٹے امام
ہے درمیان مکے مدینے کے یہہ مقام
سب شادمان تھے منزل ابوا مین تھا مقام
اک خادمہ نے آکے یہ شہ سے کیا کلام
خاتون نے بلایا ہے یا سرور انام
کی عرض تب حمیدہ خاتون نے یا امام
جس سے کمال شاد ہون مولائے خاص عام
قرآن کے سورے پڑہنے لگے سرور انام
پیدا اوسی جگہہ ہوئے شہزادۂ امام
اپنے پدر سے کچھہ گئے اسرار کے کلام
پھر بائین کان مین کہی قامت باہتمام
بس پھر کے اپنی جا پہ جو آئے شہ انام
کسواسطے محل مین گئے تھے شہ انام
مژدہ یہ سنکے خوش ہوئی حضار بھی تمام
پنجاہ و ہفت سال ہدایت ہے اسکا کام
ہوئیگا میرے بعد یہی خلق کا امام
پہنچے مدینے مین جو شہ عرش احترام

نذریں خوشی کی لیکے سب آئے دین کی گوہ
افلاک سے بھی آئے ملک بہر تہنیت
جو آج خوش نہو وہ شقی ہے خدا گواہ
ذات جناب سے ہے دو عالم کا بندوبست
چلتے ہیں شہ کے حکم پہ جتنے ہیں حق پرست
پیرو ہے ایسا کون کہ جو شادمان نہیں
لو دیکھ لو طلوع ہوا دین کا آفتاب
اب خاتمہ قصیدہ کا ہے روک لے قلم
جو مومنین ہیں جمع وہ آمین سب کہیں
بانی جشن کے بھی مطالب ہوں سب روا
جو حاضرین جشن ہیں سب شادمان رہیں
بیمار جتنے ہیں انہیں صحت نصیب ہو
مقروض جتنے ہیں وہ ادا ہوں دیون سے
ہم توبہ کرتے ہیں تو گناہوں کو بخشدے
جتنے گناہ ہمسے ہوئے ہیں معاف ہوں
اموات مومنین کو بھی تو بخشدے رحیم
ہم پر نہ وقت مرگ کے تلخی اجل کی ہو
ہم مرتکب معاصی ہی کے عمر بھر رہے
صدقہ محمد عربی کا امان سے ملے
جو مطلب دلی ہیں وہ بر آئیں جلد تر
اولاد و آل خوش رہے تا حشر اے کریم

دی تہنیت سبھوں نے بصد سرور خاص و عام
مشتاق تھے کہ دیکھ لیں ہم صورت امام
انکے عدو کا قعر جہنم میں ہے مقام
حضرت ہیں مورد کرم رب خاص و عام
باب الحوائج آپ ہیں مشہور خاص و عام
ہے بارگاہ شاہ پہ خلقت کا ازدحام
تعظیم کو اٹھو کہ تولد ہوے امام
کر التجا خدا سے کہ اے رب خاص و عام
کچھ شک نہیں ہے اسمیں یہ مقبول ہی مقام
ہیں یہ غلام خاص شہ آسمان مقام
مطلب بر آئیں سبکے لیے خالق انام
امراض سب ہوں دفع تو ہم سب ہوں شاد کام
طاعون اور بخار بھی ہو دفع یا امام
ہے کون تجھسا جس سے کہیں درد دل تمام
ہمسے نہ اونکا حشر کے دن لیجو انتقام
تیری عطا سے دونوں جہانمیں ہوں شاد کام
نکلے جو دم تو لب پہ ہو اسم بھی تیرا نام
لیکن تو ہی رحیم ہے اے رب خاص و عام
دونوں جہان میں شیعہ حیدر ہوں شاد کام
سرکار سے شاد ہیں خلق میں مدام
جو جو مطالب انکے ہیں بر آئیں وہ تمام

جناب رضا کی ولادت کی شب ہے — [illegible] مسرت کی شب ہے
ہے نام آپکا بھی علی سب ہیں واقف — یہ ہر ایک [illegible] کی عشرت کی شب ہے
ہوئے پنجشنبے کے دن آپ پیدا — حقیقت میں یہ شب ہی جنت کی شب ہے
رضا ہے لقب ہیں جواد آپ بیٹے — یہ شب ہی حصول سعادت کی شب ہے
ہے ذیقعدہ کی گیارہویں شکر خالق — یہ دن و [illegible] ہے یہ عزت کی شب ہے
ہیں شادان سوا آج موسیٰ کاظم — کہ فرزند کے یہ ولادت کی شب ہے
محمد تقی کے پدر آپ ہی ہیں — یہ امام [illegible] کی بھی فرحت کی شب ہے
ہوئے ہشتم امام آج پیدا ہوئے ہیں — یہ عشرت کا دن ہے یہ فرحت کی شب ہے
مدینے میں ہے شاد ہر ایک مومن — کھلے طور [illegible] کہ بہجت کی شب ہے
عجب کوہ ضامن کی ہے آج رونق — کہ یہ روشنائی بھی کثرت کی شب ہے
ہے تجلی ہی کی روشنی چار جانب — یہ دن عید کا ہے یہ عشرت کی شب ہے
دماغ آج اس کوہ کا عرش پر ہے — کہ مولا کی ہے یہ ولادت کی شب ہے
فضائل کے مشتاق حاضر ہیں ہر دم — کہ جشن [illegible] شرکت کی شب ہے
بہار آگئی ہر طرف جگمگے ہیں — غلامان شہ کی مسرت کی شب ہے
ہزاروں زن و مرد حاضر ہوئے ہیں — کہ مخصوص یہ شب زیارت کی شب ہے
محمد حسین آج بیحد ہیں شادان — کہ آقا کی یہ ولادت کی شب ہے
بہاری یہ لیجاتے ہیں آج سہرا — معطر [illegible] کہ عشرت کی شب ہے
نکلتی ہے قندیل گھر سے اٹھکے — یہ [illegible] مسرت کی شب ہے
ہے مسعود ذیقعدہ کی بارھویں شب — یہ طاعت کا دن ہے عبادت کی شب ہے
خدایا سبھوں کی مرادیں [illegible] — [illegible] یہ برکت کی شب ہے
بہت شاد ہے آج جرجیس و آصف — کہ آقا کی [illegible] یہ مسرت کی شب ہے

جو دشمن ہین رضا کے وہ رہینگے تشنہ مین پیاسے — پئین گے دوست نہر دو کوثر و تسنیم کا پانی

ہین نسبت سرو سے دون یا صنوبر سے کہ طوبیٰ سے — ثنا ہو گی ادا گر لکھون قصیدہ میں بلا ثانی

تعجب کیا رخ شہ سے اگر شمشاد رسکن ہو — اس آئینہ سے خود ہی صانع قدرت کو حیرانی

ہین ضو بخش چراغ مہر و ماہ و انجم و کوکب — رشک ان کو دلاتی ہے رخسار و پیشانی

کبھی مہتاب کبھی خورشید کی صورت چمکتا ہے — عجب جلوہ دکھاتا ہے نقاب روی نورانی

سراسر زلف کا سودا بھرا ہے سر مین عاشق کے — طبیعت ہو گئی ہے آپکے گیسو کی دیوانی

رہونگا جبہہ سا سایہ کی صورت آستانہ پر — عطا مجھکو اگر ہو آپکے روضہ کی دربانی

علی موسیٰ رضا راضی رضامندی مین ہین حق کی — نظر مین ہیچ ہے دنیا کی دولت ہو کہ سلطانی

عطا جمعیت خاطر ترے تفہیم ہو ہم سے

تصدق آپکے گیسو کا ہو رفع پریشانی

قصیدہ در تہنیت ولادت امام محمد تقی علیہ السلام

امام نہم کی ولادت کا دن ہے
محبان شہ کی مسرت کا دن ہے

محمد تقی آج پیدا ہوئے ہیں
یہ شب عشرتوں کی ہے فرحت کا دن ہے

علی رضا شاد کیونکر نہ ہوویں
کہ فرزند کی یہ ولادت کا دن ہے

رجب کی دہم کو ہوئے آپ پیدا
یہ شب قدر کی ہے یہ رفعت کا دن ہے

ہے جمعہ ہی کے روز شہ کی ولادت
حقیقت میں یہ روز عزت کا دن ہے

رجب کی نویں ہے خوشی کی یہ شب ہے
نویں مقتدا کی ولادت کا دن ہے

بہار آگئی ہر طرف جھومتے ہیں
جو سرو ہیں ان کی مسرت کا دن ہے

نہ کیوں شاد ہوویں مومن پاک باطن
غرض شادمانی و بہجت کا دن ہے

مدینہ میں ہے شاد ہر ایک مومن
ہے شب معجزے کی کرامت کا دن ہے

جواد آپکا ہے لقب ہیں سخی بھی
کہ یہ سبکی خاطر سعادت کا دن ہے

ابو جعفر ثانی کنیت ہے شہ کی
میں خوش ہوں کہ شہ کی ولادت کا دن ہے

فضائل بیان کیا ہوں آل نبی کے
یہ جشن ہمایوں کی شرکت کا دن ہے

مبارک سلامت کا ہے شور ہرسو
مرے رہنماؤں کی فرحت کا دن ہے

گلے ملتے ہیں آج ہنس ہنس کے مومن
یہ سب مومنوں کی مسرت کا دن ہے

چھکا آج ساقی گلفام ہمکو
کہ یہ شب خوشی کی ہے فرحت کا دن ہے

خدا باقی جشن کو شاد رکھئے
خدا سے یہی عرض حاجت کا دن ہے

جو حاضر ہیں وہ سب ہیں شاد دائم
وہ برلائے حاجت کہ فرحت کا دن ہے

قلم روک حسن حاجت طلب کر
سب آمین کہیں یہ عنایت کا دن ہے

رہیں شاد و آباد سرکار میرے
تو سن لے دعا یہ اجابت کا دن ہے

قصیدہ در تہنیت ولادت امام علی نقی علیہ السلام

آج پیدا ہوا ہادی دہم شکر خدا
شش جہت نور سے مملو ہے بہ نور ضیا
پنجم ماہ رجب کو ہے ولادت شہ کی
نام نامی ہے علی آپکا سنئے صفتیں
ہیں لقب آپکے ہادی و نقی و ناصح
بوالحسن آپکی کنیت ہے یہی معروف تھا
جمعہ کے روز ولادت مرے مولا کی ہوئی
اک روایت ہے کہ ذیحجہ کی تھی نیمہ بھی
ناز کرتی ہے بڑے موضع صریا کی زمین
آپ پیدا ہوئے تھے دو صد و دو ہجری میں
تقی ذی شرف و قدر پدر آپکے ہیں
حسن عسکری ذیجاہ ہیں حضرت کے پسر
شاد و خوشحال نہایت ہیں ہوئین [illegible]
آج مسرور نہایت ہیں ثنا خوان
مومنین جمع ہیں جلسہ ولادت کا ہے
دمبدم صل علیٰ منھ سے نکلتا ہے
شکر کرتے ہیں کہ پیدا ہوا دسواں ہادی
مومنین جتنے ہیں اس جلسہ میں مسرور ہیں سب
مدح خوان جتنے ہیں سب ہوتے ہیں [illegible]

چرخ ہفتم سے ہے وہ چند زمین کا رتبہ
نقش کے جو ہیں پیروں میں ذرہ سے سوا
گلشن دہر میں چلتی ہے مسرت کی ہوا
بزرگی و شرف سے قوت آگاہ خدا
جہل و تکمیل ہدایت سے شہیں کام رہا
آپ ہم کنیت جد ہیں یہ شرف اور بڑا
روز مسعود ہے یہ اسمیں تامل ہے کیا
آپ دنیا میں جو آئے تو وہ دن جمعہ کا تھا
متصل ہے وہ مدینہ سے یہ دریافت ہوا
یہی اہل تواریخ نے مرقوم کیا
ہیں نویں اپنے وہ ہادی ہیں رتبہ ہے بڑا
اہلبیت سرور بھی رہے تابع مرضی خدا
آپکے ہیں رخ پر نور کی جھلک جہاں کے ضیا
شکر کرتے ہیں کہ خالق نے پیمبر کو دیا
ہیں نقی مثل تقی تابع مرضی خدا
[illegible] آج ہیں [illegible] کہ ہے دسواں جلسہ
گلشن دہر میں چلتی ہے مسرت کی ہوا
رنج و مغموم نہیں فرقہ اعدا کے سوا
شاد ہو ہو کے وہ پڑھتے ہیں قصیدہ اپنا

بعد اون سب کے جو جرجیس کی باری آئی — تو بصد شوق وہ منبر پہ ہوا مدح سرا

اور تعریف سے مردم کی چھتین اڑنے لگین — اور جب مطلع پہ نوریہ فی الفور پڑھا

مطلع

اے مری دسوین امام آپ پہ سو جان فدا — آپ پیدا ہوئے آج اسکی مسرت ہے سوا

ساقیا آگیا پھر بادہ کشی کا موسم — مئے فردوس مجھے پھول کے ساغر مین پلا

نظم کرتا ہے قصیدہ مجھے دسوان امام — نشۂ مئے سے ہے آئینۂ خاطر کی جلا

آج وہ خلق مین آیا ہے جو دسوان ہے امام — خم کا منہ کھول گلابی مری ہونٹون سے ملا

کبھی جاتے ہوئے دیکھا ہے کسی بھٹی پر — مجھکو بچپن سے ابھی تک ہے اُسی کا چسکا

تو بھی ہے شہ کا محب خوب جھکایا مجھکو — دور دور آئے ہے تہ چرخ برین آج ترا

الفت ساقی تسنیم کے دم بھرتے ہین — ہے شب و روز یہی اب تو وظیفہ میرا

دور و نزدیک کے مضمون ہین و انہم سارے — حال پر میرے ہمیشہ سے ہے افضال خدا

جشن ہین عطر کی تقسیم ہے پھولونکی ہین ہار — روشنی بر در و دیوار پہ ہے حد سے سوا

آج کیا باد سحر چلتی ہے اترائی ہوئی — رخیہ سر مومن کامل کے مسرت ہے سوا

مختلف رنگ کے ملبوس جو ہین زیب بدن — فرحتین دل پہ ہین خندان ہی سر آل ولا

سننے والے جو ہین سب وجد مین آجاتے ہین — دمبدم کہتے ہین اس بیت کو ہان پھر پڑھنا

ہمسے تعریف سخن کی تو نہین ہو سکتی — خوب تصنیف کیا آپ نے ای صل علے

ختم کرتا ہون قصیدہ مین کہین سب آمین — ہے یقین ہوئیگی جرجیس کی مقبول دعا

بانی جشن کے بر آئین مطالب سارے — ہین دل و جان سے یہ اولاد نبی پر شیدا

جو جو امراض ہین سارے وہ ہون سب جلد ہی دور — جتنے بیمار ہین اون سبکو عنایت ہو شفا

مومنین آج جو موجود ہیں [illegible] عالم میں
نکلے بر آئیں مطالب تو ہے احسان ترا

سب کے غلہ کی گرانی سے [illegible]
ابھی سرسبز ہو ارزان جو تفضل ہو ترا

تو یہ کرتے ہیں کہ ہیں اپنے گناہوں سے خجل
[illegible] حرمت محبوب خدا

ان میں جو لوگ ہیں مقروض ادا قرض ہوں
واسطہ اوسکا ہے جو آج ہوا ہے پیدا

سبکو دنیا میں نہ دکھلا کسی طرح کا غم
تیرے آگے تو ہر اک امر ہے سہل اے مولا

ہم گنہگاروں کی تو سنتا ہے [illegible] ہیں
تجھ سا ہے کون جو اوس سے کہیں اے بار خدا

جتنے اموات ہیں داخل وہ ہیں گر جنت میں
ہوا مان نار جہنم سے جو ہو فضل ترا

ایک کا ایک نہ محتاج ہو اے رب غنی
یہیں حاصل تری مخلوق کو ہو صبح مسا

تو جو چاہے تو ابھی رنج والم دفع ہوں سب
جور افلاک کا ہم کس سے کریں پھر شکوا

نزع اور مرگ کی سختی نہ ہو ہمپر مطلق
قبر میں چین ملے دامن مادر سے سوا

میرے سرکار کے بر آئیں دلی سب مطلب
واسطہ اوسکا ہے جو آج ہوا ہے پیدا

دوست جتنے ہیں وہ دنیا میں سب آباد رہیں
جو بغی ان سے ہیں غارت ہوں وہ اے بار خدا

رہیں دنیا میں باقبال و حشم فخر الملک
مرتبہ انکی ہو اولاد کا اس سے بھی سوا

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب امام حسن عسکری علیہ السلام

واصف ہوں عسکری کا حظ ہے سخنوری کا
رتبہ ملا ہے مجھکو حسان [illegible]ی کا

ہے آپکی ولادت شیعوں کو ہے مسرت
اک گل نیا کھلا ہے گلزار جعفری کا

رونق فزائی کی ہے حاجت روائی کی ہے
چمکا ہے پھر ستارہ دین پیمبری کا

پر نور ہے مدینہ ہے سب نیا قرینہ
شہرہ نہ کسطرح ہو اس نور گستری کا

کیفیت ہے شہ کی ہادی راہ خدا کہا دی
ثناخوان نامور کو ہے فخر چاکری کا

ام ولد ہین خداں خوش ہن نقی فی نشان
باعث یہ طفل ہوگا سب کی بہتری کا

ہین آپ وہ دلاور سب کانپتے ہین تہر
وارث ہوا ہے پیدا شمشیر حیدری کا

نشان خدائے یزدان چہرے سے ہی نمایان
کیا حور کی حقیقت کیا حسن ہے پری کا

چہرہ ہے وہ منور تاب نظر ہو کیونکر
خجلت سے منہ دوپہرے خورشید خاوری کا

ہے حکم خسروانہ قبضے مین ہے زمانہ
ہے اختیار حاصل بر خشکی و تری کا

ہین شاکو کام مردم تاریخ ہے چہارم
اہل زبان ہین باہم حظ ہے سخنوری کا

عسکر کا حاکم آیا لشکر کا ناظم آیا
ہے لطف اب جہان مین فن سپہ گری کا

ہے طبع کو مسرت کرتا ہون مدح حضرت
دعوی نہین ہے بالکل بندہ کو شاعری کا

آئے جہان مین حضرت اعجاز کو ہے عزت
باطل ہوئے کیونکر اب سحر سامری کا

پیارے بتول کے ہین اور رسول کے ہین
کیا کر سکے گا کوئی دعوی برابری کا

ہے انتہا کی جرات ڈرتے ہین کس سے حضرت
کیونکر نہو ہے بہاری پلہ دلاوری کا

کیا معتمد سے ڈرتے وہ بہر ہین قتل کرتے
اعزاز بڑھ گیا ہے مولا سے صفدری کا

جب معتصم نے دیکھا لشکر امام دین کا
اوس دن خطاب پایا مولائے عسکری کا

جب خصلت ان دعا پر یہ نظم ختم اب کر
ہوا ورد ورد ورد دین پیمبری کا

پروردگار عالم مومن جو یان ہین باہم
یہ سب کے سب غنی ہوں دکھہ ہو نہ بے زری کا

باقی نرم ہر دم ہون شادمان و خرم
دل پر نہ کوئی غم ہو صدقہ اسی جری کا

بیماروں کو شفا ہو قرضہ ہر اک ادا ہو
ہو جائے سب کو حاصل پایہ تونگری کا

بے منت زمانہ ملتا ہے آب و دانہ
صدمہ نہین ہے مطلق بندہ کو بے زری کا

چوتھی ربیع ثانی اور دن دوشنبہ کا تہا
آیا قدم جہان مین اس صفدر و جری کا

سرکار کی ہمارے افزون ہو عمر و دولت
مشکور ہوئی خادم اس بندہ پروری کا

قصیدہ در تہنیت ولادت صاحب العصر علیہ السلام

آج دریائے شرافت کا گہر پیدا ہوا
کہکشان و مہر کو حسرت ہے کہ نکلا ملک
اب ہے مشکل ... شجرہ کونین کے
در ہدایت کا جسکا تا بروز قیام
اب نہیں بیمار عصیان کو مسیحا سے غرض
ہر قدم حضرت سے دل بنتا ہے تما نا بدام
روشنی دیدہ ہائے مومنین باقی رہی
کیا خوف ہمکو ہیں آپ میں امان عمل میں
اب چلیگی جادہ حق پر خلائق بے خطر
تیغ دشمن مومنون پر کارگر ہوگی نہ اب
سجدہ کرتا ہوں خدا کے آگے کو مطلب ہے
نقش پائے شاہدین ہی ہی برادر وامر قوم
ہے یہی مطلب کہ مولا تک رسائی ہو مری
اور رونق ہو گیا فضل حق تعالے سے ہوا
سامرے میں جب ... میرے مولا کی ہوئی
سب مبارکباد دیتے ہیں نبی کو علیہ
شاد ہو کر جس خاتون سب کہتے ہیں امام
کہتے ہیں آ آ کے قدسی ہو مبارک یا حسن
آج ہے جشن سنگانے ملکے کہتے ہیں ہم
دل میں کہتا ہوں کن میں اب تو بنا شی قصور
ساتھ لیجائینگے ہر مومن کو مولا خلد میں

بارھوان ہادی امام بحر و بر پیدا ہوا
ساتھ ہی اپنے لیے فتح و ظفر پیدا ہوا
لگ گئے رستے پہ ہم سب راہبر پیدا ہوا
امن جسمین پائینگے مومن وہ گھر پیدا ہوا
دافع انزار و آلام و ضرر پیدا ہوا
نالہ شبگیر میں اپنے اثر پیدا ہوا
نور بڑھ جائے نہ کیون کحل البصر پیدا ہوا
جس سے قایم ہے جہان وہ شیر پیدا ہوا
شکر خالق سے کہ دل مردم میں ڈر پیدا ہوا
اپنے شیعون کا بڑا سینہ سپر پیدا ہوا
بندہ صالح کے نیچے نظر پیدا ہوا
خیر ہے کچھ کسکو عشق سیم و زر پیدا ہوا
اپنی دلسوزی ہی کی خاطر آگ پیدا ہوا
خال گر کوئی گل رخسار پر پیدا ہوا
باغ میں اک شور مرغان سحر پیدا ہوا
راحت جان و دل خیر البشر پیدا ہوا
شکر حق نخل تمنا میں ثمر پیدا ہوا
آپکا آرام دل لخت جگر پیدا ہوا
ہو مبارک آج شاہ بحر و بر پیدا ہوا
چل در حضرت پہ گر شوق سفر پیدا ہوا
تیرے دل میں کس سبب خوف سقر پیدا ہوا

بارھوین ہادی کی ای حجت حسن کی مدح و ثنا — اب دل حیدر مین ہمیشہ کیسے شکر پیدا ہوا
ہم گنہگار ذکی اب ساری خطا مین ہو ن مجل — واسطہ اوسکا جو ہادی کا ہمیشہ پیدا ہوا
عارضہ طاعون کا اور دفع ہوجائے بخار — دور کر ہمکو جو ہے خوف و خطر پیدا ہوا
ہے قسم تجھکو اسی کی ہم باسایش رہین — آج مولا عسکری کا جو پسر پیدا ہوا
خلق مین نواب فخر الملک کا ہو اوج موج — اوسکے صدقہ مین جو شاہ بحر و بر پیدا ہوا
بانی و حضار کے مطلب بر آئین جلد تر — واسطہ اوسکا جو شاہ خشک و تر پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

تمام مومن دیندار ہین خوش و خرم — ہے جشن مولد مہدی دین امام امم
ہمارے بارہوین ہادی جہان مین آئی ہین — بس آج قلب مین بشاش کچھ نہین ہےکچھ غم
خوشی کا جوش ہی پہولون نہین سمائے ہین — جھکا ہے آپکی چوکھٹ پہ آج اک عالم
امامت آپ پہ ہے ختم اے خوشا رتبہ — نہین کسی پہ وہ مخفی جو ہے وقار و حشم
نماز آپکے پیچھے پڑھین گے عیسی بھی — امام آپ وہ ماموم ہین خدا کی قسم
یہ فیض آپکے نعلین قدم سے پہیلا ہے — خدا خدا اسکے ہین نعرے ہے ترک یاد صنم
بتونکو کرتے تہے سجدہ خدا پرست بھی تہے — نظر مین پہلے نہ تہا کچھ بھی فرق دیر و حرم
خبر ہے آپکو آیندہ و گذشتہ کی — ازل سے راز الہی کے آپ ہین محرم
ہے جبر آپکی روز قیام تک جاری — نہین ہے جسپہ یہان کچھ سخاوت حاتم
طلب کیا جو شہ دین سے بس وہی پایا — کبھی زبان پہ آیا نہ لا سوائے نعم
سخی ہے کون زمانے مین جدا علی سا — رکوع مین تہے جو دیدی فقیر کو خاتم

تہا نور آپکا موجود پیش رب علا
حسب و نسب کا بہی احوال ہی مرک پہ عیان
علی ہی کعبہ مین پیدا ہوی زہے توقیر
وہ کون ہے جو نہین مرتبون سے ہے واقف
پلا دے تو مئے فردوس جلد اے ساقی
نہ تیرے دور مین جرعہ کش ہی رہے محروم
تری ثنا و صفت ہی کرونگا مین تا زیست
خبر نہین ہے تجہے عید کونسی ہے آج
وہ خم نکال مرصع ہو جو کہ سر تا سر
خدا کی شان کہ بدلا ہے رنگ عالم کا
ضیا وہ اون سے ہی ساطع نظر پہیری کہین
جہکا دیا ہے ساقی نے خوب سب شیشے
یہی ہے دہن کہ کرون شہ کی خوب شرح ثنا
ضعیف ہون یہ یہ میدان مجہ سے طے ہو جا
یہ چند شعر فقط لکہہ لئے ہین بہر ثواب
وہ کون ہے جو نہین آج دید کا طالب
سخن کے فیض سے رہتا ہون مین بہی مالا مال
جو بر خلاف ہین وہ سب پڑے ہین جہنم مین
یہ روشنی تہہ افلاک آپ ہی کی ہے
بقول کالکا پرشاد جب حال یہ ہے
جہکے ہوئے ہین شہنشاہ کے بہی سر در پہ

جہان مین خلق ہوئی تہے حضرت آدم
خدا کے فضل سے ہے پاک صاف صادق حکم
ہین آپ ہی کے تو سب فخر عیسی مریم
حضور فخر عرب ہین حضور فخر عجم
کہ آج مد نظر ہے ثنائے شاہ امم
خدا کے نام پہ جلدی جہکا سبو پیہم
مجال کیا ہے جو نکلے زبان سے لفظ جہم
ہمارے بارہوین ہادی کے آچکے ہین قدم
وہ جام دے کہ ہون جسمین جڑے ہوئی نیلم
ہین نصب خانہ کعبہ پہ نور بار علم
شہ زمن ہین غرق جو اس نوشہ مین سے جم
جہان کے قصون سے ہی شہ کا وصف مستحکم
مین آج لیکے تو بیٹہون دوات و قلم
ثنا ہے بارہوین ہادی کی یہ ڈگین نہ قدم
دماغ ہی نہین قابو مین کیا ہو فکر اہم
اوڈاری ہے مجہے بہی ہوائے سیر ارم
نہین جو گنج سلاطین مین یہ وہ ہی رقم
جو مومنین ہین وہ بہرتے رہینگے آپکے دم
ثنا ہے نور شہ دین سے نیر اعظم
مری زبان نہ آسکے کوئی جو سنے بہی جہم
نہین زمانہ مین ثانی بادشاہ امم

جہان مین کرتا ہے ہر مومن آپ ہی سے طلب
حضور ہی ہین بلا شبہہ مرجع عالم

شجاع آپ سا خلق خدا مین کوئی نہین
دلیر کیون نہ ہون شیر خدا کے ہین ضیغم

اب آپ ہی کے تصدق مین خلق پلتی ہے
جہان کی نعمتون سے بھرے ہین اپنے شکم

ثنائے آل رسول انام کو سے لگے
در و دیر مٹتا ہے اس جشن مین سرک بیہم

جہان بھر کی مساحت ہے ایک ہمین طے
مین نظم کیا کرون توصیف اسپ تیز قدم

اب اور مطلع پر نور پڑھ دو ای حسنین
وہ شادمان ہین جو حضار بیٹھے ہین باہم

مطلع

شریک حال ہوا ہے خدا کا فضل و کرم
دلون سے دور ہوئے آج درد و رنج و الم

خدا کے فضل سے اب ہے دین حق کی رونق
اذانین مسجدون مین ہین نمازین ہین باہم

توجہ آپکی ہوتی اگر نہ ہم سب پر
نہ ہوتا خلق سے موقوف شور زیر و بم

نہ ہوتے آپ تو فسق و فجور پڑھ جاتا
بقاے دین کا سبب آپ ہین خدا کی قسم

بغور دیکھلین سب مومنین خوش آئین
ظہور شاہ ہوا اٹھگیا حجاب عدم

طرح طرح کی مسرت ہے حور و غلمان کو
پئے سلام شہ دین سر ملک ہے خم

ہے آج جشن مین تقسیم پان پھولون کی
گلے سے ملتے ہین جھک جھک کے مومنین بہم

ہزار شکر ہون محبوب مدح گویون مین
مرے نصیب مین لکھی ہے سیر باغ ارم

خدا کے ایک ہی مداح ہے اسی گھر کا
ثنا کرے جو زمانہ تو پھر ہے کم سے کم

ادہر ہو چشم عنایت تو پڑھ کے دریا ہون
مین ایک قطرہ ناچیز آپ بحر کرم

حضور سے نہ کرون التجا تو کس سے کرون
نہ دوست ہے کوئی اپنا یہان نہ ہی ہمدم

نہ دن کو چین ہے دم بھر نہ شب کو ہے آرام
بس اب تو گردش افلاک سے ہی ناک مین دم

غلام خاص ہے غفلت ہے کس لئے مولا
ادہر بھی ہو نظر بخشش و عطا و کرم

حجاب آتا ہے میں اپنا حال کس سے کہوں — غم و ملال سے ہر وقت چشم ہے پر نم
میں چاہتا ہوں کہ تکلیف دوں جو آپ کو میں — سنیں جناب کے آگے کوئی یہ امر اہم
خبر حضور نہ لیں گے تو ہو گا کیا انجام — ہمیشہ غلام پہ کرتا ہے چرخ جور و ستم
وفور رنج و الم سے یہ جان ہوں لب پر — شتاب لیجئے خبر میری یا امام امم
دعا میں کرتا ہوں حضرت سے بھی میں یہ — جو مانگتا ہے وہ سب شہ سے مانگ لیں اک دم
جو بانی جشن کا ہے وہ رہے سدا آباد — کہ یہ ہی دل سے ہے قربان سرور اکرم
یہاں جو رہتے ہیں تشریف ہوں کہاں — رہیں زمانے میں مسرور و شاد و خرم
بلائے قحط ہو دور اور دفع ہو طاعون — تو بندگان خدا کا ہو دور رنج و الم
مرض جو پھیلے ہیں اقسام کے وہ زائل ہوں — ہزار ہا ہوئے ہیں جو جناب کے بیدم
گناہ عفو ہوں ہم سب کے شہ کے صدقہ میں — بچیں عذاب سقر سے غلام شاہ امم
سر اک امام پہ اعدائے دین نے ظلم کیا — اب انتقام کا وقت آیا یا امام امم
ہو کربلا میں ہوئے ظلم وہ ہیں پیش نظر — ستمگروں نے کیا باغ سیدہ کا قلم
زمانہ بھر گیا فسق و فجور سے مولا — بس اب ظہور کریں آپ یا امام امم
عطا ہو عمر خضر فخر ملک کو یا رب — رہیں زمانے میں تا زیست با وقار و حشم
جہاں میں تا صد و سی سال یہ رہیں خوشحال — رکھیں انکے شامل احوال اپنا فضل و کرم

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

عبد گنہگار ادنی کا ہوں لا کلام — ستار جسکا نام ہے غفار جسکا نام
لازم ہے اسکی یاد سے غافل نہ ہو بشر — ذکر خدائے پاک کرے صبح ہو کہ شام
اور اسکے کرم سے ہم کبھی بھوکے نہیں رہے — گھر بیٹھے رزق روز پہنچتا ہے صبح و شام

وہ دے تو شکر ہے جو نہ دے تو بھی شکر ہے
فاقہ بھی ہو تو ہو ہمیں عید ہمہ صیام

دنیا کے مال و زر پہ نہیں ہے میری نظر
حضرت کے مدح گو یوں میں لکھا ہی میرا نام

نعت محمد عربی فصل عین ہے
جنکے سبب سے بنگئے ہم عاصیوں کے کام

روز ازل سے مست مئے حب آل ہوں
چودہ سے کم نہوں جو ملے ایک ایک جام

مدح و ثنا میں اپنی ہوئی زندگی بسر
لیتے نہیں زبان سے ہم اور کوئی کام

اوروں کی کچھ ثنا و صفت سے نہیں غرض
مداح شاہ دین ہوں یہ ہے شکر کا مقام

حاسد کا قلب ہو گیا مجروح سر بسر
تیغ زبان سے لے لیا جس معرکہ میں کام

کیا بات اس سخن کی ثنا کس سے ہو سکے
دنیا میں بعد مرگ بھی رہتا ہی اس سے نام

ساقی برائے ساقی کوثر پلا شراب
لکھتا ہے آج مدح شہنشاہ خاص و عام

ایسا نہیں ثنا و صفت میں و رنگ ہو
منہ سے مرے ملا رہے مینائی سبز فام

تا حشر اوج موج رہے خم کی خیر ہو
چھلکاؤں اسطرح سے چلے آج دور جام

کچے گھڑے کی جسکو چڑھی ہے چڑھی رہے
مست مئے ولائے علی ہم ہیں لا کلام

ہم رند بادہ خوار ہیں حب علی سے مست
شیشوں کے منہ کھلے ہوئی ہیں چل رہے ہیں جام

ہانکے پکارے کہتا ہوں کیا واعظوں کا ڈر
پیتے ہیں بادہ مئے حب علی مدام

ہمنے تو سبکو دیکھ لیا کسکا نام لیں
دل میں صنم صنم ہے تو لب پر خدا کا نام

تسبیح جیب رہے ہیں دکھانیکے واسطے
دم دیا گئے ہی سے رہتا ہی بس کام صبح و شام

موجود ہاتھ باندھے ہوئی مسجدوں میں ہیں
اسطرح کی نماز کو ہے دور سے سلام

ساقی کسی طرح کا تکلف نہ اوٹھ رہے
جام طلا وہ دے کہ ہو مینا کا جس پہ کام

پیش نظر ہو حال جہان مثل آئینہ
جم کو ہو رشک دیکھکے دی اسطرح کا جام

ایسا کہیں نہ ہو کہ مرا شیشہ ٹوٹ جائے
ہم میکشوں کو آج پلا بے حساب جام

حیرت کا ہے مقام کہ تجھکو خبر نہیں
پیدا ہوئی ہیں آج کی شب بارہویں امام

وہ کون ہے جو شاد نہین روزگار مین
جہرے سے سر ملک کے سرور آشکار ہے
نئے تہنیت کا شور زمین آسمان پہ
جنکے قدم سے ارض و سما برقرار ہین
جاتے ہین اور آتے ہین افلاک سے ملک
سب آستان پہ باادب سر جھکائے ہین
فیض قدم سے تازہ و تر باغ دہر ہے
اس خاندان کی خیر سے واقف ہی ہر بشر
سب جانتے ہین انکے جد ہین وہ نامدار
چھوٹے بڑے کا فرق ہے رتبہ مین آپ مین
جلدی ظہور کیجئے یا صاحب الزمان
مملو جہان ہو گیا فسق و فجور سے
ہین انتہا کے ظلم و ستم مومنین پر
ہو جائے جلد قاف سے تا قاف ایک دین
صد شکر انتظار کے دن ہو گئے بسر
آگاہ ہین حضور تو ما فی الضمیر سے
راحت نہین دل کو مرے ایک آن بھی
جور فلک سے چین نہین ایکدم مجھے
آتا ہے یہ خیال کہ جاتی ہے آبرو
غیرونکی طرح اپنے بھی کرنے لگے ستم
جسپر جلیس بھی ہے لطف و کرم کا امیدوار

کوئی درود بھیجتا ہے اور کوئی سلام
ہے بارگاہ شاہ پہ خلقت کا ازدحام
سلطان بھی بارگاہ مین خم ہین پئے سلام
پیدا ہوا ہے آج وہ ذی قدر نیکنام
ہے صاحب الزمان کی ولادت کی دھوم دھام
ہے ذات پاک شاہ ہدا مرجع انام
کون و مکان مین ہے شہ والا کا اہتمام
سائل کو بے دئیے ہوئے کھاتے نہین طعام
فخریہ آفتاب ہوا جن سے ہمکلام
ہین آپ بھی زبان خدا اسمین کیا کلام
ہے شاق ہم سبھون کو بہت دوری امام
کیا دیر ہے برائے خدا کھینچئے حسام
اب تو حضور لیجئے اعدا سے انتقام
اکدم مین فیصلہ ہے کھنچی جس گھڑی حسام
خوش ہون کہ اب ظہور کی حضرت کل صبح و شام
گر حال دل لکھون تو نہ ہو ختم تا تمام
مولا قسم خدا کی ہے اب خواب و خور حرام
آتی ہے رات غم کی جو دن ہو گیا تمام
مین رنج سہتے سہتے ہوا جاتا ہون تمام
امداد کا مقام ہے یا شاہ خاص و عام
ای خسرو زمین و زمان آسمان مقام

کیوں اپنے درد دل کو کسی غیر سے کہیں
جز شاہ دین میں نہیں ہے کچھ کسی سے کام

یارب بحق حرمت آل رسول پاک
مطلب سے آئیں اونکے جو ہیں جمع خاص و عام

جو جسکی ہے مراد وہ بر آئے جلد تر
بیمار جتنے ہیں او نہیں صحت رہے مدام

ہو ویں بے سجار دور تو طاعون دفع ہو
بندے ترے ہلاک ہوئے جاتے ہیں تمام

غلہ بہت گران ہے یہ ارزان ہو جلد تر
ہاتھوں میں زر نہیں ہے تو رہتے ہیں بے طعام

جو لاولد ہیں اونکو ہوں فرزند بھی عطا
مسرور و شاد کام رہیں مومنین مدام

کرتے ہیں جشن سید و میاں و ہوم دہام سے
دل سے مطیع آل نبی ہیں یہ لاکلام

کرتے ہیں جشن پاک میں کثرت سے روشنی
انکا چراغ خلق میں روشن رہے مدام

اقبال و عمر و دولت کونین ہو عطا
فرزند بھی عطا ہوا نہیں ایک لالہ فام

ہیں عطر قسم قسم کے پہولوں کے ہار ہیں
حضار کو کہلاتے ہیں اقسام کے طعام

جود و سخا میں انکا نہیں ہے کوئی نظیر
تا حشر یہ یونہیں رہیں دنیا میں نیکنام

ہے روز عید کیوں نہ مسرت دلوں کو ہو
جہاں جہاں سے ملتے ہیں گلے مومنین تمام

سرکار میرے شاد رہیں باغ دہر میں
ان پر ترا کرم رہے اے خالق انام

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

مدح خوانی پہ جو آمادہ ہے طبع موزون
ہاتھ جوڑے ہوئے استادہ ہیں تازہ مضمون

کچھ عجب آج قلم کی ہیں صریریں دلکش
دمبدم سمجھتے ہیں گویا دف و چنگ و قانون

خودبخود ہو گیا قرطاس گلابی سارا
ہوئی تحریر سیاہی کی بدلکر گلگون

مہر و خورشید کی ہر حرف دکھاتا ہے ضیا
نقطے رہ رہ کے چمکتے ہیں ستارہ سے فزون

ہے نئی بات کہ بدلا ہوا ہے رنگ دوات
کچھ نہ کچھ خوشخبری ہوگی کہ اچھا ہے شگون

مومنین پہنے ہوئے خلعت نوین حاضر
سب شگفتہ ہین دلون پر ہی خوشی [illegible]

شاد ہو ہو کے گلے ملتے ہین سب آپس مین
جسکو دیکھو نظر آتا ہے کسی کا [illegible]

تہنیت کہتے ہین جمع صغیر اور کبیر
تنگ مجمع سے ہوئی وسعت کوہ و ہامون

رنگ یہ دیکھکے بے حد تعجب ہوا ہین
ہوئی حیرت کہ یہ کیا آج سمان دیکھتا ہون

آج ہے روز طرب کونسا معلوم نہین
کہ شگفتہ ہے ہر اک مومن پاکیزہ درون

دی خبر دل نے تعجب ہے کہ تو ہے غافل
آج مسرور نہ ہو جو وہ بڑا ہے ملعون

عید ہے پنجتن پاک کو بہی جنت مین
آج پیدا ہوا ہے وہ کہ جو ہے دین کا ستون

بارہوان ہادی کونین امام آخر
ہے وہ ہمنام محمد تو ہر اک ہی مفتون

خوش بہت ہین حسن عسکری نیک خصال
شاد ہے آج دل حضرت نرجس خاتون

آج پیدا ہوا ہے وہ کہ جو ہے مرجع خلق
آج وہ خلق ہوا جو ہے کرم کا جیحون

قصر کسرا کے گرے کنگرے پہٹکر صدہا
ہین زبردست و دل آزار و ستمگار نگون

سنکے یہ مژدہ جانبخش ہوا مین مسرور
و بیان آیا کہ رقم آپکی توصیف کرون

سب کمالات کا مجمع ہین سہ کون و مکان
کیا مناسب ہے رقم کونسی تعریف کرون

علم اور حلم مین ہمتائے علی ہین حضرت
عدل و انصاف سے معمور ہے ربع مسکون

نظری و عملی فلسفہ کیا چیز ہے یہان
آپکے حکمت کے سبق اپنے پڑہی افلاطون

رعب ایسا ہے کہ خائف ہین دلیران جہان
سر جہکائے ہوئے پہرتا ہے شیر گردون

ہان چہکا ساقی گلفام ہنوز مدح مین دیر
کہ شگفتہ ہے نیا گلشن طبع موزون

دور دورا ترا عالم مین رہے تا محشر
آستانے پہ تری روز ازل سے ہون نگون

مئے کوثر کی ہمیشہ سے ہی میخوارونکو لہر
زندہ ہون تیرے سوا مدح و ثنا کسکی کرون

لطف ہے پہر گزک گر یہ طمع کا ہو تو سکار
صید ہو جائیگا اس عہد مین مرغ مضمون

نجم گردون جو پہرا ہے نہین کچہہ فکر کی جا
مجہہ شرابی کو ہے تیری ہی محبت کا جنون

کیون نہ آکر رہی خلق کے میخوارون سے
بادہ ساقی ہین مری خلد بین میخانہ سے
خنک ہے بارہوین ہادی نے کیا لطف و کرم
تہنیت آپکے میلاد کی ہے چار طرف
چاہ سے آپکی کس جوش مین لہراتا ہے
کسطرح سے نہ معطر رہے عالم کا مشام
روئے انور کی زمانہ مین ضیا پھیلی ہے
باغ فردوس ہی بیشک تری الفت کا ثمر
ذوالفقار شہ مردان یہ ہے قبضہ تیرا
حد امکان سے گذر جاتا ہے اسپ چالاک
کچھ تعلی نہین گر کوئی کہے تخت روان
ہاتھ خلاق دو عالم نے دیا ہے وہ امام
عدل و انصاف سے کیونکر ہو نہ دنیا معمور
شیر و ببر غالبہ سا آکے ہین پانی اک جا
ظلم محکوم پہ حاکم نہین کرسکتا ہے
داغ غمی دولت ایمان سی ہی ہو کر نہ لگائی
قاف ہے قاف تلک کیون نہ عمل آپکا ہو
[illegible] باغی ہین وہ مین راستی سے کوسون دور
[illegible] دو سرا استجاب جلد ظہور
[illegible] ہائے حضرت پہ پاسبان شاہ امم
[illegible] مدا دہر اسے بادشہ کون و مکان

خم ہے بینائی گلو بادہ ہے چشم میگون
دل مین قائل جو نہین وہ ہے شقی و ملعون
کیون نہ توصیف پہ آمادہ ہو طبع موزون
اٹھنے او ترے ہین فرشتے کہ ہین حملو ماسو
موجزن کیون نہو شادی و طرب کا جیحون
ہنک ساں زور جھکتی ہے وہ زلف شبگون
زینت قصر جنان ہے ترا قد موزون
عاشق رب ہے وہی جو کہ ہے تجھپر مفتون
رنج و غم سہتے سے غیرونکا جگر ہوگیا خون
رنگ ہے خنگ فلک ہے ہی تہہ ران وہ گلگون
نیند آجاتی ہے وہ باد سحر سے گلگون
جسکی شمشیر عدالت سے ہین کفار نگون
کسطرح ہون نہ روان لطف و کرم کے جیحون
سرکش و ظالم دبے در دو ستمگر ہین نگون
دل کو لٹجانے کا ڈر کا ہے نہ خوف شبخون
ہاتھہ آجائے جو مداح کے گنج قارون
سبقت کر سکے اعجاز پہ کیونکر افسون
لاکھ سمجھاؤ نہین رکتی ہے کان پہ جو
ہم فرقہ باطل سے جگر ہوگیا خون
مین برا ہون کہ بھلا دیسے مگر آپکا ہون
دوست جتنے ہین وہی ہوگئی ہین تشنہ خون

بے سبب مجھسے مکدر ہوئے اپنا ہی جہان
چین اک آن بھی نہیں ہوتا ہے مجھے
قصر تن پھٹکے گرا جاتا ہے اک دم میں
دستگیری جو نہ اب ہوگی تو مشکل ہے بہم
اپنے جتنے ہیں وہ از روئے ہیں بیگانے
کوئی سنتا ہے مری بات نہ لیتا ہے خبر
بخت خفتہ نے دکھائے ہیں دن ایسے کالے
دشمنی دوست جو کرتے ہیں نہیں اسکا عجب
چین سے بیٹھنا ممکن نہیں آرام کجا
خبر معاشی کے سبب نکلے بگڑتے ہیں کام
آسمان نکلے شب و روز زمین پیستی ہے
زن و فرزند و برادر ہیں فدائے حضرت
جشن ہو آپکے ہمراہ تو ہو مشکل نجات
جلد بر آئیں جو ہیں سید و سیان کی مطلب
کس خوشی سے یہ کیا کرتے ہیں جشن میلاد
قرض جو اپنے ہے وہ جلد ادا ہو جائے
غلہ ارزان ہو مرض جتنے ہیں وہ ہوں سب دور
عمر میں ہو برکت دولت کو نہیں سلے
حاضر بزم ہیں جوان کے مطالب بر آئیں
جو کہ ہیں طالب روزی او نہیں ہو وسعت رزق
جتنے دیندار ہیں اون سکے دعا ہوں مطلب

غم و اندوہ و مصیبت کے سبب خشک ہے خون
رنج و غم سہنے سے مولا مرا دل ہو گیا خون
بھنکر رہا ہے جگر و قلب وہ ہے سوز درون
مشتعل قہر کی آتش ہے جدھر دیکھتا ہوں
کیا عجب ہے کہ جو دماغ کو ہو جائے جنون
دل پہ جو رنج گذرتے ہیں بھلا کس سے کہوں
جی میں آتا ہے کہ بس سو رہوں کھا کر افیون
جگر و دل جو ہیں وہ ہو گئے ہیں تشنۂ خون
مجھسے ہر شخص پھرا رہتا ہے مثل گردون
صرف ہو جائے لگے ہاتھ جو گنج قارون
گر پڑے پھٹ کے نہ سر پر کہیں سقف گردون
زائر شاہ شہیدان ہیں نہ کیوں ہوں مفتون
یہی حسرت ہے کہ سامرے میں ہوں میں مدفون
کہ یہ ہیں روز ازل سے شہ دین پر مفتون
غم سرور کے سوا یہ نہ کبھی ہوں محزون
دولت مسرور ہوں دشمن جو ہیں وہ ہوں محزون
جاہ و اقبال و ترقی رہے دائم افزون
خصلتیں نیک ہیں ساری کہ ہیں پاکیزہ درون
بطفیل شہ ابرار خدائے بیچون
قرض ہوں سکے ادا و دولت و اولاد فزون
کہ غم شاہ دو عالم میں یہ سب ہیں محزون

یا الٰہی رہے اس جشن کی ہر سال بِنا
تیرے سرکار رہیں حشر تلک با اقبال
شاہ کی مدح و ثنا میں اسی منبر پہ ہوں
فیض یہ [illegible] کا جو وکلا میں ہیں ہوں

قصیدہ در تہنیت میلاد جناب صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

ہوا ہے آج الٰہی احسان شکر رب قدیر
ہو کس طرح سے ادا حمد مالک تقدیر

خوشی سے باچھیں کھلی ہیں ہر ایک مومن کی
گلے سے ملتے ہیں ہو ہو کے جھک کے سب جوان و پیر

ادھر تو ہوتی ہے تقسیم پارسولوں کی
ادھر کو بانٹتے ہیں عطر صاحب توقیر

ادھر کو ہوتی ہیں تقسیم پان کے [illegible]
ادھر کو ملتی ہے گرم گرم چائے شیر

رخ اہل ماتم ہیں [illegible]
خوشی ہے آج نمودار مثل عید غدیر

لگا دے ہونٹوں سے جام لبالب ہو ساقی
نہیں ہے دیر کا ہنگام اب نہ کر تاخیر

تجھے خبر نہیں شاید کہ آج آئے ہیں
امام بارھویں آقائے ہر صغیر و کبیر

نہ کس طرح سے ہوں مسرور دوستان علی
جہاں میں خلق ہوا جان شاہ خیبر گیر

پسر ہیں جو حسن عسکری کے وہ مہدی
پھوپھی حکیمہ خاتون ہیں جنکی با توقیر

وہ کون مہدی ہادی امام ہر دوسرا
لقب جناب کا ہے حجت خدائے قدیر

سزا ملیگی ہر اک اہل جور کو فوراً
ظہور ہوگی آپ سے دین رسول کی توقیر

ہر ایک کے منہ پہ زبان ہیں یہ ترے ہیں جھک جھک کر
ہیں خوش بہت حسن عسکری با توقیر

مطلع

علم جو ہوگی جہاں میں وہ عدل کی شمشیر
نہ امن پائینگے کل کینہ جو شقی و شریر

سپر بنے وار کہیں رک سکیگا اے توبہ
پئے قصاص کھنچے گی جو عدل کی شمشیر

ظہور آپ کریں جلد یہ دعائیں ہیں | تو ہوں رکاب میں حاضر ہم اے خدائے قدیر
جو مر گئے ہیں وہ فی الفور قبر سے اٹھیں | ہم اپنی جا سے پہنچ جائیں دم میں مثل [illegible]
خدا نے عزت و توقیر وہ عطا کی ہے | ہیں خرم اسی در دولت پہ سب امیر و فقیر
ہر اک غریب کا ہوئیگا دور درد یہاں | امیر ہوئینگے جتنے ہیں بے نوا و فقیر
شجاعت اور امامت ہے ختم حضرت پر | نہیں ہے آپکا کوئی جہان میں مثل و نظیر
ہم اپنے دل میں یہ سمجھے ہوئے ہیں اے مولا | نبی کی طرح سے ہیں آپ بھی بشیر و نذیر
صدا ظہور کی سن پائینگے جو قبر میں بھی | ہم اپنی جا سے پہنچ جائینگے مثال تیر
حضور میرے ہیں مافی الضمیر سے واقف | نہیں ہے آپ سے کوئی زیادہ با توقیر
دعا یہ ختم قصیدہ کرو اب اے [illegible] | سنے گا سبکی مناجات مالک تقدیر
جو قرضدار ہیں فارغ دیون سے ہو جائیں | مریض پائیں شفا اے میرے خدائے قدیر
تجار و شرع ہو طاعون دور ہو جائے | گران ہے غلہ ارزان ہو یا خدائے قدیر
جہان میں مومن کامل ہیں جتنے بے اولاد | عطا ہوں انکو پسر تو ہے مالک تقدیر
جو بانی جشن کا ہے وہ رہے سدا آباد | جو حاضرین ہیں رکھہ شاد انکو رب قدیر
رہیں جہان میں سدا شاد کام فخر الملک | دکن میں اس سے زیادہ ہو عزت و توقیر
رہیں یہ دونوں جہان میں معزز و ممتاز | جو آپ اس سے ہو زیادہ حاصل جاگیر
کسی طرح کا نہ دیکھیں ہوا ہمیں [illegible] | کسی طرح کا نہ غم [illegible] غم شبیر

قصیدہ در تہنیت جشن میلاد جناب صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ

زمانہ کیوں نہ ہو جوش سرور سے معمور | جہان میں آج ہوا صاحب الزمان کا ظہور
گلے سے ملتے ہیں جہاں جھک کے مومن [illegible] | [illegible] ہر طرف [illegible]

فرشتگان مقرب فلک سے آئے ہین
نظر ٹھہرتی نہین چہرہ مبارک پر
تمام اہل مدینہ بہی شاد وخرم ہین
ہوا ہے آج وہ پیدا جو بارہوان ہے امام
کہ جسکے عہد مین اک دین ہوگا اور اک طور
زمانہ عدل سے بہر دیگا اپنے عہد مین جو
دیا ہے حق نے خدائی کا اختیار انہین
وجود سے ہے انہین کے بقا زمانے کو
ہے انکے قبضۂ قدرت مین بندوبست جہان
ہر ایک شخص سے پیش آئینگے بلطف وکرم
نہیب وداب مین انکے ہر ایک سرکش ہے
انہین کے نام کا سکہ رہے کا تا محشر
پلادے ساقی گلفام آج جام یہ جام
ہے آج نیمہ شعبان بڑی خوشی کی ہے شب
جہائی آنیسے اسوقت خوشی مین رنگین
گہٹا مین اوٹھی ہین قبلہ کی سمت سے گہنگہور
حساب کیا پلا آج بے حساب مجہے
جہکا دیا مرے ساقی نے خوب جی بہر کے
شروع کرتا ہون حال ولادت صاحب
ہے آج دہر مین پندرہوین ماہ شعبان کی
بیان کرتی ہین اب یون حلیمہ خاتون
ادب سے بیٹہا ہے کوئی قریب کوئی دور
ہین مہر وماہ بہی بے نور پیش وے حضور
خوشی سے نکلے ہین جہک جہک کے چہرہ پرنور
زمانے بہر مین جو ہے حجت خدا مشہور
ہوا ہے آج وہ پیدا جو ہے شجاع وغیور
قصاص لیگا وہ آبائے طاہرین کا ضرور
نہین ہے اسکے کوئی ٹہکے صاحب مقدور
انہین کے سامنے با اختیار ہین مجبور
وہ پیش چشم ہے نزدیک ہو کوئی یا دور
امام دین کا ہے خلق محمدی مشہور
جہکے ہوئے ہین انہین کے قدم پہ فرق غرور
درست ہونگے جو بگڑے ہوئے ہین دین امور
کہ جسکے دیکہنے سے فی الفور آٹہگنا ہے ہر سر
قرین سحر کے نظر آئیگا وہ حق کا نور
اوٹہائے جام وسبو دیر کرنہ تا مقدور
ترہی نثار ترے صدقے اے معین وغیور
رسول شافع امت ہین کبریا ہے غفور
خدا کا شکر کہ ہم رند ہوگئے مخمور
نہین بغور جو ہین مخلصان شاہ غیور
ہوا ہے بارہوین ہادی کا آج ہی تو ظہور
ہین ایکدن جو گئے دیکہا مین حسن سرور

سبب خوشی کا جو پوچھا تو حسن نے فرمایا
جو پیدا بطن سے نرگس کے وہ ہوگا یہہ کہے
جو دیکھا آکے نہ کچھہ حمل کا اثر پایا
نہیں ہے نرجس خاتو نہیں کچھہ علامت حمل
خدا کی دیکھئے کیا شان اے پھوپھی مان
سنا جو یہ تو مین اوس شب رہی وہی گہر مین
قریب صبح کے نرجس بہی ہو گئی بیدار
تو وسوسہ سا مرے دل مین اک ہوا پیدا
یکایک اتنے مین اک پردہ ہوگیا حایل
پڑہا جو مین نے بحکم امام سورہ قدر
کہا امام نے خائف نہ ہو پھوپھی مان
نگاہ کی جو سوئے فرش غور سے مین نے
کہا پکار کے مین نے پسر مبارک ہو
کہا کہ پاس مرے لائیے تو آپ اسے
دیا جواب کہ وہ خود ہے طیب و طاہر
مین لیکے جب گئی پوتے کو عسکری کے پاس
زبان پاک کو چہرے پہ پہیرنے لگے آپ
لقب ہی قایم و ہادی و منتظر حجت
ہے نام پاک کا غیبت مین لینا ناجایز
تہا سن وہ دو صد و پنجاہ و چار ہجر قوم
دعا پہ روک قلم طول دی نہ ای جبر جلیس

عطا کریگا مجھے آج طفل رب غفور
تو بولے نرجس خاتون سے اوسکا ہوگا ظہور
کہا امام سے جاکر کہ اے شہ جمہور
تو مسکرا کے یہہ بولا وہ کبریا کا نور
عیان وہ ہوگا جو نطفہ سے ہے یہی دستور
نماز شب کو اوٹہی مین جو تہا مرا دستور
اوٹہی نماز تہجد کو وہ بہ فرح و سرور
کہا امام نے قرین ہے وقت ظہور
یہ دیکھا نرجس خاتون ہے کرب سے رنجور
جنین نے بہی پڑہا ہے یہ شان رب غفور
امام زادون کا یہ طور ہی ہے دستور
زمین پہ آیا نظر عرش کبریا کا نور
تو خوش ہوئے حسن عسکری امام غیور
یہ پوچھا مین نے کہ نہلا کے لاؤن پیش حضور
نہ غسل اور نہ کچھہ شست و شو ہی اسکو ضرور
تو لیکے گود مین بیٹے کو وہ ہوئی مسرور
وہ طفل کرنے لگا حمد خالق جمہور
رہے گا نام کو اب مطلقاً نہ فسق و فجور
ادب امام امم کا ہے ہر بشر کو ضرور
ہوا زمانہ جو نور قدوم سے معمور
بجز حسین کے غم کے کوئی نہ ہو رنجور

مرادین والی ملک دکن کی بر آئین — ہوں دوست شاد تو دشمن تمام ہوں مقہور

جو بانی جشن کا ہی وہ رہے سدا شادان — ہین جتنے جشن مین حاضر وہ سب ہین مسرور

ہمیشہ خلق ہین خوش دل رہین مرے سرکار — رہین جہانین با عافیت بہ عیش و سرور

ہمیشہ شاد رہے انکی آل اور اولاد — رہین مدام یہ با عافیت بہ فرح و سرور

رہین جہان مین باعزاز شاد فخر الملک — کہ اب تو ملک دکن مین ہین یہ سخی مشہور

انہین سے فیض ہے دن رات ہی ہین جاری — مرے خدا مع اولاد یہ رہین مسرور

درود پڑھتے ہوی سب اٹھین پئے تعظیم — جلوس حضرت صاحب ہے جہان پر نور

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب الامر عجل اللہ فرجہ

ہزار شکر مہیا ہین عیش کے اسباب — مزے اڑائے جو جس ہے یہ عہد جناب

جو مومنین ہین بغلگیر ہو رہے ہین سب — امام عصر کا مولد ہے خوش ہین شیخ و شباب

یہی ہے لہر کہ مدح امام پاک کرین — ازل کے روز سے ہین بحر عشق مین غرقاب

دریغ کیا ہے مزے لوٹ لے زمانے کے — خدا کے فضل سے سبکو نہین ہی خوف عذاب

قدوم پاک سے ہی شہر شہر مین برکت — جہانین سب ہی ہین خوشحال ہی یہ فیض جناب

یہی غرض ہے غلامان شاہ دین کہاںین — تمام ڈالیون مین میوہ جات ہین شاداب

جہان مین بارہوین ہادی کی آمد آمد ہے — وہ جھوم جھوم کے اٹھتے ہین جھتونکی سحاب

ہزار شکر کہ یہ دن خدا نے دکھلایا — شب ولادت صاحب ہے خوش ہین شیخ و شباب

مطلع

تھے فلک چمنستان دہر ہین شاداب — کھلا ہوا ہے کہین موتیا کہین یہ گلاب

جدھر نظر کرو برپا ہے ساز عیش و طرب
سماں بندھا ہوا ہے بحر ہیں حباب باب

پہنچ گئے ہیں وہ سب ساج جو ہیں حاضر جشن
ہر ایک شعر ہے اپنے قصیدہ کا نایاب

کرم سے آپکے سرسبز ہے ریاض جہان
برس رہی ہیں جھما جھم جو رحمتوں کے سحاب

طرح طرح کا تکلف ہے شاد ہیں حضار
بچھا ہوا ہے یہاں فرش قاقم و سنجاب

ہمیں تو کام ہے مدح و ثنائی شہ سے مدام
ازل کے روز سے ہیں بحر عشق میں غرقاب

سر نیاز پہ رکھے ہیں شملے ادب سے ہیں حاضر
ہیں زیب جسم لباس مشجر و کمخواب

ہیں جتنے دوست یہ اونکے لئے ریاض ارم
جہنمی ہے وہ دشمن ہے جو کہ خانہ خراب

تمام پائینگے وقت ظہور دشمن دین
ہماری شاہ کا کوچہ ہے مسلخ قصاب

معاً برستا ہے جو وقت حکم پاتا ہے
کرم سے آپکے ساری زمین ہے شاداب

فلک پہ دیر سے بجلی چمک رہی ہے پھر
ضرور برسے گا آیا ہے خوب گھر کے سحاب

جو مدح کرتا ہے جنبش نظم کر جلدی
بہر و ساز نیست یہ کیا ہو کہ ہے یہ نقش بر آب

نہیں غرور کہ ہوں مرد تنا اگر ہیں
قصیدہ کہتے ہیں ہر سال ہم برائی ثواب

ضرور چاہئے سیاہی دوات مشک کی ہو
قلم کے واسطے درکار ہے پر سرخاب

ازل سے آپ ہیں پیلے یہ بخشواوینگے
ہمارے دلمیں نہیں کچھ بھی خوف روز حساب

فرشتے پوچھینگے محشر میں شرمگین ہونگے
خدا کے فضل سے یہاں پاک ہے حساب و کتاب

یہ آرزو ہے کہ دریائے نور تک پہنچیں
اوبل رہے ہیں وہی بحر جو کہ ہے پایاب

جو چاہیں ملکے وہ سب طبع آزمائی کریں
نہ ہو سکے گا مری نظم با صفا کا جواب

قصیدہ لکھنا ہے منظور مدح صاحب میں
چھلکا دے ساقی مہوش اگر یہ کار ثواب

برائے ساقی کوثر نہ دیر کر اب تو
سرور جسکا رہے حشر تک پلا وہ شراب

عجب ہی کیا جو نہ دیں قبول فرمالیں
کہے ہیں میں نے یہ اشعار نظم بہر ثواب

غرض تمام سے ہی واہ واہ ہو کہ نہ ہو
پڑھو قصیدہ کہ ہے خوب مجمع احباب

مدد ملی ہے مجھے [illegible] اس قصیدہ کی | ضرور چاہئے [illegible] خاطر احباب
سنا ہین ہی برنج [illegible] ہین ہر [illegible] کہین | ہین جیسے چشم کرم [illegible] نال [illegible] پیغاب
جو کار [illegible] سوا انسان سے وہ [illegible] ہے | نہین ہی [illegible] کا [illegible] اثر [illegible] حجاب

مطلع

ظہور کیجئے یا شاہ دین اولٹ کے نقاب | دکہائے رخ پرنور ہمسے کیا ہی حجاب
فلک پہ رات کو ہوتا ہے چاند کا دہوکا | خجل ہے روئے منور سے مہر عالم تاب
سحر سے طالب دیدار جمع ہین در پہ | خدا کے واسطے جلدی اولٹیے رخ سے نقاب
ہے یہ دن خوشی کا کہ شعبان کی ہی پندرہوین | ہین سامنے ہمین سامرہ کے سب طرف اسباب
لقب ہے آپکا حجت یہ جانتے ہین سب | نظر کرے جو ادہر مہر و مہہ کی ہی کیا تاب
بہت حکیمہ خاتون شادمان ہین آج | یہ نفس کے کہتی ہین یہہ مہہ ہی غیرت مہتاب
لئے ہین گود مین بیٹے کو نرجس خاتون | جو شاد ہین حسن عسکری ہین خوش احباب
ملک فلک سے سب آئی ہین تہنیت کیلئے | وہ نور ہے کہ نہین جسکے دیکہنے کی تاب
یہ ملکے کہتے ہین سب یہ پسر مبارک ہو | ہے آپ ہی کا تو در حق کی رحمتونکا باب
مہک رہی ہین سراسر وہ گیسوئے مشکین | ثنائے زلف مین مطلق نہین ہی پیچ و تاب
ہوئے ہے خلق وہ حضرت ہی کے تو باعث سے | درود پڑہتا ہے جو سونگہتا ہی بوئے گلاب
ثنائے روئے شہ دین رقم کرون کیا مین | نہین ہین دانت یہ ہی سلک گوہر نایاب
مقابلہ ترے تلوون سے یاد نکے کیا ہو | سفید ہے اسی خجلت سے چہرہ مہتاب
خدا نے نور کے سانچے مین شہ کو ڈہالا ہے | نہین ہی ناف یہ ہی بحر حسن کا گرداب
سوار ہوتے ہین جسوقت آپ یا شہ دین | ادب سے چومتے ہین مہر و مہہ فرس کی رکاب
عیان ہی سب پہ کہ ہین جانشین رسول کے آپ | شرف سے آپکے واقف ہی منبر و محراب

ہمارے سر پہ سلامت ہین حضور سدا
جناب ہی سے ہی توقیر زمزم و میزاب

ہر ایک طرح سے ہین بے عیب چاردہ معصوم
رہین نہ کیونکے بے عیب و ریب ہین اصلاب

خدا کا شکر کہ بے مانگے رزق ملتا ہے
کھلا ہوا ہے ہمیشہ سخا و جود کا باب

جو تیرے دوست ہین دنیا مین شاد کام رہین
تری عدو پہ ہو نازل خدا کا قہر و عذاب

دعا پہ ختم قصیدہ کرو اب ای حزین
خدا کا شکر کہ نکلے منہ سے در خوش آب

جو بزم جشن مین حاضر ہین سب کہین آمین
طلب مین کرتا ہون حاجات سب بچشم پر آب

جو بزم جشن کا بانی ہے وہ رہے مسرور
کہ جشن کرتے ہین ہر سال یہ برای ثواب

الٰہی جلد ہو غلّے کی اب تو ارزانی
کہ زیست سی ہین تنگ اب جہانکے شیخ و شباب

جہان بہر کے مرض ساری دور ہون جلدی
تمام ہو رہے ہین آجکل بہت احباب

جو میرا حال ہی سب پر وہ روشن ہے
بیان کرنیکی حاجت نہین ہے پیش جناب

ہوئے ہین دور جو آنکھون سے میری نور نظر
نہ دن کو چین ہی مجھکو نہ رات کو ہی خواب

سوا حضور کے کس سے ہون خواستگار مدد
رقیب شوم چھڑکتے ہین زخم پر تیزاب

بجز مصیبت و ایذا کوئی نہین ساتھی
یہ رنج و غم ہے کہ جاری ہے چشم سے خوناب

جو مومنین ہوئے ہین فوت خلد مین گھر پائین
جو حاجتین ہین وہ کس سے کہین سوائی جناب

جو آج خلق ہوا اوسکا واسطہ یارب
خطائین جو ہین ہماری وہ عفو ہوین شتاب

رہین جہان مین سدا شاد کام فخر الملک
ہے سچ تو یہ امرا مین نہین ہی انکا جواب

مطالبات دلی انکے جلد بر آئین
جواب ہین اس سے زیادہ ہون عیش کے اسباب

محل کو انکے مسرت زیادہ ہو شب و روز
سر و تن پہ سبکے رہین رحمت خدا کے سحاب

یہ اپنے بچون کے بچون کی شادیان دیکھین
مرے خدا چمن آرزو رہے شاداب

قصیدہ در تہنیت ولادت صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

شامل حال ہوا ہے کرم عزّ و جل | صاحب الامر کا مولد ہے خوشی کا ہے محل
شاد ہین نرجس ذی قدر و حلیمہ خاتون | فضل خالق سے لگا نخل تمنا ہین پھل
حسن عسکری ہین شاد و فرحناک بحال | دمبدم کرتے ہین شکر خدا وند ازل
تہنیت کیلئے گردون سے ملک آئے ہین | مومنین فرط مسرت سے بجاتے ہین بغل
آپکے فیض قدم سے ہے زمانہ گلزار | ہے ہر اک سمت کو بچھا ہوا فرش مخمل
کیون صفائی و برش ساتھ نہوے ہر دم | ہے ثنائے شہ دین تیغ زبان کی صیقل
نظر آجائے رخ پاک امام دوجہان | سر اوٹھائی ہوئے ہین شوق زیارت مین جبل
دوستونکے لیے جنت مین مزے ہین شب و روز | دشمن شاہ امم داخل نار اسفل
کیون معطر نہ رہین اہل تولا کے مشام | گل رخسار کی خوشبو سے چمن ہین خجل
عرش سے دید کے مشتاق ملک آئے ہین | آج معمور فرشتون سے ہی ہر دشت و جبل
ہار پھولون کے ہین پہنے ہوی ساری مومن | شوق سے ملتے ہین ملبوس مین عطر صندل
خنگ گردون کبھی ہمراہ نہین چل سکتا | قابل دید ہی اسپ شہ دین کی چلبل
دور دورا ترا تا حشر رہے اے ساقی | کیا اک جام مرے منہ سے لگا دی بوتل

مطلع

ہین علی قبلۂ کونین امام اول | بعد اونکے حسن سبز قبا نیک عمل

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

مژدہ اے دل وہ امام انس و جان پیدا ہوا | جسکے فیض نور سے سارا جہان پیدا ہوا
جسکی خاطر سے ارم کا بوستان پیدا ہوا | باغ مین زہرا کے وہ سرو روان پیدا ہوا

جسنے پوچھا کیا امام دو جہان پیدا ہوا
بس یہ کہہ جبرئیل امین بولے کہ ہان پیدا ہوا

نیمۂ شعبان کو [illegible]
بولے [illegible] شاہ زمان پیدا ہوا

شش جہت معمور ہیں فیض سے [illegible]
[illegible] امام اب بارہوان پیدا ہوا

جن و انسان حور و غلمان [illegible]
[illegible] شاہ زمان پیدا ہوا

بحر عالم میں نہیں باد مخالف سے خطر
کشتی دین نبی کا بادبان پیدا ہوا

اپنے مداحونکو دینگے دولت دنیا و دین
مہربان [illegible] قدردان پیدا ہوا

دوستون کو دینگے گلزار ارم اعداکو نار
لو مبارک [illegible] جنان پیدا ہوا

جسکے نقش پا کے نور سے خجل ہے آفتاب
آج وہ خورشید زیر آسمان پیدا ہوا

ساکن ارض و سما حاضر ہوئے نذریں لیے
جب وزیر بادشاہ دو جہان پیدا ہوا

اس ریاضت کا ثمر [illegible] پائے گا ضرور
آج مداحون کا اپنے قدردان پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت ولادت حضرت صاحب العصر علیہ السلام

عراق نور سے ہے رشک وادی ایمن
جلوس حضرت صاحب سے ہے جہان روشن

وہ آج خلق ہوا جو کہ بارہوان ہے امام
وہ آج خلق ہوا جو ہے بادشاہ زمن

طرب سے ہے حسن عسکری کا چہرہ سرخ
وہ دل سے دور ہوئی یاس تھے جو رنج و محن

پسر کو دیکھ کے ہیں شاد نرجس خاتون
کھلا ہے سامرہ میں تازہ مصطفیٰ کا چمن

ہے جشن گھر میں ولادت سے خوش حکیمہ بھی
زبان پاک پہ ہے حمد خالق ذوالمنن

[illegible] سے ہے دید کے قابل
جہان کے باغ پہ کچھ آج طرفہ تر ہے پھبن

طرح طرح کے کئے ہین حسین بناؤ سنگار
وہ اونکا ناز و ادا جو کہ دید ہے نہ شنید
دلون پہ کان کے جھمکے گراتے ہین بجلی
رخون سے صنعت صانع عیان ہے سر تا سر
بہار باغ جہان ہین ہی سے صل علی
چمک دکہاتی ہین پیشانیان حسینون کی
ہر ایک سمت کو ہے عاشقون کا ہی مجمع
لبہا رہا ہے جو ہر اک کو سب کا ناز و ادا
مشام جان ہے معطر ہر ایک مومن کا
کہلا ہے صنعت صانع کا ہر طرف تختہ
ادہر چنبیلی ادہر ہے کہلا ہوا بیلا
کسی درخت پہ کوئل کی ہے صدا کوکو
یہ کس شجاع دلاور کے آگئے ہین قدم
ہوائین آتی ہین باغ جنان سے فر فر
ہزار شکر کہ یہ دن خدا نے دکہلایا
بیان کرتی ہین اب یون حکیمہ خاتون
پدر کو دیکھکے فرزند نے سلام کیا
زبان طفل پہ جاری تہا کلمہ طیب
زبان پہراتے رہے ردہی طفل پر تا دیر
مبارک اور سلامت کا غل تہا چار طرف
فلک سے آنے لگے رنگ رنگ کے طایر

ہین سبکے زیب بدن سرخ سرخ پیراہن
ہر اک نگار پہ ہے آجکل عجب جوبن
گلے مین طوق مرصع کلائی مین کنگن
نئے دکہاتا ہے جلوے کسی کا سادہ پن
پہلے تازہ گلون سے تمام صحن چمن
رخون پہ ہے وہ دمک جس سے ماند ہی کندن
بناؤ سبکے دکہاتے ہین شادان چمن
دلون مین کرتا ہے گہر حسین کا چلبلا پن
مہک رہا ہے ہر اک خوروش کا سینہ و تن
بسے ہوئے ہین گلستان مہک رہی ہین بن
وہ موتیا کہ تصدق ہو جسپہ در عدن
ہیں نعرہ زنان اک طرف لصوت حسن
کہ کفر و شرک ہے معدوم عدل کا ہی چلن
بہشت بنگیا ہے ارض سامرہ کا بن
کہلا ہے سامنے آنکہون کے فاطمہ کا چمن
کہ لے گئی ہین جب اس طفل کو قریب حسن
سمجھ مین آئے نہ میرے کئے کچھہ ان سے سخن
زیادہ مہر سے رخشان تہا چہرہ روشن
گئے تہے بوسہ رخ گاہ چومتے تہے دہن
سبہو کی آنکہہ جہپکتی تہی رخنہ تہی تو وہ بہین
پیرون سے کرتے تہے مس صدر و بازو گردن

ثنا محال ہے بے مثل ہیں لب و دندان | قند ہے لعل بدخشان نثار در عدن
مثال گیسوئے مولا سے کسکو دیجائے | ہے گرد عنبر سارا خجل ہے مشک ختن
نہیں ہے حور و ملک کو بھی تاب نظارہ | زیارت کف پا سے ہے چشم دل روشن
ہزار شکر کہ یہ دن خدا نے دکھلایا | کھلا ہے روبروئے چشم فاطمہ کا چمن
جھکے ہوئے ہیں سر انس و جن و حور و ملک | کسے ہے آپکے دربار میں مجال سخن
مجال کیا جو ہوا آمادہ سرکشی پہ کوئی | در حضور پہ خم ہے ہر ایک کی گردن
جلالت اور شجاعت ہی ختم حضرت پر | جری ہیں آپ مقر ہیں تمام مرد و زن
نہیں ہے آپسا کوئی دلیر دنیا میں | مقابل آپکے کیا ہوئے کوئی قلعہ شکن
ہیں آپ ہی تو دل و جان فاطمہ زہرا | ہیں آپ ہی تو توانائے حسین و حسن
گدا ہیں اس در دولت کے سب امیر فقیر | جھکی ہے سبکی اسی آستانے پر گردن
قیام دین محمد کو آپ ہی سے ہے | قدوم شاہ کے سب منتظر ہیں مرد و زن
نظر میں پھرنے لگے لطف نیمہ شعبان | ظہور کیجئے مولا یہی ہے مستحسن
زیادہ ہوگیا فسق و فجور دنیا میں | شتاب لیجئے کاٹھی سے تیغ شعلہ فگن
ہوا ایک ہیں اور اک طور قاف سے تا قاف | پڑے گا عدل کے سکے کا آپ ہی سے چلن
عدو جو آپکا ہے اوس سے ہے خدا ناخوش | مطیع امر جو ہے اوس سے شاد ہے ذوالمن
مثال احمد مرسل خلیق ہیں مولا | نہ ابروؤں میں گرہ ہی نہ ہے جبیں پہ شکن
جنان میں پائیگا گھر بعد مرگ رہنے کو | محب کیواسطے دنیا ہی دو دن ہے دار محن
نہیں عذاب جہنم کا ڈر غلاموں کو | ارم میں جائینگے زہرا کا تھام کے دامن
کیا حقیر کو لطف و کرم سے مالا مال | کسی کے سامنے پھیلائے کسلئے دامن
عیاں ہے آپ پہ سب حاجت بیان نہیں کچھ | ہر ایک مطلب دل ہے امام پر روشن
کسی فقیر سے نہ بادشاہ سے کچھ کام | اسی سے بیٹھا ہے خادم سمیٹ کر دامن

کسی کے سامنے کیوں جا کے ہاتھ پھیلائیں — بھرا ہوا ہے ثنا خوان کا تو یوں دامن
شرف حصول ہیں فضل خدا سے عالم کے — مرے تو آپ ہی ملجا ہیں آپ ہی مامن
قلم کو روک کے جبرئیل حق سے کر یہ دعا — ہر امر صعب ہو آسان بہر شاہ زمن
غلام خاص پہ فرمائے کرم کی نظر — کہاں تلک ہے مداح جور چرخ کہن
جو بانی جشن کا ہے اور جتنے ہیں سامع — رہیں وہ شاد و فرخ زیر چرخ کہن
اٹھا کے ہاتھوں کو حضار سب کہیں آمین — سنے گا سبکی دعائیں کہ ہی ہے رب زمن
الٰہی جلد ہو غلے کی اب تو ارزانی — تنگ قحط کے باعث ہیں سب ہی مرد و زن
نہیں جو صاحب اولاد انکو دے اولاد — چراغ خانہ امید سب کا ہو روشن
علیل جو ہیں وہ کل مومنین شفا پائیں — حکیم تو ہی ہے اے خالق زمین و زمن
جہاں ہیں حج و زیارت کیلیے بیٹھے ہیں مشتاق — وہ پہنچیں جلد مشاہد پہ سب بطور حسن
شریک جشن جو ہیں انکی حاجتیں بر آئیں — سبھوں کے قلب سے ہو جائیں دور رنج و محن
ہیں جتنے صاحب دختر فراغ عقد سے پائیں — غنی ہوں جتنے ہیں با احتیاج مرد و زن
سر اپنے بندہ آثم پہ رحم کر مالک — گناہ بخش نہ تا حشر کے ہوں رنج و محن
سوا حضور کے در کے نہ دیکھیں اور کا در — چھٹے نہ ہاتھ سے ہم سب کے آپکا دامن
درود پڑھتے ہوئے سب اٹھیں پئے تعظیم — لائے ہیں گود میں فرزند کو جناب حسن

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب العصر علیہ السلام

ہو مبارک مہدی معجز نما پیدا ہوا — قائم آل رسول کبریا پیدا ہوا
آج دنیا میں امام دوسرا پیدا ہوا — عیسیٰ گردوں نشیں کا مقتدا پیدا ہوا
دی صدا الیاس نے دریائے رحمت آ گیا — خضر چلائے کہ میرا رہنما پیدا ہوا

حضرت نرجس خوشی ہین اور حکیمہ شاد ہین — عسکری کہتے ہین میرا دلربا پیدا ہوا

سب گل باغ حسن کی لائی ہو باد سحر — ہر طرف اک نعرۂ صل علیٰ پیدا ہوا

ہین سے جسکے قدم کے ہر زمانہ کو ثبات — آج وہ ثابت قدم وہ بادشا پیدا ہوا

امت احمد کو کیا موج حوادث کا خطر — کشتی دین نبی کا ناخدا پیدا ہوا

شاد میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہین — کہتے ہین جبریل شہزادہ مرا پیدا ہوا

کونہ سحر کرامت حجت اثنا عشر — ابروئے دین امام الاتقیا پیدا ہوا

کوئی گل اس رنگ کا ... کبھی دیکھا نہ تھا — گلشن عالم مین جب سے سامرا پیدا ہوا

اس سہارے سے پہنچ جائینگے ہم وردین مین — منزل مقصود کا جادہ نیا پیدا ہوا

قابل رحمت ہوئی ہم اب دعائین ہین قبول — بندۂ مقبول آج اللہ کا پیدا ہوا

کفر مثل آہوئے رم خوردہ ہوئیگا نہان — قاتل کفار ضرغام خدا پیدا ہوا

حشر تک قایم رہا دین محمد کا وقار — نام حق ہمنام محبوب خدا پیدا ہوا

حبذا اوج و شرف حق نے کیا پایہ بلند — انکی کرسی کیلئے عرش علا پیدا ہوا

کیون نہون مسرور و خندان ساکنان تحت و فوق — آج عالم مین شہ ارض و سما پیدا ہوا

جسکے ہاتھون سے چلے گی معرکہ مین ذوالفقار — وہ جگر بند امیر لافتا پیدا ہوا

مومنونکے سر سے اب ساری بلائین ٹلگئین — دافع رنج و غم و درد و بلا پیدا ہوا

نور عین فاطمہ لخت دل شیر خدا — زیب بخش مسند خیر الورا پیدا ہوا

تہنیت کیواسطے گردون سے آئی ہین ملک — مرشد روح الامین کا دلربا پیدا ہوا

شرع کا رکن رکین راز الہی کا امین — وارث میراث ختم الانبیا پیدا ہوا

بار الہا شاد رکھیہ سب حاضرین بزم کو — اوسکا صدقہ آج جو معجز نما پیدا ہوا

نیمۂ شعبان کو اے جوہر جلیس حق کے فضل سے
ہوگیا روشن جہان شمس الضحیٰ پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت ولادت و استغاثہ از صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

یا محمد آپ سے فریاد ہے ۔ اب زمانہ میں بہت بیداد ہے

تیرے دم سے عالم ایجاد ہے ۔ اس قدم سے دین کی بنیاد ہے

آگ ہے پانی ہے خاک و باد ہے ۔ آدمی کی بس یہی بنیاد ہے

خیمہ گردون ہوا استاد ہے ۔ میرا مولا ناصب اوتاد ہے

جو امام عصر کا شمشاد ہے ۔ اوسکو حاصل رتبہ مقداد ہے

آج جو تکو مبارکباد ہے ۔ مہدی دین کی شب میلاد ہے

آج خوش ہیں سب غلامان علی ۔ دشمن آل نبی ناشاد ہے

ہے جو میلاد گل باغ رسول ۔ رشک گلشن عالم ایجاد ہے

ہیں غزلخوان بلبل و قمری جو آج ۔ گل ہیں خندان وجد میں شمشاد ہے

دیکھیں منصور مظفر کون ہو ۔ ہمسے اور گردون سے بادا باد ہے

ایک جھونکے میں ہوا کے ہے فنا ۔ آدمی کی یہی کوئی بنیاد ہے

قطعہ ۲ شعر

ہے قرین اب کوچ دنیا سے مرا ۔ پاس ہے نہ راحلہ نہ زاد ہے

آپ حامی ہو تو کچھ ڈر نہیں ۔ یا امام دین دم امداد ہے

ہوں پریشان یوں عدو ہی شاد ہیں ۔ جس طرح برباد قوم عاد ہے

قوت دست خدا کے سامنے ۔ موم سے کم پنجۂ فولاد ہے

ایک باقی ہے تو ہی رکن رکین ۔ بس تمہی سے دین کی بنیاد ہے

آج سے بہتر نہیں ہے کوئی رات ۔ آج کا دن افضل اعیاد ہے

بس کیجیے بس اے مرے مولا ظہور — اب نہایت بدعت و الحاد ہے
آپ ہیں بیشک علیم سرّ حق — آپ سے مخفی کوئی روداد ہے
ہے اطاعت تیری واجب خلق پر — حکم حق سے ہے جو ترا ارشاد ہے

قطعہ ۲ شعر

جان کعبہ ہے امام آخرین — بس وہ جانے جسکو استعداد ہے
ہم محبت کیون نہ قایم سے رکھیں — لایق حب شہ کا ہم اعداد ہے
جو تجھے حق نے مراتب ہیں دئے — نہ شمار ان کا ہے نہ تعداد ہے
تجھکو بھی مولا دہیں بلوائے — جس جگہ پہ آپکی اولاد ہے
تیغ سے تیری نہ کیون کانپیں ملک — معرکہ خیبر کا سارا یاد ہے
قید غم سے ہو رہائی کب تلک — دیکھیے کتنی ابھی میعاد ہے
کیون نہو تو عالم علم علیم — حیدر ترا جبریل کا اوستاد ہے
تجھسے قایم قائمہ ہیں عرش کے — تیرے دم سے عالم ایجاد ہے
ساجدون ہیں کیون نہون ممتاز اب — آپ کا سید سجاد ہے
مدعا جبر جبیں کا بر آئے گا — آج مولا کا مرے میلاد ہے

رباعیات

مصنفہ

جناب ولایت حسین خانصاحب جبیں کہ بعد وفات خلف رشید خود با
مصنف قصائد ہذا بنظم آوردند و اظہار درد دل کردند

یاد آتی ہے وہ شان وہ شوکت تیری　　تڑپاتی ہے دل سینے میں الفت تیری
ہر جلیس جدھر جدھر نظر کرتا ہے　　آنکھوں کے تلے پھرتی ہے صورت تیری

دیگر

اس عمر میں نہ بیاہتی نہ عجلت جرجیس　　یوں تجھ سے مناسب تھی یہ سبقت جرجیس
میں رہ گیا تم پہنچ گئے منزل پر　　اس پیر سے لازم تھی یہ غفلت جرجیس

دیگر

دامن کبھی آنسوؤں سے نم کرتے ہیں　　گہہ زانوئے غم پہ سر کو خم کرتے ہیں
گہہ قاری قرآں ہیں کبھی فاتحہ خواں　　جو کام ترا تھا وہ کئے ہم کرتے ہیں

دیگر

روتا تھا رولاتا تھا غم سرور میں　　غم کرنے سے دلگیر تھا سبحان اللہ
انجام بخیر ہو گیا کیا شک ہے　　تو ذاکر شبیر تھا سبحان اللہ

دیگر

ٹھنڈی آہیں تڑپ کے گہہ بھرتا ہوں　　غم سامنے ہے جدھر قدم دھرتا ہوں
باقی ہیں جو ایام حیات اے جرجیس　　جرجیس کی یاد میں بسر کرتا ہوں

دیگر

اللہ قبول کر لے یہ آہ و بکا　　انجام ترا بخیر ہے شک ہے کیا
سن تیرہ سو تیئیس میں رتبہ یہ بڑھا　　زوار بھی تو حسین بیکس کا تھا

دیگر

بزم غم میں شریک بھی ہوتا تھا　　ذاکر بھی رہا کیا ہے اکثر جرجیس
منظور یہ تھا عزا میں مصروف ہوں　　پڑھتا رہا مجلس میں برابر جرجیس

تمت